کشکول

جلد اوّل

مؤلفہ

احمد قاضی زاہدی

ترجمہ

حجۃ الاسلام والمسلمین مولانا روشن علی صاحب قبلہ

پرنسپل منصبیہ عربک کالج، میرٹھ۔ یو۔ پی۔

۷۸۶

(جملہ حقوق کتاب ہٰذا بحق مؤلف محفوظ ہیں)

Najafi Cassette Library
Book Section
Beit-ul-Sajjad,
[illegible] Park,
op[illegible]
Soldier Bazar. Karachi
4589

کشکول

جلد اوّل

مؤلفہ

احمد قاضی زاہدی

NAJAFI BOOK LIBRARY
Managed by [illegible] Welfare Trust (R)
Shop No. [illegible]
Mirza Kaleej Baig Road,
Soldier Bazar, Karachi-74400, Pakistan.

ترجمہ

حجۃ الاسلام والمسلمین مولانا روشن علی صاحب قبلہ

پرنسپل منصبیہ عربک کالج، میرٹھ۔ یو۔پی۔

نام کتاب : ـــــ کشکول (جلد اوّل)

مؤلف : ـــــ احمد قاضی زاہدی

مترجم : ـــــ حجۃ الاسلام والمسلمین مولانا روشن علی صاحب قبلہ

ناشر : ـــــ منصبیہ عربک کالج، میرٹھ

طبع اوّل: ـــــ مارچ ۱۹۸۷ء

تعداد : ـــــ

عملِ کتابت و اہتمامِ طباعت :- افضال احمد شیر کوٹی، ۷۸۳۱/۲ نئی بستی، باڑہ ہندو راؤ، دہلی ۶

قیمت :-

Najafi Cassette Library
Book Section
Bait-ul-Sajjad,
Opp: Nishter Park,
Bazar, Karachi

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پیش لفظ

الحمد للہ رب العالمین والعاقبۃ للمتقین، والصلوٰۃ والسلام علیٰ محمدؐ وآلہ الطاہرین واللعن الدائم علیٰ اعدائہم اجمعین امابعد کتاب کشکول تالیف الحاج علامہ احمد قاضی زاہدی دام ظلہٗ کا ترجمہ آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ یہ پہلی جلد کا ترجمہ ہے دوسری جلد کا ترجمہ بھی انشاء اللہ جلد ہی آئیگا۔ بڑی عجلت میں اس کا ترجمہ کیا گیا ہے اسلئے غلطیوں کا امکان بہت زیادہ ہے۔ مضامین کتاب میں بہت سی ایسی بھی باتیں ہیں جو مسلمات شیعہ سے متعارض ہیں۔ ان سب کی نشاندہی کرنے کا مطلب ہر کہہ ومہ کو اعتراض کے مواقع فراہم کرنا ہیں۔ اربابِ نظر ہندوستانی و ایرانی مزاج سے واقف ہیں۔ لہٰذا وہ خود ہی متوجہ ہو جائیں گے۔

بغیر مؤلف کی اجازت مجھے حقِ ترمیم بھی نہیں تھا۔ اس لئے بعینہٖ ترجمہ کردیا گیا ہے۔ قاری حضرات سے خواہش ہے کہ غلطیوں کی نشاندہی ضرور فرمادیں تاکہ بعد کے ایڈیشنوں میں یہ نقص نہ رہ جائے۔

بارگاہِ حضرت حجت عجؑ میں اس ترجمہ کو ہدیہ کرنے کی جسارت کر رہا ہوں

گر قبول افتد زہے عز و شرف

روشن علی

فہرستِ عنوانات

عنوانات	صفحہ
اسم شریف اللہ۔ قاعدہ	۷
اسم اعظم۔ اسمائے حسنیٰ	۸
شعر۔ لطیفہ۔ حکایت۔ حکایت	۱۰
شعر چند فائدے۔ فائدہ۔ لطیفہ	۱۱
فائدہ۔ ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب کرنا۔	۱۲
دوستی علی۔ استخارہ	۱۲
شبہ حکمیہ وموضوعیہ کا فرق	۱۳
اصل برائت۔ توقف یعنی چہ	۱۴
سات رنگ کا پھول۔ واوِ مکسور۔ دُعار	۱۵
رمزِ ظہور امام زمان عج۔ خانہ ہائے رمل	۱۶
لاادری۔	۱۷
اوقاتِ دعار۔ استجابت دعار	۱۸
دعائے عظیم۔ لاادری	۱۹
فائدۂ جلیلہ۔ سورۂ انعام کے ختم کا طریقہ	۲۰
لوالدی	۲۱
اکسیر	۲۲
فائدہ۔ فائدہ۔ خمین میں جسم تازہ	۲۳
ختم مجرب	۲۴
عراقی۔ معما باسم جمال	۲۵
معما باسم ہود۔ معما باسم جلال۔ معما باسم قدیم	۲۶
لغز۔ لغز در اسم عثمان	۲۷
لغز باسم یوسف۔ شرف الشمس	۲۸
محمدؐ و علیؑ۔ نہج البلاغہ۔ سورۂ حمد کے اسمار	۲۹
ہر چیز کی دُعار	۳۰
فائدۂ جلیلہ	۳۱
فرق۔ فائدہ۔ فائدہ	۳۲
زبر و بیّنہ۔ خلفائے بنی عباس	۳۳
المستعصم۔ میاں بیوی کی موافقت۔ بدنِ انسان کے عجائب	۳۶
مختلف اطلاعات۔ لاادری	۳۷
ایضاً۔ ادبی شاہکار	۳۸
بڑھیا کا قرآن سے گفتگو	۳۹
حدیث سلسلۃ الذہب۔ مُردوں کو خواب میں دیکھنا	۴۲
خواب میں انبیارؑ کی زیارت اور مُردوں کا دیدار۔ نمازِ حاجت	۴۳
حکایت۔ فائدہ۔ فائدہ۔ سورۂ یاسین	۴۴
اشعار در مدح حضرت علیؑ۔ من خواص اسم علیؑ	۴۵
معما باسم علیؑ۔ قاعدہ از مترجم	۴۶
معما باسم سلیمان۔ لذت ترکِ لذت معجون برائے حافظہ	۴۷
عبدالملک کی مہمانداری	۴۸
شعر کی قسمیں۔ انواع شعر۔ فائدہ	۴۹
اشعار شیخ بہائی رح	۵۰
موعظہ۔ خبر پر عمل کے شرائط۔ کتاب جعفریات	۵۱
صاحبِ وسائل کا قاعدہ۔ فائدہ۔ حدیث	۵۲
احوالِ جسم و رُوح۔ حافظہ۔ جانوران حلال وحرام گوشت کی	۵۳
پہچان۔ حرام وحلال مچھلی کی شناخت۔ حرام وحلال پرندے	۵۳
پرندوں کے حلال وحرام انڈے	۵۴
اچھے وخراب انڈے کی پہچان۔ قاعدہ جفر	۵۴
لطیفہ۔ لطیفۂ شعری۔ دعائے حاجت	۵۷
بدن میں سوئی چبھونا۔ موتی اور یاقوت کو سرخ کرنے کا طریقہ	۵۸
امام حسینؑ کی کرامت	۵۸
زمانے کو برا نہ کہو۔ ریاضی کا معمّا	۶۱
حاضر جوابی	۶۲
ابجد۔ قاعدہ۔ قاعدہ	۶۳
طریقۂ جفر۔ فائدہ۔ تقریر مبہم	۶۴
حدیث۔ واقدی کا قصہ	۶۶
جفر کا قاعدہ۔	۶۷
منحوس ایام	۶۸
فائدہ در وسعتِ رزق۔ عبرت	۶۹
ایک لاکھ محمدؐ۔ بابا طاہر	۷۰
والدِ مؤلف کے نصائح	۷۱
اولاد کے پیار کا طریقہ	۷۲

ACC No. 41 ....Date..........
Section H/18 ....Status ....
D.D. Class..........
NAJAFI BOOK LIBRARY

عنوانات	صفحہ	عنوانات	صفحہ
بوسہ کے اقسام - اقسام فقر	۷۴	فائدہ - سورۃ جس میں ف نہیں ہے	۱۱۳
جامیؒ	۷۵	تمام حروف ان دو آیتوں میں ہیں۔ دشمنوں کے شر سے بچاؤ	۱۱۴
ہوشیار - نماز حضرت حجت عجؑ در مسجد جمکران	۷۶	چار امتحانی روایات	۱۱۵
معما عربی - فارسی - بنام ۳۰۰ - ۴۰ - ۶۰	۷۷	والدِ مؤلف کا معما بنام ا - ۶۰ - ب -	۱۱۶
لغز - سوفسطا اور فیلسوف کے معنی	۷۹	آتشِ دنیا آتشِ جہنم کا ۷۰ واں حصہ ہے - قرآن کا اثر	۱۱۶
اسمائے سورج	۸۰	خضاب - رباعیات	۱۱۷
ہارون رشید اور منجم کا قصہ - لغوی فائدہ	۸۱	اصطلاحاتِ سیاسی	۱۲۰
دوسرا فائدہ - گردوں کی وجہ تسمیہ	۸۲	اسمائے حسنیٰ الٰہی - قرآن کے ہر سورۃ میں اسم حسنیٰ ہے	۱۳۰
جمعہ کی وجہ تسمیہ -	۸۳	فائدہ قلم	۱۳۱
لطیفہ - کیمیا کے بارے میں مولا علیؑ کا فرمان	۸۴	شعر	۱۳۲
فائدہ ابجدیہ	۸۶	آصف و اسم اعظم - لقمان کی آٹھ نصیحتیں	۱۳۳
القاب حضرت رسالتمآبؐ - حضرتؐ کی کنیتیں - القاب حضرت علیؑ	۸۹	اجدادِ رسولؐ	۱۳۴
حضرت علیؑ کی کنیتیں - القاب حضرتِ فاطمہ زہراؑ - کنیت	۹۱	نظامی	۱۳۵
القاب امام حسنؑ - کنیت - القاب سید الشہداء امام حسینؑ	۹۲	قولِ حکماء - السید الجلیل عبد العظیم	۱۳۶
کنیت - القاب حضرت زین العابدینؑ	۹۲	اقبال - تعریفِ حدود - زنا	۱۳۸
کنیت - القاب حضرت باقرؑ - القاب حضرت جعفر الصادقؑ	۹۳	اقسام حدِ زنا - قتل - رجم	۱۳۹
کنیت - القاب امام موسیٰ ابنِ جعفرؑ - کنیت	۹۳	سو کوڑے - سو کوڑے اور سر مونڈنا - پچاس کوڑے	۱۴۰
القاب حضرت امام رضاؑ - القاب امام محمد تقیؑ - القاب امام علی نقیؑ	۹۴	پچھتر تازیانے - ضغث - حد و تعزیر دونوں - ثبوتِ زنا -	۱۴۱
القاب امام حسن عسکریؑ - القاب حضرت حجت عجؑ	۹۴	لواطہ زنا سے بدتر ہے	۱۴۱
وضع حمل کی آسانی کے لئے - دوسرا طریقہ	۹۵	لواطہ کی سزا - قذف - تعریفِ قذف	۱۴۲
ہمنام پیغمبرؐ کا احترام کرو - نام محمدؐ کے فوائد	۹۶	حدِ قذف - شراب پینا	۱۴۳
اثار لکھنے کا دستور	۹۷	حدِ شراب - سقوطِ حد	۱۴۴
اولاد کو دوست رکھنے کا حکم - شعر - اسیری	۹۸	چوری - چوری کی سزا	۱۴۵
دیوانِ حضرت علیؑ میں ہے	۹۹	محارب کی پہچان - محارب کی سزا	۱۴۶
فائدہ - فائدہ - تشبیہاتِ دنیا	۱۰۰	مومنہ کا قم میں شفا پانا	۱۴۷
شعر	۱۰۶	امامِ زمانہ عجؑ کا دوسرا معجزہ	۱۵۰
والدِ مؤلف نے مصباح کے لئے کہا ہے -	۱۰۷	تین قسم کے حاجی	۱۵۲
سونے سے قبل چار باتیں ضروری ہیں	۱۰۷	ہشیاری بیمار	۱۵۳
دمکار وقتِ مطالعہ - بازوئے فاطمہؑ اب بھی نیلا ہے	۱۰۸	بہلول کی نصیحت ہارون رشید کو	۱۵۴
کس عالم کو دیکھنا عبادت ہے	۱۰۹	تعویذِ تنہائی	۱۵۵
قرآن کیونکر نازل ہوا؟	۱۱۰	فصاحت و بلاغت کی لغوی اور اصطلاحی تعریف -	۱۵۶
قرآن کے حروف، کلمات، آیات - شعر	۱۱۱	فصاحت کی لغوی تعریف - اصطلاحی تعریف	۱۵۶
ایک معنی	۱۱۲	بلاغت کی لغوی و اصطلاحی تعریف - اصطلاحی تعریف	۱۵۷

عنوانات	صفحہ	عنوانات	صفحہ
تعریف علم معانی ۔ موضوع علم معانی	۱۵۷	اشتقاق اسم حسینؑ از اسم خدا	۱۹۳
علم معانی کا فائدہ ۔ علم معانی آٹھ باب میں منحصر ہے۔	۱۵۸	سیمائے حسینؑ قرآن میں	۱۹۴
معما ۔ پیشین گوئی بابت تہران	۱۵۸	اسمائے ہشت بہشت	۱۹۵
کوفہ مومنین سے خالی ہو جائے گا	۱۵۹	اونٹ کا زانو باندھ کر بھروسہ کرو	۱۹۶
شوریٰ بروائے ہو	۱۶۰	ختم واقعہ کا قاعدہ ۔ اقوالِ حکماء	۱۹۷
منظومۂ شمسی ۔ نوری سال ۔	۱۶۱	معما بنام محمدؐ	۱۹۸
دنیا کے بارے میں عام معلومات ۔ فاصلۂ سیارات	۱۶۱	اصطلاحِ فقہاء ۔ ملخ کی پیدائش	۱۹۸
فاصلۂ زہرہ ۔ فاصلۂ زمین ۔ فاصلۂ مریخ ۔	۱۶۲	قیصر مسلمان ہو گیا ۔ رباعی از بہائیؒ	۱۹۹
فاصلۂ مشتری ۔ فاصلۂ زحل ۔ حرکاتِ زمین	۱۶۲	بہترین عمل و مہینہ و دن کون سا ہے ؟	۲۰۰
انکشاف	۱۶۳	رباعی از غزالی ۔ اے از نظرم نہاں کجائی ؟	۲۰۰
نمونۂ علم جفر ۔ فائدہ	۱۶۴	بہنسو	۲۰۱
جنین کا لڑکا ہونا ۔ حافظ ختم نادِ علی صغیر	۱۶۵	میر باقر دامادؒ فرماتے ہیں ۔ محتشم کاشانی ۔	۲۰۳
علاماتِ ظہور ۔ اسلام کی غربت مسلمانوں کی ذلت ۔	۱۶۶	نراقی صفائی کہتا ہے	۲۰۳
قتلِ علماء ۔ آخری زمانہ	۱۶۶	ان سوالوں کے جوابات	۲۰۴
مردوں، عورتوں کی مشابہت ۔ نجف سے قم انتقالِ علم ۔	۱۶۷	حدیث	۲۰۷
زیرِ زمین پشتِ زمین سے بہتر ہے	۱۶۷	حدیث ۔ سچی بات کی چار قسمیں ہیں ۔	۲۰۹
زنا و زلزلہ ۔ محفوظ ترین جگہ قم اور پہاڑ کی چوٹی	۱۶۸	زیارت عاشورہ کا فائدہ	۲۰۹
نحوی مسئلہ ۔ معما باسم ملک	۱۶۹	ایک عورت کا ایمان	۲۱۰
عبداللہ بن جعفر بن ابی طالب ۔ دعائے رسولؐ	۱۷۰	خوشا آنکہ ـــ تو باشی	۲۱۳
عبداللہ و معاویہ	۱۷۱	اقسام استخارہ تفاؤل بقرآن ۔ استخارہ بقرآن ۔	۲۱۴
عبداللہ بن حذافہ سہمی	۱۷۳	اوقاتِ استخارہ	۲۱۴
عبداللہ بن عفیف	۱۷۴	استخارہ ذات الرقاع ۔ استخارۂ تسبیح	۲۱۵
زرود میں امام حسینؑ کی زہیر سے ملاقات	۱۷۷	چند سوال اور ایک جواب	۲۱۶
امامِ زمانؑ عج کا علامہ حلیؒ کے لئے قلمی تعاون	۱۷۹	حضرت علیؑ کا فیصلہ	۲۱۷
امام کا علامہؒ کو تازیانہ دینا	۱۸۱	فخر المحققین فرزندِ علامہ حلیؒ	۲۱۸
شیخ الطائفہ کا جواب ۔ تیرے بیٹے کیا ہوئے ؟	۱۸۲	دعائے قلیل اللفظ و کثیر المعنیٰ ۔ حدیث	۲۱۹
حضرت علیؑ پر لعنت کا خاتمہ	۱۸۵	برائے ہر حاجت ۔ دوائے معدہ ۔	۲۲۰
فائدہ	۱۸۸	زمینِ کربلا جنت کا ٹکڑا ہے	۲۲۰
علیؑ کی فضیلت قرآن میں	۱۹۰	در مبعث رسولِ اسلامؐ	۲۲۱
امام حسنؑ کا علمی مرتبہ	۱۹۲	در مدح حضرت علیؑ	۲۲۳

NAJAFI BOOK LIBRARY
Shop No 11, M . Heights Mirza Kaleej Baig Road, Soldier Bazar Karachi.
MASOOMEEN WELFARE TRUST (R)

اسمِ شریف اللہ[1]

حضرت امیرالمومنین (ع) سے منقول ہے کہ جو شخص قرآن کی سَو آیت کہیں سے بھی پڑھنے کے بعد سات مرتبہ یَا اللہ کہہ کر دُعا مانگے تو اگر پتھر کے لئے بھی دُعا کرے تو خدا اس میں شگاف ڈال دے گا۔

قاعدہ

ایک سربستہ راز اور چھپا ہوا علم اسمار کے ذکر میں ہے۔ اس کا طریقہ یہ ہے کہ اسمآ کے حروف کے اعداد جمع کر کے ان کے حروف کی تعداد جوڑ کر اتنی مرتبہ استغاثہ کرو۔ اس کے بعد اپنی حاجت طلب کرو۔ اس طرح اسم حاجت کی تعداد کے برابر دُعا کرو مگر دعا کرتے وقت اور استغاثہ کرتے وقت جمع خاطر اور حضورِ قلب ضروری ہے۔ ایسا کرنے سے اکثر اسی وقت حاجت پوری ہوگی۔ یہ اسرار مکنونہ اور جواہر مخزونہ میں سے ہے[2]۔

اس کی مثال: مثلاً لفظ اللہ ہے۔ اس کے اعداد ۶۶ اور اس میں چار حرف ہیں۔ مجموعہ ۷۰ ہوا۔ لہٰذا ۷۰ مرتبہ لفظ اللہ کے ساتھ استغاثہ کرو۔ الخ

---

۱ عدۃ الداعی۔ ۲ سراج الذاکرین۔

اسمِ اعظم

حضرت علیؑ فرماتے ہیں: جنگِ بدر سے پہلے میں نے ایک مرتبہ حضرت خضرؑ کو خواب میں دیکھا اور اُن سے کہا مجھے کچھ سکھائیے کہ جس سے دشمنوں پر غالب آؤں۔ آپ نے فرمایا: یا ھو یا من لا ھو الا ھو کہا کرو۔ پھر صبح میں نے اپنا خواب رسولِ خداؐ سے بیان کیا تو آپ نے فرمایا: اے علیؑ تم کو اسمِ اعظم بتایا گیا ہے[1]

امام جعفر صادقؑ سے منقول ہے کہ آپ نے اپنے بعض اصحاب سے فرمایا: کیا میں تم کو اسمِ اعظم اکبر تعلیم نہ کردوں؟ اس نے کہا ہاں، فرمایا: الحمد، آیۃ الکرسی، قل ھو اللہ، انا انزلناہ پڑھ کر رُو بہ قبلہ ہو کر جو چاہو دعا کرو۔ عبارت سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہی اسم اعظم ہے کیونکہ سوروں کے بیان سے پہلے فرمایا کہ کیا میں تم کو اسمِ اعظم اکبر تعلیم نہ کردوں؟ اور اس نے کہا ہاں! پھر حضرت نے یہ بتایا۔

اسمائے حسنیٰ

اسمائے حسنیٰ کو چند طریقوں سے نقل کیا گیا ہے مگر میں صرف مشہور طریقے کے مطابق نقل کر رہا ہوں۔

جناب صدوقؒ نے توحید میں، جمال الدین احمد بن محمد بن فہد حلّی نے عدۃ الداعی میں، شیخ ابراہیم کفعمیؒ نے بلد الامین میں، علامہ مجلسیؒ نے بحار الانوار کی دوسری جلد میں، مولانا محمد باقر سبزواریؒ نے مفتاح النجاۃ عباسی میں، صاحبِ کتاب کے جدِ امجد ملّا حبیب اللہ شریف کاشانی نے رسالہ اسماء الحسنیٰ میں، اور بہت سے علماء نے اپنی اپنی کتابوں میں ذکر فرمایا ہے۔

بحار الانوار میں امام جعفر صادقؑ سے منقول ہے کہ رسولِ خداؐ نے فرمایا: پروردگار عالم کے ننانوے (۹۹)

---

[1] مجمع البیان۔

نام ہیں۔ جو شخص ان کا احصا کرے وہ جنت میں جائے گا۔ اور وہ اس ترتیب سے ہیں:

۱ اَللّٰہُ ۲ اَلْوَاحِدُ ۳ اَلْاَحَدُ ۴ اَلصَّمَدُ ۵ اَلْاَوَّلُ ۶ اَلْآخِرُ ۷ اَلسَّمِیْعُ ۸ اَلْبَصِیْرُ
۹ اَلْقَدِیْرُ ۱۰ اَلْقَاهِرُ ۱۱ اَلْعَلِیُّ ۱۲ اَلْاَعْلٰی ۱۳ اَلْبَاقِیْ ۱۴ اَلْبَدِیْعُ ۱۵ اَلْبَارِیُٔ۔
۱۶ اَلْاَکْرَمُ ۱۷ اَلظَّاهِرُ ۱۸ اَلْبَاطِنُ ۱۹ اَلْحَیُّ ۲۰ اَلْحَکِیْمُ ۲۱ اَلْعَلِیْمُ ۲۲ اَلْحَلِیْمُ۔
۲۳ اَلْحَفِیْظُ ۲۴ اَلْحَقُّ ۲۵ اَلْحَسِیْبُ ۲۶ اَلْحَمِیْدُ ۲۷ اَلْحَفِیُّ ۲۸ اَلرَّبُّ ۲۹
اَلرَّحْمٰنُ ۳۰ اَلرَّحِیْمُ ۳۱ اَلذَّارِیُٔ ۳۲ اَلرَّازِقُ ۳۳ اَلرَّقِیْبُ ۳۴ اَلرَّؤُوْفُ۔
۳۵ اَلرَّائِیْ ۳۶ اَلسَّلَامُ ۳۷ اَلْمُؤْمِنُ ۳۸ اَلْمُهَیْمِنُ ۳۹ اَلْعَزِیْزُ ۴۰ اَلْجَبَّارُ۔
۴۱ اَلْمُتَکَبِّرُ ۴۲ اَلسَّیِّدُ ۴۳ اَلسُّبُّوْحُ ۴۴ اَلشَّهِیْدُ ۴۵ اَلصَّادِقُ ۴۶ اَلصَّانِعُ
۴۷ اَلطَّاهِرُ ۴۸ اَلْعَدْلُ ۴۹ اَلْعَفُوُّ ۵۰ اَلْغَفُوْرُ ۵۱ اَلْغَنِیُّ ۵۲ اَلْغِیَاثُ ۵۳
اَلْفَاطِرُ ۵۴ اَلْفَرْدُ ۵۵ اَلْفَتَّاحُ ۵۶ اَلْفَالِقُ ۵۷ اَلْقَدِیْمُ ۵۸ اَلْمَلِکُ ۵۹
اَلْقُدُّوْسُ ۶۰ اَلْقَوِیُّ ۶۱ اَلْقَرِیْبُ ۶۲ اَلْقَیُّوْمُ ۶۳ اَلْقَابِضُ ۶۴ اَلْبَاسِطُ ۶۵
قَاضِیُ الْحَاجَاتِ ۶۶ اَلْمَجِیْدُ ۶۷ اَلْوَلِیُّ ۶۸ اَلْمَنَّانُ ۶۹ اَلْمُحِیْطُ ۷۰ اَلْمُبِیْنُ۔
۷۱ اَلْمُقِیْتُ ۷۲ اَلْمُصَوِّرُ ۷۳ اَلْکَرِیْمُ ۷۴ اَلْکَبِیْرُ ۷۵ اَلْکَافِیْ ۷۶ کَاشِفُ الضُّرِّ
۷۷ اَلْوِتْرُ ۷۸ اَلنُّوْرُ ۷۹ اَلْوَهَّابُ ۸۰ اَلنَّصُرُ ۸۱ اَلْوَاسِعُ ۸۲ اَلْوَدُوْدُ ۸۳
اَلْهَادِیْ ۸۴ اَلْوَفِیُّ ۸۵ اَلْوَکِیْلُ ۸۶ اَلْوَارِثُ ۸۷ اَلْبَرُّ ۸۸ اَلْبَاعِثُ ۸۹ اَلتَّوَّابُ
۹۰ اَلْجَوَادُ ۹۱ اَلْجَلِیْلُ ۹۲ اَلْخَبِیْرُ ۹۳ اَلْخَالِقُ ۹۴ خَیْرُ النَّاصِرِیْنَ ۹۵ اَلدَّیَّانُ
۹۶ اَلشَّکُوْرُ ۹۷ اَلْعَظِیْمُ ۹۸ اَللَّطِیْفُ ۹۹ اَلشَّافِیْ:

جناب صدوقؒ فرماتے ہیں: جو ان کا احصا کرے وہ جنت میں جائے گا۔ کا مطلب یہ ہے کہ ان کا احاطہ کرے اور ان کے معانی پر اطلاع رکھے۔ احصا کا مطلب یہ نہیں ہے کہ محض شمار کرے۔[۱]

---

۱ معراج الذاکرین

شعر

مجنون تو کوہ راز صحرا نشناخت — دیوانہ عشق تو سر از پا نشناخت

ہر کس تبورہ یافت زخود گم گردید — آں کس کہ ترا شناخت خود را نشناخت

یعنی تیرا مجنوں پہاڑ و صحرا کے فرق کو نہ پہچان سکا اور تیرے عشق میں دیوانہ نے سر و پیر میں تمیز نہ کی۔ جو شخص بھی تجھ تک راستہ پا گیا اس نے خود کو گم کر دیا اور جس نے تجھ کو پہچان لیا اس نے اپنے کو نہ پہچانا۔

لطیفہ

ایک شخص کو اپنے باپ سے میراث میں ایک بڈھا گدھا ملا۔ اس نے سالہا سال اس گدھے کو گھاس اور جو کھلایا اور بڑی خدمت کی مگر اس سے کوئی فائدہ حاصل نہ ہوا۔ نہ تو وہ سواری کے لائق تھا نہ باربرداری کے۔ لوگوں نے اس سے کہا: اس گدھے کو کیوں پال رکھا ہے؟ بیچ ڈالو۔ اس نے جواب دیا، اس گدھے سے میرے باپ کی بو آتی ہے، میں اس کو ہرگز نہ بیچوں گا۔

حکایت

ایک مرد صالح ایک بدمزاج عورت سے شادی کر کے مبتلائے مصیبت ہو گیا اور اس کے ساتھ زندگی بسر کرنے سے عاجز آ گیا تھا۔ آخر کار اس کی قسمت نے یاوری کی اور عورت بیمار ہوئی۔ مرد اس کے سرہانے بیٹھا اس کی موت کا انتظار کر رہا تھا کہ عورت نے کہا: اے میرے شوہر مجھے نہیں معلوم تم میرے بعد کیا کرو گے؟ مرد نے جواب دیا: اے بیگم اگر تم کو موت نہ آئی تو میں کیا کروں گا؟

حکایت

ایک عرب ایک مرتبہ معاویہ کے ساتھ کھانا کھا رہا تھا۔ دسترخوان پر بھنا ہوا گوشت تھا۔ عرب جلدی جلدی گوشت کے ٹکڑوں کو کاٹ کاٹ کر کھا رہا تھا۔ معاویہ نے کہا، میرا خیال ہے تم کو

اس گوسفند سے کوئی دشمنی ہے۔ شاید اس کی ماں نے تمہارے سینگ مارا تھا اعرب نے کہا اور میں آپ کو اس گوسفند پر بہت مہربان دیکھ رہا ہوں۔ شاید اس کی ماں نے آپ کو دودھ پلایا تھا۔

شعر

در باغ نہ آب و نہ ہوا میماند   در دشت نہ خار نہ گیاہ میماند

ایں جامہ عاریت کہ اندر بر ماست   پوشیدن کندنی بما میماند

باغ میں نہ ہوا نہ پانی رہے گا اور جنگل میں نہ کانٹے نہ گھاس رہے گی اور یہ جامہ عاریت جو ہمارے اوپر ہے یہ بھی ختم ہو جائے گا یعنی انسان بھی فنا ہو جائے گا۔

چند فائدے

اگر ریواس (ایک پودا جو ایران کے پہاڑوں میں بہت ہوتا ہے) کے پتوں کو کوٹ کر ان کا پانی بالوں پر ملا جائے تو بال سفید نہیں ہونگے۔

فائدہ

روایت میں ہے کہ ائمہ اور انبیاء میں آٹھ عادتیں پائی جاتی ہیں۔ سلام، نیکی، سخاوت، سختیوں پر صبر، مومنین کے حقوق کی ادائیگی، مسواک کرنا، مہندی لگانا، خوشبو لگانا اور نکاح کرنا۔

لطیفہ

ایک شخص اپنے پڑوسی کی تیسری بیوی کے مراسم تدفین میں شرکت کر کے بہت ہی غمگین و رنجیدہ اپنے گھر واپس آیا تو بیوی نے رنج و غم کا سبب پوچھا تو اس نے کہا میرے دوست نے اس قسم کے مراسم میں تیسری مرتبہ شرکت کی دعوت دی تھی اور میں ابھی تک اس کو ایک مرتبہ بھی اس قسم کے مراسم میں نہیں بلا پایا۔

فائدہ

چند چیزوں سے سنگِ مثانہ (پتھری) کی بیماری ہو جاتی ہے۔ ۱۔ پیشاب روکے رہنا۔ منی جب وقت شہوت حرکت میں آجائے اس کو روک لینا۔ ۳۔ جماع کے وقت طول دینا۔

ٹھیرے ہوئے پانی میں پیشاب کرنا

حضرت علیؑ نے فرمایا: ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب کرنے سے سلس البول کی بیماری پیدا ہوتی ہے۔

دوستی علیؑ

جو شخص حضرت علیؑ سے محبت کرتا ہے (خدا) سکراتِ موت کو اس پر آسان کر دیتا ہے اور اس کی قبر کو جنت کے باغوں میں سے ایک باغ قرار دیتا ہے — حدیثِ رسولؐ

استخارہ

بحر العلوم قزدینی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے: جو شخص کسی کام کے لیے استخارہ تفادل کرنا چاہے وہ پہلے پوری قلبی توجہ کے ساتھ ۱۴ مرتبہ درود پڑھے پھر نیت کر کے انگشتِ شہادت کسی خانے میں رکھے اور اس کو چھوڑ کر اس کے بعد والے سے شمار کرنا شروع کرے اور ہر نویں حرف کو ترتیب وار لکھ لے یہاں تک کہ ۲۴ حرف ہو جائیں پھر انہیں حروف کو جمع کرنے سے مطلب معلوم ہو جاتا ہے کہ اچھا ہے یا بُرا۔

مثلاً اگر پہلے خانے پر انگلی رکھی ہے تو اس کو چھوڑ کر ی سے شمار کرے۔ نواں خانہ ف ہے پھر نواں خانہ ی ہے اسی طرح جب تمام حروف اکٹھا ہو گئے تو نتیجہ نکلا خیر خیراتُ بشارۃ و وصول و سرور اور اگر تیسرے خانے یعنی ل پر انگلی رکھی ہے تو حرف جمع ہونے کے بعد نتیجہ ہوگا = اتستعجل فی ھٰذا الامر الصبر خیرٌ۔ کیا تم اس میں جلدی کر رہے ہو حالانکہ اس میں صبر کرنا بہتر ہے۔[۱]

۱۔ گنجینۂ عطار

و	ی	ل	ا	ی	ل	ی	ف	ل	ف	و	ا	و	ح	ی
خ	ی	ی	ی	ص	ت	ل	ص	س	ر	ہ	س	ہ	ل	س
ہ	ل	ف	ج	ج	ف	خ	ا	ت	د	ا	ی	م	ص	ی
ی	ل	ع	ا	ل	ہ	ن	و	ہ	ر	ی	ج	ل	م	ذ
ط	ل	ذ	ا	م	ل	ا	ر	ہ	ل	ا	ہ	ت	ر	ف
م	ا	ل	م	ل	ا	و	ا	ی	ر	د	ا	ا	م	ل
ب	د	ہ	ع	ب	م	ت	ر	ن	ش	ہ	ذ	س	ا	ر
ا	ا	ی	ا	و	ا	ی	ل	ص	ل	د	ت	ر	م	ل
ر	ص	و	ح	و	م	ت	ط	ا	و	د	ا	ز	ا	ن
و	ل	م	ع	ق	ب	ن	ل	ف	و	و	ر	ا	ہ	و
ا	ع	ع	ص	ب	ا	ق	و	ت	ل	ز	ت	و	ہ	ل
ب	ا	ر	ی	و	و	ل	ع	ص	ت	ل	ک	ا	ا	ل
و	ن	ب	ہ	ا	ہ	ل	ل	ا	س	ق	ر	س	ح	ا
س	د	م	ر	ر	خ	ر	س	ح	ر	و	ض	و	ی	ی
و	ا	س	و	ل	ر	ر	ب	ر	ر	ن	ں	ر	ت	ت

شبہہ حکمیہ و موضوعیہ کا فرق

علمِ اصول جو علم فقہ کا مقدمہ ہے اس کی اصطلاح میں دو لفظیں بولی جاتی ہیں۔

۱۔ شبہہ حکمیہ ۲۔ شبہہ موضوعیہ۔

۱۔ اگر یہ تردد ہو کہ آیا فلاں چیز کے بارے میں شارع کا کوئی حکم آیا ہے کہ نہیں؟ مثلاً شارع نے سگریٹ پینے کو حرام قرار دیا ہے کہ نہیں؟ چائے پینے کو جائز قرار دیا ہے کہ نہیں؟ یہ مکروہ ہے یا مباح؟ تو اس قسم کے شک کو شبہہ حکمیہ کہا جاتا ہے اور شبہہ حکمیہ کے

تمام موارد میں اصل برائت پر عمل کرتے ہوئے ان چیزوں کو جائز و مباح قرار دیا جاتا ہے۔

۲۔ اگر اصل حکم معلوم ہو لیکن اس کے مصدوق و موضوع کے بارے میں شک ہو تو اس کو شبہہ موضوعیہ کہتے ہیں مثلاً ہم کو معلوم ہے کہ شراب حرام ہے لیکن یہ سیال چیز جو بوتل میں ہے وہ شراب ہے کہ نہیں ؟ یا غصبی مال حلال نہیں ہے یہ معلوم ہے مگر جو لقمہ ہم کھا رہے ہیں وہ غصبی و حرام ہے یا نہیں ؟ اس میں بھی اصل برائت جاری کی جاتی ہے۔

اصل برائت

اگر مکلف نص نہ ہونے کی وجہ سے یا نص کے مجمل ہونے کی وجہ سے یا نصوص میں تعارض کی وجہ سے حرمت یا وجوب فعلی میں مردد ہو جائے تو وہ جگہ اصل برائت کی ہوتی ہے۔

توقف یعنی چہ ؟

توقف کے بارے میں اختلاف ہے۔

۱ــــ حدیث :۔ الوقوف عند الشبهه خیر من الاقتحام فی الهلکة۔ شبہہ کے وقت رک جانا اس سے بہتر ہے کہ آدمی اپنے کو ہلاکت میں ڈال دے ــــ کی بنا پر بعض علماء فرماتے ہیں : اگر شارع کا حکم واقعی معلوم نہ ہو تو وہاں پر توقف کر لینا بہتر ہے۔

لیکن اصولی حضرات فرماتے ہیں : توقف والی حدیث ان مقامات کے لئے ہے اور ان شبہات کے لئے ہے کہ جن کے بارے میں نصوص کی باقاعدہ چھان بین نہیں کی گئی ہو لیکن جہاں نصوص کی جستجو ئے کامل ہو چکی ہے وہ مقامات محل توقف نہیں ہیں۔

۲ــــ بعض علماء فرماتے ہیں : اگر کوئی شخص شارع کے حکم واقعی سے جاہل ہو خواہ وہ جہالت فقدان نص کی وجہ سے ہو یا اجمال نص کی وجہ سے ہو یا تعارض نصین کے سبب ہو۔ اسے اصالۃ الاحتیاط سے تمسک کرتے ہوئے احتیاط پر عمل کرنا چاہیے اور ان علمائے وجوب احتیاط

پر روایات سے استدلال بھی فرمایا ہے۔

ان علماء کا جواب یہ ہے کہ اگر روایات کی دلالت وجوب احتیاط پر تسلیم بھی کر لی جائے تو روایات احتیاط، روایات برائت سے متعارض ہیں، اور روایات برائت، روایات احتیاط پر حکومت رکھتی ہیں۔ اور ادلۂ برائت، ادلۂ احتیاط سے اظہر بھی ہیں اور اخص بھی کیونکہ جو دلیل حلیت مشتبہ پر دلالت کرتی ہے وہ اس دلیل سے خاص ہے جو احتیاط پر دلالت کرتی ہے بلکہ دلیل حلیت مشتبہ کو نص اور دلیل احتیاط کو ظاہر قرار دیا جا سکتا ہے اور نص کے ہوتے ہوئے ظاہر پر عمل نہیں کر سکتے۔ تفصیل کے لئے علم اصول کی کتابوں کی طرف رجوع کرنا چاہیئے۔

سات رنگ کا پھول

اگر گل لالۂ عباسی کو کاشت کرنے سے پہلے پانی سے دھو کر کچھ مدت کے لئے سرکہ میں ڈال دیا جائے پھر کاشت کی جائے تو گلہائے رنگارنگ کھلیں گے۔

واؤ مکسور

اہلِ ادب کا بیان ہے: جو واؤ ابتدائے کلمہ میں مکسور واقع ہو اس کو ہمزہ سے بدلا جا سکتا ہے جیسے وِعَاء کو اِعَاء، وِسَادَۃٌ کو اِسَادَۃٌ، وِشَاحٌ کو اِشَاحٌ کہا جاتا ہے۔[1]

دُعاء

لغت میں دُعا کا استعمال دو طرح ہوتا ہے مثلاً دعوتُ زیدا کا مطلب ہے "میں نے زید کو پکارا" اور دعوتہ زیدا کا مطلب ہے "میں نے اس کا نام زید رکھا"۔

---

[1] کتاب ہرفنی ص ۳۲

نہایتہ ابن اثیر میں دونوں معنی مذکور ہیں۔

رمز ظہورِ امامِ زمانؑ

امام ابو جعفر علیہ السلام نے بارہ اماموں کے ناموں کا ذکر فرمایا جب آخری امام کا ذکر فرمایا تو ارشاد فرمایا: بارھواں ہادی "جس کے پیچھے عیسیٰ ابنِ مریم نماز پڑھیں گے" وہ سنہ یٰسین و القرآن الحکیم میں ظہور فرمائیں گے۔[1]

بحذف الاسناد۔ ابنِ عباس کہتے ہیں سرکارِ رسالتؐ نے فرمایا: میرے بعد میرے خلفاء اور میرے اوصیاء اور حجج اللہ علی الخلق بارہ ہوں گے۔ سب سے پہلے میرا بھائی اور سب سے آخر میں میرا بیٹا ہوگا! سوال کیا گیا حضور آپ کا بھائی کون ہے؟ فرمایا: علیؑ ابنِ ابی طالب! پھر پوچھا گیا، آپ کا بیٹا کون ہے؟ فرمایا مہدیؑ۔ جو زمین کو عدل و انصاف سے اسی طرح بھر دے گا جس طرح وہ ظلم و جور سے بھری ہوئی تھی۔ اس خدا کی قسم جس نے مجھے برحق بشیر بنا کر بھیجا ہے۔ اگر دنیا ختم ہونے میں ایک دن بھی رہ جائے گا تو خدا اس دن کو اتنا طولانی کر دے گا کہ میرا بیٹا مہدیؑ ظہور کرے اس کے بعد ہی عیسیٰؑ ابنِ مریمؑ اتر کر ان کے پیچھے نماز پڑھیں گے اور زمین ان کے نور سے روشن ہو جائے گی۔ بعض نسخوں میں ان کے رب کے نور سے منور ہو جائے گی اور مشرق سے لے کر مغرب تک ان کی حکومت ہو گی۔[2]

خانہ ہائے رمل

روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ سچا علم ہے۔ (مترجم)

اسم و صورتِ اشکال اور خانہائے رمل حسبِ ترتیب ذیل ہیں:۔

1۔ کمال الدین ص۴۴۸، 2۔ کمال الدین ص۳۹۶۔

١	٢	٣	۴	۵	۶	٧	٨
لحیان	حمرة	نصرة الخارج	نقی	قبض الخارج	اجتماع	عتبة الخارج	طریق
آتش	باد	آتش	آب	آتش	باد	آتش	باد

٩	١٠	١١	١٢	١٣	١۴	١۵	١۶
انکیس	بیاض	نصرة الداخل	فرح	قبض الداخل	عقلہ	عتبة الداخل	جماعت
باد	آب	باد	خاک	خاک	خاک	آب	خاک

لادری

١ــــ اولیں خانہ تن و جان است　　دویم احوالِ رزق و اخوان است

پہلا خانہ جان وتن کے لئے ہے، دوسرا خانہ رزق اور دوستوں کے احوال کیلئے ہے

٢ــــ نقل نزدیک و حالت اخوان　　از سیّم خانہ حکم او میدان

مسافرت اور بھائیوں کی حالت کا علم تیسرے خانے سے ہوگا

٣ــــ چاریں خانہ ضیار و عقار　　آب و ملک و مقام گنج شمار

زمین، پانی، ملکیت، خزانہ وغیرہ معلوم کرنے کے لئے چوتھا خانہ معین کیا گیا ہے

۴ــــ بیت پنجم مقام فرزند است　　خبرِ عشقِ یار دلبند است

اولاد اور معاشقہ کے لئے پانچواں خانہ معین ہے

۵ــــ بیت ساوس غلام ورنجوری　　سحر و دزدیدہ داں دستوری

غلامی، رنج وغم، جادو، چوری وغیرہ کا حال چھٹے خانے سے معلوم ہوتا ہے

۶ــــ غائب و دزد و ضدوزن بود ہفتم　　مرگ و میراث و خوف در ہشتم

غائب، چور، عورت کے لئے ساتواں خانہ ہے۔ موت، میراث، خوف معلوم کرنے کے لئے آٹھواں خانہ ہے۔

۷ ـــ بیت تاسع علوم و خواب بود سفر دور از او صواب بود

علوم، تعبیر خواب کے لئے نواں خانہ ہے اور دور کا سفر بھی اسی سے معلوم ہوتا ہے۔

۸ ـــ عمل و شغل و مادر و سلطان حکم ایں چار در دہم میدان

عمل، مشغلہ، ماں، بادشاہ چاروں کا علم دسویں خانے سے ہوتا ہے۔

۹ ـــ یازدہ خانہ امید و حبیب نبود اندرین سخن تکذیب[1]

اس میں کوئی کذب بیانی نہیں ہے کہ امید اور حبیب کے بارے میں معلومات گیارہویں خانے سے ہوتی ہے۔

اوقاتِ دُعاء

بحذف الاسناد ـ امام صادقؑ فرماتے ہیں، حضرت علیؑ نے فرمایا: پانچ جگہوں پر دُعاء کو غنیمت سمجھو ـــ اِن اوقات میں دعاء قبول ہوتی ہے (مترجم) ۱۔ قرآن پڑھتے وقت ۲۔ اذان کہتے وقت ۳۔ بارش ہوتے وقت ۴۔ شوقِ شہادت میں جب صفیں ایک دوسرے پر پل پڑیں ۵۔ مظلوم کی دُعاء کے وقت کیونکہ مظلوم کی دُعاء کے لئے عرش تک پہنچنے کے لئے کوئی حجاب نہیں ہے[2]۔

استجابتِ دُعاء

بحار الانوار میں ہے: اگر مومن دعاء کرے اور وہ قبول نہ ہو یہ ممکن نہیں۔ مومن کی دعاء یا تو فوری طور پر دنیا میں قبول ہو جاتی ہے اور یا خدا اس کو اس کی آخرت کے لئے ذخیرہ بنا دیتا ہے اور یا پھر اس کے گناہوں کا کفارہ ہو جاتا ہے۔

۱۔ دو چوب دیک سنگ ص۴۵ ۔ ۲۔ بحار جلد ۱۹

دُعائے عظیم

اگر کسی اہم معاملے میں ہر جگہ سے مایوسی ہو جائے اور امید منقطع ہو جائے تو کسی مسجد کے دروازے پر رُو بہ قبلہ کھڑے ہو کر یہ دُعا پڑھو: یَامَنْ عِلْمُهٗ لَا یَحْتَاجُ اِلَی مِثَالٍ وَ یَامَنْ جُوْدُهٗ لَا یَحْتَاجُ اِلَی سُؤَالٍ، اِنَّ الْعَرَبَ اِذَا وُقِفَ عَلٰی اَبْوَابِهِمْ اَجَابُوْا وَاَنْتَ یَاسَیِّدِیْ رَبُّ الْعَرَبِ وَالْعَجَمِ وَاَنَا وَاقِفٌ عَلٰی بَابِ بَیْتٍ مِنْ بُیُوْتِكَ۔ اَغِثْنِیْ یَا مُغِیْثُ اس جملے کو ۳ بار کہے لِهٰذِهِ رُجُوْعٌ اور اس دعا کو تین مرتبہ پڑھے۔

لاادری

۱ ـــ نفسِ من بگرفت سرتا پائے من ـــ گر نگیری دستِ من لے وای من

میرے نفس نے مجھ پر قابو پا لیا ہے۔ اگر تو نے میری دست گیری نہیں کی تو میرے اوپر وائے ہو۔

۲ ـــ جملہ ترسند از تو من ترسم ز خود ـــ کز تو نیکی دیدہ ام از خویش بد

تمام لوگ تجھ سے ڈرتے ہیں اور میں اپنے سے ڈرتا ہوں کیونکہ تجھ سے نیکی دیکھی ہے اور اپنے سے برائی دیکھی ہے اسلئے اپنے سے ڈرتا ہوں۔

۳ ـــ من ز غفلت صد گنہ را کردہ ساز ـــ تو عوض صد گونہ رحمت دادہ باز

میں نے غفلت سے سیکڑوں گناہ کئے اور تو نے اس کے عوض سیکڑوں طرح کی رحمت نازل فرمائی ہے۔

۴ ـــ چوں ندانستم خطا کردم ببخش ـــ بر دل و بر جان پر وردم ببخش

میں نے نادانستگی میں خطا کی ہے لہٰذا مجھے بخش دے۔ میرے پر درد دل و جان پر رحم فرما۔

۵ ـــ عفو کن دون ہمتیہائے مرا ـــ محو کن بے حرمتی ہائے مرا

میری پست ہمتی کو معاف فرما۔ میری بے حرمتیوں کو ختم کر دے۔

۶ ـــ مبتلائے خویش و حیران توام ـــ گر بدم ور نیک من زآں توام

میں حیران و مبتلا ہوں۔ اگرچہ میں برا ہوں لیکن اس کے ساتھ نیکی بھی ہے۔ (ملا خراسانی)

فائدۂ جلیلہ

فقہ الرضا(ع) میں منقول ہے: جو شخص سورۂ والصافات کو ہر جمعہ کو پڑھے گا وہ ہر آفت سے محفوظ رہے گا، دنیا کی سب بلائیں اس سے دور رہیں گی، ممکن حد تک رزق میں وسعت ہوگی، اس کے مال اور اولاد کو شیطان سے کوئی برائی نہیں پہنچے گی۔ اگر اس دن یا رات مرگیا تو خدا اس کو قبر سے شہید محشور کرے گا۔

سورۂ انعام کے ختم کا طریقہ

بیمار کے لئے سورۂ انعام کے ختم صغیر کا طریقہ یہ ہے: سات آدمی بیمار کے پاس بیٹھ کر ایک نشست میں باہم سورۂ انعام کی تلاوت شروع کریں اور جب دو لفظ اللہ پر پہنچیں مثلاً رسل اللہ، اور واللہ تو دونوں اللہ کے درمیان یہ دعا پڑھیں:

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝ اَللّٰھُمَّ اِرْحَمْ جِلْدَۃَ الرَّقِیْقَ وَعَظْمَۃَ الرَّقِیْقَ وَاَعُوْذُبِکَ یَارَبِّ مِنْ شِدَّۃِ الْحَرِیْقِ یَا اُمَّ مَلْدَمٍ اِنْ کُنْتِ اٰمَنْتِ بِاللّٰہِ الْاَعْظَمِ فَلَا تَاکُلِیْ اللَّحْمَ وَلَا تَشْرَبِیْ الدَّمَ وَلَا تَصَدَّعِ الرَّاْسَ وَلَا تَفُوْرِیْ مِنَ الْفَمِ وَتَحَوَّلِیْ عَنْہُ اِلٰی مَنْ یَّزْعَمُ اَنَّ مَعَ اللّٰہِ اِلٰھًا اٰخَرَ فَاِنَّہٗ یَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَاشَرِیْکَ لَہٗ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ۔ اس کے بعد سورۃ کو تمام کرے اور اگر بیمار عورت ہو تو ضمیروں کو مونث لائے اور اگر خود بیمار ہو تو جلدہ وعظمہ کے بجائے جلدی وعظمی کہے۔ اسی طرح ضمیروں اور فعلوں کو اسی حساب سے استعمال کرے۔[1]

---

[1] مجموعۂ دلفریب

لوالدی

۱ ـــ اے دلبر جانانہ ہر چند کہ ناچیزم　　　از بہر محبانت شکر بقدح ریزم

اے دلبر جانانہ اگرچہ میں ایک ناچیز ہوں۔ پھر بھی تیرے دوستوں کے لئے پیالے میں مٹھاس ڈالتا ہوں۔

۲ ـــ مشک و گل و عنبر را اکنوں بہم آمیزم　　　در راہ وصالت ہی بنشینم و برخیزم

ابھی ابھی مشک و گل و عنبر کی باہم آمیزش کرتا ہوں۔ تیرے وصال کیلئے مسلسل اٹھتا ہوں اور بیٹھتا ہوں۔

---

۱ ـــ تا روئے نہاں کردی اے دلبر جانانہ　　　گشتم ز فراق تو بے مدرک و دیوانہ

اے دلبر جب سے تم نے منہ چھپالیا ہے میں تیرے فراق میں دیوانہ ہوگیا ہوں۔

۲ ـــ بشنو ز من مسکین این نالۂ مستانہ　　　بنگر کہ ز ہجرانت چو خاک بسر ریزم

مجھ مسکین کا مستانہ نالہ سنو اور دیکھو کہ تمہارے فراق کی وجہ سے میں سر پر خاک ڈالے ہوں۔

۳ ـــ زد آتش ہجرانت بر جان و دلم اخگر　　　باز آ و تماشا کن احوال من مضطر

تیرے ہجر کی آگ نے میرے دل وجان پر چنگاری لگا دی ہے ذرا آکر مجھ مضطر کی حالت تو دیکھو

۴ ـــ گشتم ز فراقت پیر ای ماہ نکو منظر　　　گردیدہ بہار عمر چوں موسم پائیزم

اے میرے خوبصورت چاند تمہارے فراق میں میں بڈھا ہوگیا۔ میرے عمر کا موسم بہار موسم پائیز سے بدل گیا۔

۵ ـــ اے دوست برائے ما بفرست بشاراتی　　　احباب نوازش کن از راہ اشاراتی

اے میرے دوست میرے لئے کوئی خوشخبری بھیجو اشاروں اور کنایوں ہی سے احباب نوازی کرو۔

۶ ـــ دلہا تو تسلی دہ بر گوئے عباراتی　　　تا دل بہ بشاراتت بربندم و آویزم

اپنی باتوں سے دلوں کو تسلی دیدو تاکہ تمہاری خوشخبریوں کے سہارے دل بستگی رکھوں۔

۷ ـــ تا کے بہ پس پردہ اے شاہ مکاں داری　　　وز داغ فراق خود ما را نگراں داری

اے مالک کب تک پردے کے پیچھے پوشیدہ رہو گے۔ اپنے داغ فراق میں ہم کو کب تک منتظر رکھو گے۔

۸ـــ وقت است کہ بر یاراں رخسارہ عیاں داری　　کز دیدن روئے تو در دل فرح انگیزم

اب وقت آگیا ہے کہ دوستوں کو اپنا جلوہ دکھا دیجئے کیونکہ تمہارے چہرے کو دیکھ کر میں بھی دلشاد ہو جاؤں گا۔

۹ـــ در آتشِ عشق خود بے بال و پرم کردی　　دیوانہ بمانندِ مُرغِ سحرم کردی

اپنے آتش عشق میں جلا کر مجھے بے بال و پر کر دیا ہے۔ مرغِ سحر کی طرح مجھے دیوانہ بنا دیا ہے۔

۱۰ـــ صد شکر کہ فارغ از ہر شور و شرم کردی　　اکنوں ز شرور دہر بیہودہ نپرہیزم

صد شکر کہ ہر شور و شر سے مجھے فارغ کر دیا۔ اب میں زمانہ کی برائیوں سے بلا وجہ پرہیز نہیں کرتا۔

۱۱ـــ گر لطفِ خداوندی بر بندہ مددگار است　　از خلق ہراسیدن در مذہب ما عار است

اگر لطفِ پروردگارِ عالم میرے شامل ہو تو دنیا والوں سے ڈرنا میرے مذہب میں ننگ و عار ہے۔

۱۲ـــ مادامی محبان چوں (زاہد) بسر دار است　　ترسے بنود در دل از خصم چو چنگیزم

زاہد کی طرح دوستوں کا آشیانہ سولی پر ہے۔ میرے دل میں کوئی خوف نہیں ہے کیونکہ میں چنگیز جیسا ہوں۔

اکسیر

ایک شخص نے امام جعفر صادقؑ سے پوچھا اکسیر کے ارکان کیا ہیں؟ تو آپ نے فرمایا:
تخمیر الاسرب بالزاج مع الزئبق الداجاج کالذھب الوھاج وبیض الداجاج

دوسرے نسخے میں اس طرح ہے: وقشر بیض الداجاج ومع الطلق والزاج والنوشادر ملحا بجلھا وفیھا کنوز لا تعد ولا تحصیٰ ھو حلال وعقار

اس مجمع میں ایک ماہرِ فن بھی تھا، اس نے کہا آپ نے ساری چیزیں صاف صاف بیان کر دیں اور جاہلوں سے پوشیدہ نہیں رکھا! حضرت نے فرمایا: انشر جاہلوں سے مخفی ہی رہے گا۔

رسالتمآبؐ کا ارشاد ہے: من عرف الطلق استغنیٰ من الخلق ومن حل الطلق فقد استغنیٰ عن الخلق۔

فائدہ

امام جعفر صادقؑ فرماتے ہیں: اگر تم پر رمضان کی پہلی تاریخ مشتبہ ہو جائے تو گذشتہ سال تم نے جس دن کا روزہ رکھا تھا اس کا پانچواں دن یاد کرلو وہی پانچواں دن اس رمضان کا پہلا دن ہوگا۔ لوگوں نے پچاس سال تک کا امتحان کیا تو بالکل صحیح پایا[۱]۔

فائدہ

ج	و	ج	د	ز	و	د	ج	ه
۲	۲	۳	۱	۲	۴	۳	۳	۱

۷۰ مرتبہ ایک نشست میں یا دس دن تک ہر روز ۷ مرتبہ یا سات دن تک ہر روز دس مرتبہ پڑھے اور ہر مرتبہ اس

ه	د	ا	و	ب	د
۱	۲	۱	۳	۱	۲ ۲ ۲

کو آخر آیت تک دس مرتبہ تکرار کرے۔ (انشاء اللہ مراد جلد پوری ہوگی پہلے سے مراد طریق ختم یٰسین اور دوسرے سے "سلام قولا" ہے۔ مترجم)

خمین[۲] میں جسم تازہ

شہر خمین سے تین کیلومیٹر دور ایک امام زادہ کی قبر ہے تین سو سال قبل سیلاب کی وجہ سے یہ علاقہ ویران ہوگیا تھا۔ لوگوں نے امام زادہ کی قبر پر ایک سادہ سی مٹی کا مقبرہ

۱۔ عجائب المخلوقات ص۱۲۷۔ ۲۔ بانی جمہوری ایران امام خمینی مدظلہ کا وطن ہے۔

بنادیا تھا۔ ماہِ رمضان ۱۳۹۵ھ میں تقریباً ۱½ کیلومیٹر حصہ کو بلڈوزر کے ذریعے مسمار کر کے ازسرِنو اس کی تعمیر کرنی چاہی۔ بلڈوزر چلانے والے نے ایک مرتبہ دیکھا بلڈوزر خاموش ہو گیا ہے آگے نہیں بڑھ رہا ہے اسی کے ساتھ اس کی نظر ایک ہاتھ پر پڑی جو سامنے نمایاں تھا۔ یہ دیکھ کر وہ متحیر ہو گیا اور کافی دیر اسی عالم میں رہا۔ تھوڑی دیر کے بعد کچھ لوگ وہاں پہونچ گئے تو اس نے ان سے پورا قصہ بیان کیا۔ لوگوں نے علمائے خمین کو جا کر اطلاع دی۔ اس خبر کے ملتے ہی لوگوں کا ہجوم ٹوٹ پڑا اور سبھوں نے دیکھا کہ امام زادہ جناب عبداللہ ابن علی جو امام زین العابدینؑ کے احفاد سے ہیں ان کا بدن صحیح و سلامت ہے۔ سر و ریش کا ایک بال بھی نہیں گرا ہے البتہ کفن اتنا بوسیدہ ہو چکا تھا کہ ذرا سا ہاتھ لگانے پر مٹی ہو جاتا تھا لیکن جسم مبارک بالکل تازہ تھا اور تازہ خون اس سے نکل رہا تھا۔ ایک مرجع کی خدمت میں میں نے ایک شخص کو بیان کرتے سنا جو خود بھی دیکھنے گیا تھا کہ میں نے ان کے ہاتھ کو حرکت دی اور ہاتھ سر و گردن تک لے آیا۔ بازو بندھے ہوئے نہیں تھے گویا بالکل تازہ جسم تھا۔ ڈاکٹروں نے باقاعدہ تحقیق کر کے فیصلہ دیا کہ دو تین دن کے اندر مرے ہوئے انسان کے جسم کی یہ حالت ہوتی ہے۔ خمین و اطرافِ خمین کے تقریباً تیس ہزار لوگوں نے اس بدنِ مبارک کی زیارت کی اور شہر بانی کی طرف سے اس لاش کا فوٹو کھینچا گیا جس کو مرے ہوئے ہزار سال سے زیادہ عرصہ گزر چکا تھا۔ پھر لوگوں نے اس پر شاندار روضہ تعمیر کرنا شروع کر دیا۔ مؤلفِ کتاب نے بھی اس قبر کی زیارت کی ہے اور نیم ساختہ عمارت اور میت کی تصویر بھی دیکھی ہے۔

ختم مجرب

حاجت برآری کے لئے اس عمل کو جمعہ کے دن سے شروع کریں اور پہلے دن جس وقت اور جہاں پر پڑھا ہے روزانہ دس دن تک اسی وقت اور اسی جگہ پر پڑھیں، روزانہ سو مرتبہ

اس دُعا کو پڑھیں :

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ یَا مُفَتِّحَ الۡاَبۡوَابِ یَا مُقَلِّبَ الۡقُلُوۡبِ وَالۡاَبۡصَارِ وَ یَا دَلِیۡلَ الۡمُتَحَیِّرِیۡنَ وَیَا غِیَاثَ الۡمُسۡتَغِیۡثِیۡنَ تَوَکَّلۡتُ عَلَیۡکَ یَا رَبِّ فَاقۡضِ حَاجَتِیۡ وَاکۡفِ مُهِمِّیۡ وَلَا حَوۡلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الۡعَلِیِّ الۡعَظِیۡمِ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ اَجۡمَعِیۡنَ ۔

مؤلف فرماتے ہیں، یہ دُعا اور ختم جناب شیخ بہائی رحمتہ اللہ علیہ سے منقول ہے اور اس کی کافی تعریف کی گئی ہے۔ جو حضرات چاہیں گنجینۂ دانشمندان کا مطالعہ کریں وہاں تفصیل معلوم ہو جائے گی۔

عراقی

۱۔۔۔ آمد بدرت امیدواری کو را بجز از تو نیست کاری

تیرے دروازے پر ایسا امیدوار آیا ہے جس کو تیرے علاوہ کسی اور سے کوئی کام نہیں ہے۔

۲۔۔۔ محنت زدہ ای، نیازمندی خجلت زدہ ای، گناہ گاری

جو محنت زدہ نیازمند ہے اور شرمندہ و گنہگار ہے۔

۳۔۔۔ از گفتہ خود سیاہ روئے وز کردہ خویش شرمساری

اپنے کہے پر سیاہ رو اور اپنے کئے پر شرمندہ ہے۔

۴۔۔۔ شاید ز در تو باز گردد نومید چنیں امیدواری

کیا ہو سکتا ہے ایسا امیدوار تیرے در سے نا امید واپس جائے؟

معما باسم جمال

ما در میان مجلس رنداں نشستہ ایم از صاف و درد مجلسیان دست شستہ ایم

مشکلات العلوم میں اس کا حل اس طرح بیان کیا ہے: مجلس کے درمیان (ما) بڑھاتے

مجالس ہو جائے گا اور جب اس کا صاف یعنی میم جو اوپر ہے اور درد یعنی سین جو نیچے ہے ہٹا دیجئے تو "جمال" بن جائے گا۔

معما باسم ہود

اسی کتاب میں ہے : مشہور نے نقل کیا ہے کہ حضرت علیؑ سے پوچھا گیا کیا کوئی نام بطور قرآن سے برآمد ہو سکتا ہے ؟ فرمایا ہاں ، ومامن دابۃ الا ھو آخذ بناصیتھا سے لفظ ہود نکلتا ہے اس طرح کہ لفظ (ہو) جب دابۃ کے پیشانی — یعنی دال — کو پکڑے تو ہود ہو جائیگا۔

معما باسم جلال

۱ — چیست ان نام کہ بر حرف نخستش الفی   گر زیادت کنی ان خسرو دین دال شود

۲ — در فصیحی بخرد باقی ان نام بزرگ   بزبان بر گذراند بہ یقین لال شود

ترجمہ :- وہ کون سا نام ہے کہ جس کے پہلے حرف کے شروع میں الف بڑھا دیا جائے تو دال ہو جائے اور اگر باقی نام (پہلے حرف کو چھوڑ کر) کو کوئی اپنی زبان پر جاری کرے تو یقیناً لال ہو جائے۔

حل :- ابجد کے حساب سے الف کے ایک اور جیم کے تین ہوتے ہیں لہٰذا اگر جلال کے پہلے الف بڑھا دیا جائے تو الف و جیم مل کر دال ہو جائیں گے اس کے بعد باقی لال بچے گا۔

معما باسم قدیم (از والد مؤلف)

۱ — قامت چو شود ضمیمہ یم   نام احد است نہ بیش نہ کم

ترجمہ :- اگر قامت یم کا ضمیمہ ہو جائے تو خدا کا نام بے کم و کاست ہو گا۔

حل :- قامت کے معنی قد کے ہیں جب یم کے پہلے قد بڑھایا جائے گا تو قدیم ہو جائے گا جو خدا کا نام ہے۔

لغز

١۔ درکلام خداست یک کلمہ	کہ بہ شش حرف یافتہ تعیین
٢۔ کہ نماید ز آسمان کمال	حرفہا بش بصورت پروین
٣۔ گاہ یک آیتہ است وگاہی نصف	گہہ آیتہ بقول روح امین
۴۔ باز گویند مطلق آیت نیست	علمائے کرام ائمہ دین
۵۔ ہر کہ از جان و دل شود طالب	یابد او را در اول یٰسین

ترجمہ: ۔ خدا کے کلام میں ایک چھ حرفی کلمہ ہے جس کے حروف آسمان سے بصورت کہکشاں کمال دکھاتے ہیں کہیں تو وہ ایک مکمل آیت ہے اور کہیں آدھی آیت ہے اور بقول جبرئیل کہیں تین آیت ہے، پھر بھی علمائے کرام اور ائمہ دین کہتے ہیں کہ وہ مطلق آیت نہیں ہے۔ جو شخص دل و جان سے طالب ہوگا وہ سورۂ یٰسین کے ابتدائی آیات میں پائے گا۔

حل: ۔ اس کلمے سے مراد "الرحمٰن" ہوسکتا ہے کیونکہ یہ چھ حرفی ہے اور باعتبار اجتماع و روشنائی حروف و دوائر بصورت کہکشاں بھی ہے۔ سورۂ رحمان میں ایک آیت الرحمٰن اور خشی الرحمٰن بالغیب میں آدھی آیت ہے اور چونکہ اس کے اندر الر، حم، ن ہے اور یہ تینوں الگ الگ آیت ہیں لہٰذا یہ تین آیات پر مشتمل ہے اور اس اعتبار سے کہ اس کے حروف، حروفِ تہجی کے اسلوب پر واقع ہیں لہٰذا یہ آیت نہیں ہے۔ واللہ العالم

لغز در اسم عثمان

حروفہ معدودۃ خمسۃ	اذا مضی حرف تبقیٰ ثمان

یعنی اس میں گنے چنے پانچ حرف ہیں۔ اگر ایک۔ پہلا۔ حرف گرادیا جائے ثمان

بنتا ہے۔ عثمان سے ع ہٹا دو تو شمان بن جائے گا۔

لغز باسمِ یوسُف

زیعقوب بشکن ولی پاشنہ   بجائش بنہ بہ دلی پاش نہ

یعقوب سے توڑ — یعنی نکال دو — دو یعنی پاشنہ — پاشنہ کو عربی میں عقب (ایڑی) کہتے ہیں — جب اس سے عقب نکال دیا گیا تو "یو" باقی بچا اب اس کی جگہ "بہی" رکھ دو — بہی کو سفرجل کہتے ہیں — لیکن پاش نہ لیکن سفرجل کا پیر — یعنی رجل — نہ رکھنا صرف "سف" رکھنا اب دونوں کو ملایا تو "یوسف" ہوگیا۔

شرف الشمسُ

یابدوح یاسبُوح یاقدوس

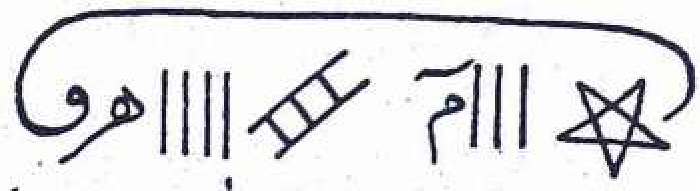

بدوح اللہ الملک لا الہ الا ھو: وھو اللہ الملک لا الہ الا ھو

۱۔ صفر و سہ الف کشیدہ مدی برسر   میمی کج و کول نرد بانی در بر

۲۔ باچہار الف و ہائے وادی معکوس   اینست نام خدائے اکبر

ترجمہ:۔ صفر اور تین کھڑا الف اس کے سر پر چھری ٹیڑھا میم اور بغل میں سیڑھی۔ چار الف کے ساتھ اور ہ واو معکوس یہ ہے خدائے اکبر کا نام — یہ اوپر بنی ہوئی شکل کا نام شرف الشمس ہے۔ اہلِ دُعا اور اس علم عظیم کے جاننے والوں کے نزدیک شرف شمس اور اس سے استخراج کیے جانے والے اسماء کی بہت اہمیت ہے۔

محمدؐ و علیؑ

عرفاء و اہلِ طریقت کے نزدیک شرف شمس سات حروف ہیں جو محمدؐ اور علیؑ میں ہیں لیکن علوم غریبہ کے جاننے والے کہتے ہیں، ان سات حرفوں میں ایک حرف اللہ ہے، اور چھ دوسرے حروف وہ ہیں جو سورۂ فاتحہ میں نہیں ہیں اور وہ حروف اسمائے قمر کے نام سے مشہور ہیں اور اسمائے قمریہ ہیں:

ف	ج	ش	ث	ظ	خ	ز
فرد	جبار	شکور	ثابت	ظہیر	خبیر	زکی

اس کے بعد آقائے شیخ بہائیؒ کے اشعار نقل کئے گئے ہیں جن کو بخوف طوالت چھوڑ دیا گیا ہے[1]۔

نہج البلاغہ

میں ہے (لوگوں کے) دلوں میں کبھی اقبال ہوتا ہے کبھی ادبار۔ جب دل متوجہ ہوں تو ان کو نوافل پر آمادہ کرو اور جب متوجہ نہ ہوں تو صرف فرائض پر اکتفا کرو۔

سورۂ حمد کے اسماء

۱۔ فاتحۃ الکتاب ۲۔ ام الکتاب ۳۔ الحمد ۴۔ السبع ۵۔ المثانی ۶۔ الوافیہ ۷۔ الکافیہ ۸۔ الاساس ۹۔ الشفا ۱۰۔ الصلاۃ۔ سورۂ فاتحہ کی فضیلت میں اس طرح آیا ہے: محمد بن مسعود عیاشی نے اپنے اسناد کے ساتھ اپنی کتاب میں تحریر کیا ہے: حضور سرور کائناتؐ نے جابر بن عبداللہ انصاری سے فرمایا: اے جابر کیا میں تم کو سب سے

۱۔ کشف الہدایہ

افضل سورۃ کو نہ بتاؤں جس کو خدا نے نازل فرمایا ہے؟ جابر نے کہا: میرے ماں باپ آپ پر فدا ہو جائیں ضرور مجھے تعلیم دیجئے! راوی کہتا ہے پھر حضورؐ نے جابر کو سورۃ حمد کی تعلیم دی۔ پھر فرمایا: اے جابر کیا اس کے بارے میں تم کو خبر نہ دوں؟ جابر نے کہا (میرے ماں باپ آپ پر فدا ہو جائیں) ہاں! اس پر سرکار نے فرمایا: یہ موت کے علاوہ ہر مرض کیلئے شفاء ہے۔

سلمہ بن محرز نے امام جعفر صادقؑ کے حوالے سے نقل کیا ہے کہ حضرت نے فرمایا جس کو حمد سے شفاء نہ ہو اس کو کسی چیز سے شفاء نہیں ہو سکتی۔[1]

ہر چیز کی دُعاء

۱۔ آگے بیان کئے جانے والے اسماء کو اگر بلا فصل دیتے ہوئے ایک نشست میں ایک ہزار مرتبہ پڑھا جائے تو اسی وقت اثر ظاہر ہو گا چاہے جس مقصد کے لئے پڑھا جائے۔

۲۔ اور اگر کسی بادشاہ سے خوف ہو اور ان اسماء کو بارہ مرتبہ پڑھے تو اس سے محفوظ ہو جائے گا اور وہ اسماء یہ ہیں۔

بطوشیا بلموشیا قہارا[2]

اسی کتاب میں یہ بھی لکھا ہے: اگر تم اپنے والدین یا کسی نبیؑ کو خواب میں دیکھنا چاہو تو شبِ پنجشنبہ یا شبِ جمعہ وضو کر کے سورۃ والشمس، واللیل، والقدر، والحجر، والاخلاص والمعوذتین کو پڑھو اس کے بعد محمدؐ وآلِ محمدؐ پر سو مرتبہ درود پڑھو انشاء اللہ تمہارا مقصد حاصل ہو جائے گا۔

---

[1] مجمع البیان [2] منتخب قوامیس الدرر

فائدۂ جلیلہ

محبت اور بادشاہوں وحکام کی مہربانی کے لئے نوچندی جمعرات کو اللہ اکبر ز لکھے اور لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّابِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ ز لکھے اس کے بعد ھ ح ا د پر تین دن لٹکا دے پھر جب تک یہ آپ پر بندھا رہے گا آپ کی اطاعت ہوگی آپ کی نافرمانی نہیں ہوگی اور سانپ بچھو، درندوں سے کوئی گزند نہیں پہونچے گا اور نہ کسی ایسی چیز سے گزند پہونچے گا جس کو خدا نے خلق کیا ہے۔ یہ اس فن کے اکابرین کا مجرب ہے[1]۔

مرحوم ملا حبیب اللہ کاشانی اپنی کتاب منتخب قوامیس الدررمیں اصل قاعدے کو تحریر کرکے فرماتے ہیں: اقول قولہ ز اور قولہ ھ الخ سے مراد" اپنے بازو پر باندھو" ہیں: کیونکہ اوپر لکھے ہوئے حروف ابجدی کلمات کے مراتب کی طرف اشارہ ہیں اور نیچے لکھی ہوئی گنتیاں ان کلمات کے حروف کے مراتب کی طرف اشارہ ہیں۔ مثلاً" ز ساتویں کلمے کی طرف اشارہ ہے جیسے کہ اس کے نیچے لکھا ہوا الف اس کلمے کے پہلے حروف کی طرف اشارہ ہے۔ اسی طرح عین پانچویں کلمے کی طرف اشارہ ہے اور اس کے نیچے اگر حرف کا اشارہ مقصود ہوگا تو (۲) لکھا جائے گا یعنی سعفص میں دوسرے نمبر پر ہے۔ جیسے کہ ضاد آٹھویں کلمے کے ۔ یعنی ضظغ کے ۔ پہلے نمبر کی طرف اشارہ ہے۔ پس تیسرے مرتبہ کی طرف ح سے اور پہلے نمبر پر ہونے کو الف سے ظاہر کیا گیا اور دال پہلے کلمے کے چوتھے نمبر پر واقع ہے اور کاف چوتھے کلمے کے پہلے نمبر پر ہے۔ خلاصہ یہ ہے کہ حروف" عضدک" سعفص، ضظغ، ابجد، کلمن میں واقع ہے۔ اس قاعدے سے اس کتاب کے سارے رموز حل ہوجائیں گے۔

---

[1] خزائن

فرق

توبہ کے معنی مخالفت چھوڑ کے موافقت کرنا ہے اور **انابتہ** کے معنی خدا کی طرف رجوع کرنا ہے۔ لہٰذا یہ بہتر ہے۔

فائدہ

امام جعفر صادقؑ فرماتے ہیں: جس کی روزی کم ہو اور اس کے دن سختی سے گزر رہے ہوں یا دنیا یا آخرت کی کوئی اہم حاجت در پیش ہو تو درج ذیل دعا کو سفید کاغذ میں اس طرح لکھے کہ تمام اسمائے شریفہ ایک سطر میں آجائیں اور سورج نکلتے وقت اس کو پانی میں ڈال دے۔ انشاء اللہ وہ ضرورت پوری ہو جائے گی۔ دعا یہ ہے:

بِسْمِ اللّٰہِ الرحمٰن الرحیم اَلْمَلِكُ الْحَقُّ الْمُبِيْنُ مِنَ الْعَبْدِ الذَّلِيْلِ اِلَى الْمَوْلَى الْجَلِيْلِ سَلَامٌ عَلٰی محمدؐ وعلیؑ وفاطمہؑ والحسنؑ والحسینؑ وعلیؑ ومحمدؑ وجعفرؑ وموسیٰؑ وعلیؑ ومحمدؑ وعلی والحسن والقائمؑ سیدنا ومولانا صلوات اللہ علیہم اجمعین رَبِّ مَسَّنِیَ الضُّرُّ وَالْخَوْفُ فَاكْشِفْ ضُرِّیْ وَاٰمِنْ خَوْفِیْ بِحَقِّ محمدٍ وَّاٰلِ محمدٍ وَاَسْئَلُكَ بِكُلِّ نَبِیٍّ وَّوَصِیٍّ وَصِدِّيْقٍ وَّشَهِيْدٍ اَنْ تُصَلِّیَ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ محمدٍ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ اِشْفَعُوْا لِیْ يَا سَادَاتِیْ بِالشَّانِ الَّذِیْ لَكُمْ عِنْدَ اللّٰہِ فَاِنَّ لَكُمْ عِنْدَ اللّٰہِ لَشَاْنًا مِنَ الشَّانِ فَقَدْ مَسَّنِیَ الضُّرُّ يَا سَادَاتِیْ وَاللّٰہُ اَرْحَمُ الرَّاحِمِيْنَ۔

فائدہ

حُرُوفِ نُورانی سے مُراد وہ حروفِ مقطعات ہیں جو سوروں کے شروع میں ہیں اور یہ حروف مکرر کو حذف کرنے کے بعد ۱۴ بچتے ہیں جن کا مجموعہ "صراط علی حق نمسکہ" ہوتا ہے[1]۔

---

1. خزائن

زبر و بیّنہ

فائدہ: حرفِ کامل وہ کہلاتا ہے جس کے زبر و بینات برابر ہوں اور وہ حرف سین ہے کیونکہ اس کا زبر "س" ہے جس کے عدد (۶۰) ہیں اور اس کے بینات ی، ن ہیں۔ ان کے بھی عدد (۶۰) ہیں۔ باقی جتنے حروف ہیں یا تو ان کا زبر ہمیشہ زیادہ ہوتا ہے جیسے ذال یا بیّنات زیادہ ہوتا ہے جیسے میم۔

خلفائے بنی عبّاسؑ

السفاح

ولادت	وفات	خلافت
۱۰۳	۱۳۶	۱۳۲ھ

المنصور

ولادت	خلافت	وفات
۹۴	۱۳۶	۱۵۸

المھدی

ولادت	خلافت	وفات
۱۲۶	۱۵۸	۱۶۹

الھادی

ولادت	خلافت	وفات
۱۴۴	۱۶۹	۱۷۰

ھارون

ولادت	خلافت	وفات
۱۴۸	۱۷۰	۱۹۳

الامین

ولادت	خلافت	وفات
۱۷۰	۱۹۳	۱۹۸

المامون

ولادت	خلافت	وفات
۱۷۰	۱۹۸	۲۱۸

المعتصم

ولادت	خلافت	وفات
۱۸۰	۲۱۸	۲۲۷

الواثق باللہ

ولادت	خلافت	وفات
۱۹۵	۲۲۷	۲۳۳

المتوکل علی اللہ

ولادت	خلافت	قتل
۲۰۳	۲۳۲	۲۴۷

المنتصر باللہ

ولادت	خلافت	وفات
۲۲۳	۲۴۷	۲۴۸

المستعین باللہ

ولادت	خلافت	وفات
۲۱۷	۲۴۸	۲۵۲

المعتز

ولادت	خلافت	قتل
۲۱۳	۲۵۲	۲۶۰

المہتدی باللہ

ولادت	خلافت	قتل
۲۱۳	۲۵۵	۲۵۶

المعتمد

ولادت	خلافت	وفات
۲۴۶	۲۵۶	۲۷۹

المعتضد باللہ

ولادت	خلافت	وفات
۲۵۰	۲۷۹	۲۸۹

المکتفی باللہ عنداللہ

ولادت	خلافت	وفات
۲۴۸	۲۸۹	۲۸۹

المقتدر باللہ

ولادت	خلافت	قتل
۲۸۵	۲۹۵	۳۲۰

القاہر باللہ

ولادت	خلافت	خلع	وفات
۲۸۷	۳۲۰	۳۲۲	۳۳۹

الراضی باللہ

ولادت	خلافت	وفات
۲۹۷	۳۲۲	۳۲۹

المتقی باللہ

ولادت	خلافت	وفات	کحل
۲۹۸	۳۲۹	۳۵۷	۳۳۳

المستکفی باللہ

ولادت	خلافت	وفات	کحل
۲۹۲	۳۳۳	۳۳۸	۳۳۴

المطیع لامراللہ

ولادت	خلافت	خلع	وفات
۳۰۰	۳۳۴	۳۶۳	۳۶۴

الطائع بامراللہ

ولادت	خلافت	خلع	وفات
۳۲۰	۳۶۳	۳۸۱	۳۹۳

القادر باللہ

ولادت	خلافت	وفات
۳۳۵	۳۸۱	۴۲۲

القائم باللہ

ولادت	خلافت	وفات
۳۹۱	۴۲۲	۴۶۷

المقتدی باللہ

ولادت	خلافت	وفات
۴۵۷	۴۶۷	۴۸۷

المستظہر باللہ

ولادت	خلافت	وفات
۴۷۰	۴۸۷	۵۱۲

المسترشد

ولادت	خلافت	وفات
۴۸۵	۵۱۲	۵۲۹

الراشد

ولادت	خلافت	وفات
۴۸۸	۵۲۹	۵۳۱

المقتفی لامراللہ

ولادت	خلافت	وفات
۴۸۹	۵۳۱	۵۵۵

المستنجد باللہ

ولادت	خلافت	وفات
۵۱۸	۵۵۵	۵۶۶

المستضیٔ بنوراللہ

ولادت	خلافت	وفات
۵۳۶	۵۶۶	۵۷۵

الناصر

ولادت	خلافت	وفات
۵۵۶	۵۷۵	۶۲۲

الظاہر

ولادت	خلافت	وفات
۵۷۲	۶۲۲	۶۲۳

المستنصر

ولادت	خلافت	وفات
۵۸۹	۶۲۴	۶۴۰

المستعصم

وفات	خلافت	ولادت
۶۵۶ (خون)	۶۴۰	۶۱۰

بنی عباس کے خلفاء کی تعداد سینتیس ۳۷ تھی۔ سب سے پہلے سفاح اور سب سے آخر میں مستعصم خلیفہ ہوئے۔ مستعصم کی خلافت تقریباً ۱۶ سال رہی ہے۔ بظاہر ہلاکو خاں کے ہاتھوں اس کا ملک برباد ہوا اور اسی کے بعد سلطنت بنی عباس کا خاتمہ ہو گیا۔[۱]

میاں بیوی کی موافقت

میں نے بعض کتابوں میں پڑھا ہے۔ میاں بیوی کے ناموں کو ابجد کے حساب سے جمع کر کے ۹ سے تقسیم کر دو۔ اگر ایک باقی رہے تو شادی و ہمبستری کے بعد طلاق ہوگی۔ اگر دو ۲ باقی بچیں تو موافقت ہوگی اور اس شادی میں خیر و برکت ہوگی۔ اگر تین بچیں تو ابتدا میں منحوس ہے لیکن آخر میں توفیق و سعادت رزق و اولاد میں زیادتی ہوگی۔ اگر چار بچیں تو دونوں میں علیحدگی ہوگی چاہے کافی دنوں کے بعد ہو۔ اگر پانچ بچے تو یہ اچھی شادی ہے اس میں خیر و برکت ہے۔ اگر چھ ۶ بچے تو بہت منحوس اور تنگی رزق کا سبب ہے۔ اگر سات بچے تو موافقت ہوگی اور خیر و برکت کا سبب ہوگا۔ اگر آٹھ بچے تو برا، منحوس و خراب ہے۔ اگر نو بچے تو بہت منحوس تنگیٔ رزق کا سبب ہوگا لیکن یہ شادی طویل ہوگی۔ و اللہ العالم۔

بدنِ انسان کے عجائب

انسانی بدن کے عضلات کا مجموعہ ۴۵۰ ۲۴۳ ہڈیاں ہیں۔

---

[۱] کشکول بہائی رحمہ اللہ کے بعض چاپ میں ہے۔

دل روزانہ ۱۱۰۰۰۰ بار دھڑکتا ہے اور ۱۰۵۲ لیٹر خون کو بدن میں پہونچاتا ہے سرخ و سفید ذرات کی تعداد ۲۵ ٹریلین ہے۔

بدن کی کھال کی سطح ۱/۵ میٹر مربع ہے۔ چھوٹی آنت کی لمبائی ۸ میٹر اور اس کا قطر ۳ سینٹی میٹر ہے اور بڑی آنت کی لمبائی ۱/۵ میٹر اور اس کا قطر ۱۰ سینٹی میٹر ہے۔

شبکہ چشم میں ۷۵ ملیون موجود ہیں۔ ایک مرد ۸۰ کیلو گرام کا وزن رکھتا ہے۔ اس کا مغز ۱۳۷۵ گرام ہوتا ہے۔ ہر ایک گردے کا وزن ۱۶۰ گرام کا ہوتا ہے۔

مختلف اطلاعات

انسانی بدن کے عضلات کا مجموعہ ۴۵۰ جوڑا ہے اور ہڈیوں کے جوڑ کا مجموعہ ۲۴۳ ہڈیاں ہیں۔ انسانی دل روزانہ ۱۱۰/۰۰۰ بار دھڑکتا ہے اور ۱۰۵۲ لیٹر خون بدن میں پہونچاتا ہے اور وہ سُرخ و سفید ذرات جو خون میں ہوتے ہیں ان کی مقدار ۲۵ ٹریلون ہے صرف گردوں میں ۲۰۰ ملیون نالیاں ہوتی ہیں۔ انسانی بدن کے کھال کی سطح ۱/۵ میٹر مربع ہے۔ چھوٹی آنتوں کی لمبائی ۸ میٹر اور اس کا قطر ۳ سینٹی میٹر ہے لیکن بڑی آنتوں کی لمبائی ۱/۵ میٹر اور اس کا قطر دس سینٹی میٹر ہوتا ہے جب کہ چشم میں ۷۵ ملیون سلول ۔ اس زندہ وحساس و متحرک وجود کو کہتے ہیں جو زندہ موجودات کے بدن کا اصلی عنصر ہوتا ہے ۔ موجود ہیں۔ ایک مرد ۸۰ کیلو گرام وزن رکھتا ہے اور اس کے مغز کا وزن ۱۳۷۵ گرام اور ہر ایک گردے کا وزن ۱۶۰ گرام ہوتا ہے۔

کا ادری

۱۔ ان چیست کہ نصف ربع او پنج بود — وفق عادش دوائے ہر رنج بود

۲۔ سہ ثلث ۔ ربع خل ۔ ربع اورا بشل — چوں جمع کنی کلید ہر گنج بود

اس کا حل معلوم نہیں کرسکا۔

ایضاً

ام موسیٰ را اگر خواہی بدانی آشکار ہمچو لفظ (وفا) باشد در مثلث قاف آں
گر ازیں مصرع نیابی پس ازیں مصرع بیاب فاتح اقفال باشد خمس ربع کاف آں

یہ پہیلی بھی مجھ سے حل نہیں ہوسکی۔ مؤلف سے پوچھا تو انہوں نے بھی اظہارِ عجز کیا۔

ادبی شاہکار

ایک دن عبدالملک بن مروان کچھ اپنے مخصوص لوگوں کے ساتھ ایک جگہ بیٹھا ہوا تھا۔ اتفاقاً اپنے دوستوں کو مخاطب کرکے کہنے لگا کہ تم میں کوئی ایسا ہے جو حروفِ تہجی کے اعتبار سے بدنِ انسانی کے نام گنوادے۔ اگر تم میں سے کوئی ایسا کرے تو میں ذمہ واری لیتا ہوں کہ مجھ سے جو مانگے گا وہ دوں گا۔ سوید بن غفلہ جو اپنے زمانے کے زبردست فصحا میں شمار ہوتا تھا اس نے کہا یہ کام میں انجام دے سکتا ہوں۔ عبدالملک نے کہا بیان کرو۔ سوید نے کہا: الف، بطن، ترقوہ، ثغر، جمجمہ، حلق، خد، دماغ، ذکر، رقبہ، زند، ساق، شغہ، صدر، ضلع، طحال، ظہر، عین، غبغبہ، فم، قفا، کف، لسان، منخر، نغنوغ، وجہہ، ہامہ، ید۔

سوید کے ختم کرتے ہی ایک شخص کھڑا ہوگیا اس نے کہا: میں دوبار حروفِ تہجی کے اعتبار سے انسانی بدن کے نام شمار کرسکتا ہوں! عبدالملک ہنسا اور سوید سے کہا، سنو! یہ شخص کیا کہہ رہا ہے؟ سوید نے کہا، اے امیر! میں تین بار گنوا سکتا ہوں۔ عبدالملک یہ بات سن کر مبہوت ہوگیا اور کہنے لگا بیان کرو۔ سوید نے کہا: الف، اسنان، اذن۔ بطن، بصر، بز۔ ترقوہ، تمرہ، تنبیہہ۔ ثغر، ثنا، ثدی۔ جمجمہ، جنب، جبہہ۔ حلق، حنک، حاجب۔ خد، خنصر، خاصرہ۔ دبر، دماغ، دردر۔ ذقن، ذکر، ذراع۔ رقبہ، راس، رکبہ۔ زند، زب، زردمہ۔

جب سوید یہاں تک پہونچا تو عبدالملک کو تعجب کی وجہ سے ہنسی آگئی۔ سوید نے دوبارہ شروع کیا۔ ساق، سرہ، سبابہ۔ شعر، شعو، شارب۔ صدغ، صدر، صلعہ۔ ضلع، ضفیرہ، ضرس۔ طحال، طرد، طنبریز۔ ظہر، ظفر، ظنبوت۔ عین، عنق، عاتق۔ غبغب، غلصمہ، غنہ۔ کف، کتف، کعب۔ لسان، لحیہ، لوح۔ منکب، منخر، مرفق۔ نغنوع، ناب، نن۔ ہامہ، ہیف۔ ہیئتہ۔ وجہ وخبہ، ورک۔ یمین، یسار، یا نوح۔ یہاں تک پہونچ کر اٹھا اور عبدالملک کے سامنے زمینِ ادب کو چوما اور ہر طرف سے احسنت، احسنت کی آوازیں آنے لگیں۔ عبدالملک نے بھی اپنا وعدہ پورا کیا اور جو بھی سوید نے چاہا اس نے دیا۔[1]

بُڑھیا کا قرآن سے گفتگو

عبداللہ بن مبارک کہتے ہیں: میں نے بیت اللہ کی زیارت سے واپسی پر ایک بُڑھیا کو دیکھا۔ اس کو جب سلام کیا تو اس نے کہا: سلام قولا من رب الرحیم

میں نے کہا: اس بیابان میں اکیلی کیا کر رہی ہو؟

جواب دیا: مَن یضلل اللہ فلا ھادی لہ۔ میں سمجھ گیا کہ راستہ بھول گئی ہے۔

سوال:۔ کہاں جا رہی ہو؟ کدھر کا قصد ہے؟

جواب:۔ سبحان الذی اسریٰ بعبدہ لیلا من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ۔ میں سمجھ گیا کہ بیت اللہ کی زیارت کر کے اب بیت المقدس کی زیارت کیلئے جا رہی ہے اسلئے سوال کیا

سوال:۔ کتنے دنوں سے اس بیابان میں بھٹک رہی ہو؟

جواب:۔ ثلاث لیالٍ سویا۔ میں سمجھا تین رات مسلسل گزر چکی ہے پھر سوال کیا؟

سوال:۔ کھانا پانی اس جنگل میں کہاں سے کھاتی پیتی ہو؟

جواب:۔ ھو یطعمنی ویسقین۔ یعنی میرا خدا کھلاتا پلاتا ہے۔ پھر پوچھا۔

---

[1] کشکول بہائی ج ۲

سوال :۔ اب تک اس جنگل میں وضو کیسے کرتی تھیں ؟

جواب :۔ فان لم تجدوا ماءً فتیمموا صعید اطیبا۔ معلوم ہوگیا کہ تیمم کیا کرتی ہیں ؟ پھر پوچھا۔

سوال :۔ کچھ کھانے کو جی چاہ رہا ہے ؟

جواب :۔ ثمّ اتموا الصیام الی اللیل ! معلوم ہوگیا روزے سے ہیں ۔ میں نے پھر سوال کیا۔

سوال :۔ یہ ماہِ رمضان نہیں ہے ۔ (پھر کیوں روزہ سے ہیں ؟)

جواب :۔ فمن تطوع خیرا فان اللہ شاکر علیم معلوم ہوگیا نفلی روزہ ہے ۔ میں نے پھر پوچھا۔

سوال :۔ آپ کیوں ساری باتیں قرآن سے کر رہی ہیں ؟

جواب :۔ ما یلفظ من قول الّا لدیہ رقیب عتید : میں نے پھر سوال کیا۔

سوال :۔ آپ کس قبیلے سے تعلق رکھتی ہیں ؟

جواب :۔ ولا تقف مالیس لک بہ علم ۔ میں سمجھ گیا میرا سوال بے محل تھا لہٰذا میں نے کہا مجھے معاف کر دیجئے۔

جواب :۔ لا تثریب علیکم الیوم یغفر اللہ لکم ۔ میں نے پھر کہا آپ کا جی چاہے تو میرے اونٹ پر بیٹھ جائیے آپ کو میں قافلہ تک پہونچا دوں گا ۔

جواب :۔ وما تفعلوا من خیر یعلمہ اللہ ۔ میں سمجھ گیا راضی ہیں ۔ میں نے اونٹ کو بٹھایا تو فوراً جواباً کہا : قل للمومنین یغضوا من ابصارھم ۔ میں نے آنکھیں نیچی کر لیں اور عرض کیا آپ سوار ہو جائیے ۔ جب وہ سوار ہونا چاہتی تھیں اونٹ اٹھ گیا اور ان کے کپڑے پھٹ گئے تو فوراً ہی فرمایا وما اصابکم من مصیبۃ فبما کسبت ایدیکم ۔ میں نے دوبارہ اونٹ کو بٹھایا اور متوجہ رہا کہ کہیں دوبارہ پھر نہ اٹھ جائے ۔ فوراً کہا سبحان الذی سخر لنا ھٰذا وما کنّا لہ مقرنین ۔ پھر میں نے اونٹ کی مہار پکڑ کر زور زور سے حدی خوانی کرنے لگا اور اونٹ کو بہت تیز ہنکانے لگا کہ اتنے میں میرے کانوں میں آواز آئی واقصد فی مشیک واغضض من صوتک ۔ میں خاموش ہوگیا اور اونٹ کو آہستہ آہستہ لے چلنے لگا۔ اس نے یہ آیت پڑھی فاقرؤا ما تیسر من القرآن میں نے کہا: لقد اوتیت

خیراکثیرا - جواب دیا۔ وما یذکر الا اولوا الالباب ۔ تھوڑا راستہ طے کرنے کے بعد میں نے پوچھا!

سوال :- کیا آپ کے شوہر موجود ہیں ؟ فوراً ہی کہا :

جواب :- یاایھا الذین اٰمنوا لا تسئلوا عن اشیاء ان تبد لکم تسؤکم ۔ میں سمجھ گیا کہ بے موقع سوال تھا لہٰذا خاموش ہو گیا یہاں تک کہ قافلہ تک پہونچ گیا۔ میں نے کہا یہ مکہ کا کارواں ہے کیا اس میں آپ کا کوئی رشتہ دار یا قرابت دار ہے ؟

جواب :- المال والبنون زینۃ الحیوۃ الدنیا۔ میں سمجھ گیا اس میں ان کے لڑکے موجود ہیں لہٰذا کہا :

سوال :- آپ کے لڑکے کیا کام کرتے ہیں ؟

جواب :- وعلامات وبالنجم ھم یھتدون ۔ میں سمجھ گیا کہ ان کے بچے قافلوں کی رہنمائی کرتے ہیں ۔اسی لئے کہا :

سوال :- آپ کے لڑکوں کا نام کیا ہے ؟

جواب :- واتخذ واابراھیم خلیلا ، وکلّم اللّٰہ موسیٰ تکلیما ، یایحییٰ خذ الکتاب بقوۃ ۔ میں سمجھ گیا کہ بچوں کے نام ابراہیم ، موسیٰ ، یحییٰ ہیں ۔ لہٰذا ہر اک کا نام لے کر آواز دی ۔ سب آگئے تو ماں نے کہا : فابعثوا احدکم بورقکم ھٰذہ الی المدینۃ فلینظر ایھا ازکیٰ طعاما فلیات برزق منہ ۔ ان میں سے ایک گیا اور کھانا لے آیا ۔ اس عورت نے کہا ۔ کلوا واشربوا ھنیا بما اسلفتم فی الایام الخالیۃ میں نے کہا جب تک ان معظمہ کے بارے میں معلوم نہ کروں گا کھانا نہیں کھاؤں گا تو لڑکوں نے کہا چالیس سال سے میری ماں سوائے قرآن کے گفتگو نہیں کرتی ۔ عبداللہ بن مبارک کہتے ہیں ، میں نے اس عورت کو آفریں کہا اور دریائے حیرت میں غرق ہو گیا[۱] ۔ مترجم ، دیگر کتابوں سے پتہ چلتا ہے کہ یہ معظمہ جناب فضہ تھیں جو شاہزادی فاطمہ زہرا[ع] کی کنیز تھیں ۔ (۱ ۔ مستطرف)

حدیث سلسلۃ الذہب

اصطلاحاً "سلسلۃ الذہب" کا ایک مطلب یہ بھی ہے کہ جس حدیث کا تمام سلسلہ سند مشتمل برائمہ ہو اور اس میں کوئی غیر معصوم نہ ہو ــــ اسی طرح جس حدیث کا تمام سلسلہ سند مشتمل بر بزرگان و علماء ہو اس کو سلسلۃ الفضّۃ کہتے ہیں۔ ؎

۱ ــــ ای انکہ نہ ای بیش زیک قطرہ منی　　زنہار مکن باہمگان کبر و منی

۲ ــــ دانی کہ چہ گفت ان رسولِ مدنی　　مَنْ اَکْرَمَ عَالِمًا فَقَدْ اَکْرَمَنِیْ

ترجمہ:۔ اے انسان جو ایک قطرہ منی سے زیادہ نہیں ہے سب کے ساتھ تکبر و انانیت نہ برتا کر۔ کیا تجھے معلوم نہیں کہ رسولِ خداؐ نے کیا فرمایا ہے۔ ارشاد ہے جو عالم کا اکرام کرے گا اس نے (گویا) میرا اکرام کیا۔

مُردوں کو خواب میں دیکھنا

اگر آپ کسی میت کو خواب میں دیکھنا چاہتے ہیں تو سوتے وقت یہ دعا پڑھیئے:۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اَللّٰھُمَّ اَنْتَ الْحَیُّ الَّذِیْ لَا یُوْصَفُ وَالْاِیْمَانُ یُعْرَفُ مِنْہُ۔ مِنْکَ بَدَاتِ الْاَشْیَاءُ وَاِلَیْکَ تَعُوْدُ مَا اَقْبَلَ مِنْھَا کُنْتَ مَلْجَائُہٗ وَمَنْجَاہُ وَمَا اَدْبَرَ مِنْھَا لَمْ یَکُنْ لَہٗ مَلْجَاءٌ وَمَنْجَاءٌ مِنْکَ اِلَّا اِلَیْکَ فَاَسْئَلُکَ بِلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَسْئَلُکَ بِبِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ وَبِحَقِّ حَبِیْبِکَ مُحَمَّدٍ سَیِّدِ النَّبِیّٖنَ وَبِحَقِّ عَلِیٍّ خَیْرِ الْوَصِیِّیْنَ وَبِحَقِّ فَاطِمَۃَ سَیِّدَۃِ نِسَاءِ الْعَالَمِیْنَ وَبِحَقِّ الْحَسَنِؑ وَالْحُسَیْنِ الَّذِیْنِ جَعَلْتَھُمَا سَیِّدَیْ شَبَابِ اَھْلِ الْجَنَّۃِ اَنْ تُصَلِّیَ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَاَنْ تُرِیَنِیْ مَیِّتِیْ فِی الْحَالِ الَّتِیْ ھُوَ فِیْھَا۔[1]

---

[1] منتخب نوامیس الدرر

خواب میں انبیاء کی زیارت
اور مُردوں کا دِیدار

سوتے وقت سورۃ واللیل، والشمس، والقدر، قل اعوذ برب الفلق، قل اعوذ برب الناس، توحید، قل یا ایہا الکافرون سب کو ایک ایک مرتبہ پڑھ کر سَو مرتبہ قل ہو اللہ اور سَو مرتبہ درود شریف پڑھ کر — مردوں کو دیکھنے والی دُعا جو اس سے پہلے ذکر کی گئی ہے — پڑھے اَللّٰھم انت الحیّ الذی الخ اور داہنی کروٹ لیٹ جائے انشاء اللہ مراد حاصل ہوگی۔

نمازِ حاجت

۱ — اگر کسی شخص سے یا خدا سے کوئی حاجت رکھتا ہو تو پہلے دو رکعت نمازِ حاجت پڑھے پھر یہ دعاء: بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم۔ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الحلیمُ الکریمُ سُبحان اللّٰہِ العرشِ العظیم الحمد للّٰہ ربِّ العالمین اَسْئَلُكَ مُوجِبَاتِ رَحْمَتِكَ وَعَزَائِمَ مَغْفِرَتِكَ وَالغَنِیْمَۃَ مِنْ کُلِّ بِرٍّ وَّالسَّلَامَۃَ مِنْ کُلِّ شَرٍّ لَا تَدَعْ لِیْ ذَنْبًا اِلَّا غَفَرْتَہٗ وَلَا ھَمًّا اِلَّا فَرَّجْتَہٗ وَلَا حَاجَۃً ھِیَ لَكَ رِضًا اِلَّا قَضَیْتَھَا یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ۔

۲ — جو شخص ان آیات کو لکھے: وَلَقَدْ فتنا سلیمان وَاَلْقَیْنَا عَلٰی کرسیہ جَسَدًا ثُمَّ اناب، قال رَبِّ اغفرلی وَھَبْ لی مُلْکًا لَا ینبغی لَاحدٍ من بعدی اِنَّكَ اَنْتَ الوھاب، وسخرنا له الریح تجری بامرہ رخاء حیث اصاب والشیاطین کل بنّاء وغوّاص واٰخرین مقرنین فی الاصفاد ھٰذا عطاءُنا فامنن او امسك بغیر حساب اور اسی کے ساتھ یہ بھی لکھے یا رزاق ائتینی بالرزق اِنَّكَ اَنْتَ الوَھَّاب — ان دونوں کو لکھ کر باندھے تو انشاء اللہ ہر طرف سے اس کے پاس دنیا آئے گی۔

حکایت

بحرین کا ایک سیدھا سادہ آدمی اپنے ساتھیوں کے ساتھ مکہ معظمہ حج کرنے گیا۔ واپسی میں ساتھیوں نے کہا، آتش جہنم سے آزادی کا پروانہ لیا کہ نہیں؟ اس نے کہا: کیا تم لوگوں نے لے لیا؟ سب نے کہا ہاں ہاں لے لیا۔ وہ وہاں سے مکہ واپس آیا اور میزاب طلا کے نیچے کھڑے ہو کر کہا: خدایا مجھے بھی پروانۂ آزادی مرحمت فرما! تھوڑی ہی دیر کے بعد میزاب سے ایک رقعہ گرا جس پر سونے کے پانی سے بہت صاف طرح سے لکھا تھا۔ فلاں شخص آتشِ جہنم سے آزاد کیا گیا۔

فائدہ

اگر برف میں سوراخ کر دیا جائے اور اس میں کافور بھر دیا جائے پھر آگ لگا دی جائے تو برف جلنے لگے گی۔

فائدہ

اہلِ عدد جب کسی شکل کو عدد سے بھر دیتے ہیں تو نقش پر کرنے کے بعد اس شکل کو لوح اور اس شکل کے ہر خانے کو بیت اور کاتب کے داہنے سے بائیں طرف جانے والی لکیر و سطر کو سطر عرضی اور اوپر سے نیچے آنے والی سطر کو سطر طولی کہتے ہیں۔

سورۂ یاسین

حضرت رسولِ خداؐ سے روایت ہے کہ جو شخص سورۂ یٰسین کو صبح کے وقت پڑھے گا وہ شام تک خوش و خرم رہے گا اور جو شام کو پڑھے گا وہ صبح تک خوش و خرم رہے گا۔ اگر کسی کو کوئی رنج یا غم درپیش آ جائے تو سورۂ یاسین کی تلاوت کر کے یہ دعا پڑھے:۔

سُبْحَانَ الْمُفَرِّجِ عَنْ كُلِّ مَهْمُوْمٍ، سُبْحَانَ الْمُنَفِّسِ عَنْ كُلِّ مَدْيُوْنٍ سُبْحَانَ مَنْ جَعَلَ خَزَائِنَهٗ بَيْنَ الْكَافِ وَالنُّوْنِ اِنَّمَا اِذَا اَرَادَ شَيْئًا اَنْ يَقُوْلَ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ فَسُبْحَانَ الَّذِيْ بِيَدِهٖ مَلَكُوْتُ كُلِّ شَيْئٍ وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ يَا مُفَرِّجَ الْغَمِّ فَرِّجْ۔

اشعار در مدح حضرت علیؑ

۱۔۔۔ زکی سری سنی و نی	وقی ، بہی ، علی ، خبیر
۲۔۔۔ شفیع ، سمیع ، سنیع ، مطیع	ربیع ، منیع ، رفیع ، وفور
۳۔۔۔ شہید ، سدید ، سعید شدید	رشید ، حمید ، فرید ، ھصور
۴۔۔۔ حبیب ، لبیب ، حسیب ، نسیب	ادیب ، اریب ، نجیب ، ذکور
۵۔۔۔ عظیم ، علیم ، حکیم ، حلیم	کریم ، حمیم ، رحیم ، شکور
۶۔۔۔ جمیل ، جلیل ، کفیل ، نبیل	اثیل ، اصیل ، دلیل ، صبور
۷۔۔۔ خلیف ، شریف ، لطیف ، ظریف	حصیف ، منیف ، عفیف ، غیور

من خواص اسمِ علیؑ

اسمِ علی کے خواص میں سے یہ بات ہے کہ وہ ہر اسم میں موجود ہے اور یہ دلیل ہے کہ آپ کی قیمومیت ہر شئے پر ہے اور ہر شئے میں ظہور ہے۔ چنانچہ بعض اہلِ حروف نے لکھا ہے: کسی بھی اسم کو چھ گنا کر دیجئے ۔۔۔ مثلاً احد کے ۱۳ عدد ہیں۔ جب چھ گنا کیا تو ۷۸ ہو گئے ۔۔۔ پھر حاصل میں ایک کا اضافہ کر دیجئے ۔۔۔ ہماری مثال میں ۷۹ ہو گئے ۔۔۔ اس کے بعد اس کو دس میں ضرب دیدیجئے ۔۔۔ ہماری مثال میں ضرب دینے کے بعد ۷۹۰ ہو گئے۔ اس کے بعد بیس۲۰ سے تقسیم کر دیجئے جو باقی بچے ۔۔۔ ہماری مثال میں ۱۰ باقی بچے ۔۔۔ اس کو گیارہ میں ضرب دیدیجئے۔ اسم علیؑ آجائے گا۔ ہماری مثال میں ضرب دیا تو ۱۱۰ ہو گئے اور یہ عدد

علی کا ہے۔

معمّا باسمِ علیؑ از والدِ مؤلفؒ

۱ — گر کہ میخواہی رہی جانا تو از ہر شور و شر	نام ہر موجود را اندر حساب آور پسر
۲ — روستا [illegible] ب اندر حاصل مجموع کن	بعد ازاں پنجی بیفزا بر سرش اے پرہنر
۳ — پس ازآں مطروح کن ہر دہ کہ اندرآں بود	مابقی را ضرب کن در بست و دو پس کن نظر
۴ — کان عدد نام نکوی وارث پیغمبر است	آنکہ چہر نیکویش خوشتر بداز شمس و قمر

ترجمہ :- اے میرے دوست اگر تم ہر شور و شر سے محفوظ رہنا چاہتے ہو تو اے لڑکے ہر موجود کے نام کو حساب کے اندر لاؤ۔ روستا بمعنی دیہات اور دیہات کے عدد ۲۰۴ ہیں لہٰذا اس کو مترجم — کو حاصل مجموع میں ضرب دیدو پھر جو بھی آئے اس میں پانچ کا اضافہ کرکے اے صاحبِ ہنر اس کو دس سے تقسیم کردو جو باقی بچے اس کو ۲۲ میں ضرب دیدو تو وہ نیک نام برآمد ہو جائیگا جو وارثِ پیغمبرؐ ہے اور جس کا چہرہ چاند و سورج سے زیادہ اچھا ہے۔

معمّا باسمِ علیؑ از والدِ مؤلفؒ

۱ — یک معما گویم از بہر محک	نام کی باشد موافق با نمک

ترجمہ :- ایک معما امتحان کے لئے پوچھتا ہوں بتاؤ کس کا نام نمک کے موافق ہے؟

نمک کے عدد ۱۱۰ ہوتے ہیں اور یہی عدد حضرت علیؑ کے نام کا ہے۔

ا؎ قاعدہ از مترجم :- ایک اور قاعدہ بھی ہے جس کو میں نے گرونانک کے اشعار کی مدد سے وضع کیا ہے۔ طریقہ یہ ہے کہ کسی بھی اسم کو چوگنا کردو مثلاً احد کے ۱۳ عدد ہیں اس کو چوگنا کردیا تو ۵۲ ہو گئے پھر اسمیں ۲دو کا اضافہ کردو مثلاً ۵۴ ہو گئے اب اس کو پانچ میں ضرب دیدیجئے تو ۲۷۰ ہو گئے اسکو بیس۲۰ سے تقسیم کرکے جو بھی باقی بچے اس کو گیارہ میں ضرب دیدیجئے اب بیس۲۰ سے تقسیم دینے کے بعد دس۱۰ بچے گیارہ میں ضرب دیدیجئے ۱۱۰ ہو جائیں گے اور اگر گیارہ میں ضرب دیکر آٹھ بڑھا دیجئے تو امام حسنؑ کا نام آجائے گا۔ اور اگر ۱۲ میں ضرب دیکر آٹھ بڑھا دیا جائے تو امام حسینؑ کا نام نکل آئے گا۔ اور اگر ۱۳ کو باقی میں ضرب دیکر ۵ بڑھا دیا جائے تو جنابِ فاطمہؑ کا نام نکل آئے گا۔ اور اگر باقی کو ۹ میں ضرب دیکر حاصل ضرب میں دو کا اضافہ کردیا جائے تو نام محمدؐ نکل آئے گا۔ اسی طرح پوری کائنات میں پنجتن کا وجود و قیومیت ثابت ہوتی ہے اور اشارہ ملتا ہے کہ انہیں کے طفیل میں کائنات خلق کی گئی ہے۔

معما باسم سلیمان از والدِ مؤلف

سِین و لامے گر بیفزائی تو بر اسم یمان — میشود نام نکوی حشمت اللہ زماں

اگر یمان پر تم س اور ل بڑھادو تو سلیمان ہو جائے گا۔

لذّت ترکِ لذّت

۱— اگر لذت ترک لذت بدانی — دگر لذت نفس لذت ندانی

۲— سفرہائے علوی کند مرغ جانت — گر از چنبر از بازش نشانی

۳— ولیکن ترا صبر عنقا نباشد — کہ در دام شہوت بگنجشک مانی

۴— تو ایں صورت خود چناں میپرستی — کہ تا زندہ ای رہ بمعنی ندانی

۵— دریغ آیدت ہر دو عالم خریدن — اگر قدر نقدی کہ داری بدانی

۶— ہمی حاصلت باشد از عمر باقی — اگر ہمچنینش بآخر رسانی

۷— بگو ناید از زندگانی بدستت — چہ افتاد تا صرف شد زندگانی

۸— چناں میروی ساکن و خواب در سر — کہ میترسم از کاروان بازمانی

۹— وصیت ہمین است جان برادر — کہ ضایع مکن عمر تا میتوانی

۱۰— ہمہ عمر تلخی کشید ست سعدی — کہ نامش برآمد بشیرین زبانی

معجون برائے حافظہ

ابو علی ابن سینا نے جو معجون بنایا ہے وہ قوت حافظہ کے لیئے بہت مؤثر ہے۔ ایک بہت بڑا فائدہ اس کا یہ ہے کہ اگر کوئی مسلسل ایک ہفتہ کھائے تو عمر بھر کی بھولی ہوئی چیزیں یاد آجائیں گی اور اس کی قوتِ حافظہ اتنی زیادہ ہو جائے گی کہ لوگ اس کو نجومی کہنے لگیں گے۔

اور اگر دو ہفتہ کھائے تو حافظہ درجۂ کمال پر پہونچ جائے گا اور وہ یہ ہے :۔ ۱؎ کندر رومی سفید۔ ۲؎ قلفل سفید۔ ۳؎ سعد ہندی۔ ۴؎ زعفران خالص۔ یہ چاروں چیزیں دس دس درم۔ مغز پستہ اور مویز سیاہ پانچ پانچ درم۔ سب کو کوٹ ڈالیں اور چھان کر شہد خالص کے ساتھ دو دو دُرم روزانہ کھالیا کریں ۱؎۔

عبدالملک کی مہمانداری

اموی خلیفہ عبدالملک بن مروان نے ایک دن بہت سے لوگوں کی دعوت کی اور انواع و اقسام کی غذائیں دسترخوان پر سجائی گئیں۔ خود عبدالملک بھی کھانے پر موجود تھا۔ کھانے کے بعد سبھوں نے تعریف و توصیف شروع کردی کہ اس سے زیادہ خوش مزہ اور اتنی زیادہ ہم لوگوں نے زندگی میں نہیں کھائی ـــــ مجلس کے آخر سے ایک بدو کھڑا ہوگیا اور اس نے کہا، جہاں تک غذا کی فراوانی کا تعلق ہے وہ درست ہے لیکن جہاں تک لذت کا سوال ہے میں نے اس سے زیادہ لذیذ غذا کھائی ہے۔ تمام حاضرین ہنسنے لگے کیوں کہ کسی کو یہ یقین نہیں آرہا تھا کہ خلیفہ کے دسترخوان سے زیادہ لذیذ غذا کسی نے دیکھی ہے۔

عبدالملک نے بدو کو قریب بلا کر کہا: جب تک تم دلیل نہیں پیش کروگے ہم تمہاری بات تسلیم نہیں کریں گے۔ بدو نے کہا میرے باپ سے میراث میں چند خرمے کے درخت ملے تھے اور وہ خرمے بہت مزہ دار تھے۔ ایک گورخر ان خرموں پر لاگو ہوگیا تھا۔ جب بھی خرمے پکتے تھے وہ آکر کھا جاتا تھا۔ میں ایک دن تیر و کمان لے کر درختوں کے قریب اس گورخر کے انتظار میں بیٹھ گیا۔ اس دن اتفاق سے وہ بہت دیر کرکے آیا۔ آتے ہی میں نے نشانہ لے کر اس کو تیر مارا اور چوں کہ میں بہت بھوکا تھا لہٰذا اس کا پیٹ چاک کرکے اس کے

۱؎ یہ نسخہ ایک خطی کتاب سے لکھا گیا ہے۔

ناف کو نکالا اور لکڑی جمع کرکے آگ روشن کی اور ناف کو اس پر رکھ دیا اور میں اتفاقاً سو گیا۔ ظہر کے قریب سورج کی تپش سے میری آنکھ کھل گئی۔ اٹھا اور آگ الگ کرکے ناف کو نکالا وہ کباب بن گیا تھا۔ اس کو آگ و مٹی سے الگ کرکے تھوڑے سے خرمے لے آیا۔ ناف کے اوپر سے خاکستر کو الگ کرکے گوشت و چربی میں خرما رکھ کر کھانے لگا۔ اے عبدالملک میں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ اس سے لذیذ تر غذا میں نے اب تک نہیں کھائی اور اس کی لذت میں اب تک نہیں بھولا ہوں۔

شعر کی قسمیں

ہر ملک میں اپنے سلیقہ و ذوق کے حساب سے شعر کی مختلف قسمیں قرار دی گئی ہیں۔ ارسطو نے شعر کو ۹ نو قسموں پر تقسیم کیا ہے۔ ۱؎ حماسہ ۲؎ غزل ۳؎ مدح ۴؎ ہجو ۵؎ مرثیہ۔ ۶؎ ہزل ۷؎ ہزلیات جدی ۸؎ نوحہ ۹؎ فکاہی۔

ایرانی ادب میں اغراض شعر کی ۱۶ سولہ قسمیں ہیں۔ ۱؎ مدح ۲؎ مرثیہ ۳؎ وصف ۴؎ تصوّف ۵؎ اخلاقیات ۶؎ فلسفی ۷؎ روانی ۸؎ عاشقانہ ۹؎ خمریات ۱۰؎ مناظرہ ۱۱؎ حسب حال ۱۲؎ مفاخرہ وحماسہ ۱۳؎ شکوائیہ ۱۴؎ اعتذاریہ ۱۵؎ ہجو، ہزل، مطایبہ ۱۶؎ پہیلی، معما، مادہ تاریخ۔

انواع شعر

۱؎ بیت ۲؎ رباعی ۳؎ قطعہ ۴؎ مثنوی ۵؎ قصیدہ ۶؎ غزل ۷؎ مسمط ۸؎ ترجیع بند۱؎

فائدہ اہلسنت کے درمیان جو صحاح ستہ مشہور ہیں اور جس پر عمل کرنا وہ لوگ واجب جانتے ہیں ان کی تفصیل یہ ہے: ۱؎ محمد بن اسماعیل جعفی بخاری کی صحیح ۲؎ ابی الحسین

۱؎ دائرۃ المعارف

مسلم بن الحجاج النیشاپوری کی صحیح ۳؎ ابو داؤد سلیمان بن اشعث سجستانی کی کتاب ۴؎ ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی کی کتاب ۵؎ کتاب نسائی ۶؎ موطا مالک۔

کہا جاتا ہے کہ حدیث میں سب سے پہلی کتاب امام مالکؒ کی موطا ہے۔ امام شافعیؒ کہتے ہیں: قرآن مجید کے بعد موطا امام مالک سے زیادہ صحیح کتاب میں نے نہیں دیکھی۔ اس کے بعد صحیح بخاری پھر صحیح مسلم ہے۔ لیکن عموم اہلسنت کے نزدیک سب سے زیادہ صحیح صحیح بخاری ہے۔۱؎

اشعار شیخ بہائیؒ

اے بادِ صبا بہ پیام کسی — چہ بشہر خطا کاراں برسی
بگذر بمحلہ مہجوران — وز فتنہ نفس ز خدا دوراں
انگاہ بگو بہائی زار — کہ ای نامہ سیاہ خطا کردار
ای عمر تباہ خطا پیشہ — تا چند زنی تو بپا ریشہ
تا کی باشی بسیار گناہ — ای مجرم و عاصی نامہ سیاہ
شد عمر تو شصت و ہمان پستی — وز بادۂ لہو و لعب مستی
گفتم کہ مگر برسی بر، سی — یابی خود را دانی چہ کسی
درسی، درسی ز کلامِ خدا — رہبر نشدت بطریق ہدیٰ
از سی بجہل چہ شدی واصل — جز جہل ز جہل نشدت حاصل
اکنوں کہ بشصت رسیدت سال — یک دم نشدی فارغ ز وبال
در راہِ خدا قدمی نزدی — بر لوح گنہ رقمی نزدی
مستی ز علائق جسمانی — رسوا شدہ ای دنی دانی

۱؎ خزائن۔

Najafi Cassette Library
Book Section
Bait-ul-Sajjad,
opp: Nishter Park,
Soldier Bazar Karachi

از غرور ببر پیوند !   خود را بشکستہ دلاں در بند
ہر شیشہ شکست شود ابتر   جز شیشۂ دل کہ شود بہتر
ای ساقی بادہ روحانی   برہانم ز علائق جسمانی
یک لمحہ ز عالم نورم بخش   یک جرعہ ز آب طہورم بخش
کز سر فگنم بصد آسانی   ایں کہنہ لحاف ہیولانی

موعظہ

ایک حکیم سے لوگوں نے پوچھا آپ کیسے ہیں؟ اس نے کہا اس شخص کا کیا حال پوچھتے ہو جو روزانہ ایک منزل موت سے قریب ہو رہا ہے۔

خبر پر عمل کے شرائط

ہر خبر میں کم سے کم پانچ باتوں کی ضرورت ہوا کرتی ہے۔ ۱۔ صدور یعنی یہ اطمینان ہونا کہ یہ امام سے صادر ہوئی ہے اور یہ بنیادی شرط ہے۔ ۲۔ مطلب پر دلالت کرتی ہو یا مطلب میں ظہور رکھتی ہو۔ ۳۔ اس سے ہمارے علماء نے اعراض نہ کیا ہو بلکہ اس پر عمل کیا ہو۔ ۴۔ جہت صدور صحیح ہو یعنی محمول بر تقیہ نہ ہو۔ جہت صدور کی صحت اس بات سے معلوم ہو جاتی ہے کہ وہ علمائے اہل سنت کے فتاویٰ کے خلاف ہو۔ ۵۔ اس خبر کا کوئی معارض نہ ہو یعنی اس کے خلاف دوسری کوئی روایت نہ ہو۔

کتاب جعفریات

اس کتاب میں ایک سند سے ایک ہزار روایات موجود ہیں، اور اہل بیت کے آثار میں یہی ایک کتاب ہے جو دستبرد زمانہ سے محفوظ ہے۔ اس کی نظیر اہل سنت

کے یہاں نہیں ہے۔ چونکہ روایت منتہی ہوتی ہے چھٹے امام تک اس لئے "جعفریات" اور راوی محمد ابن محمد اشعث ہے اس لئے "اشعثیات" بھی کہتے ہیں۔

صاحبِ وسائل کا قاعدہ

جب آپ نے کوئی روایت کتب اربعہ ـــ کافی، تہذیب، استبصار، من لا یحضرہ الفقیہ متر جم ـــ سے نقل کی ہے تو فقط مؤلف کا نام لکھا ہے اور کتاب کا نام مشہور ہونے کی وجہ سے نہیں لکھا مثلاً لکھتے ہیں قال الکلینیؒ یا قال محمدؒ بن یعقوب۔ لیکن اگر کسی اور کتاب سے روایت نقل کی ہے چاہے وہ کتب اربعہ کے مصنفین ہی کی ہو تو اس کتاب کا بھی نام لکھا ہے۔

فائدہ

اگر کوئی چاہے کہ ۲۴ گھنٹے میں شراب سرکہ ہو جائے تو شراب کے مٹکے میں ایک چقندر ڈال دے۔ ۲۴ گھنٹے میں سرکہ ہو جائے گی۔

حدیث

ایک مرتبہ حضرت علیؑ مسجد کوفہ میں تشریف فرما تھے کہ ایک شامی نے کھڑے ہو کر کچھ مسائل پوچھے ان میں ایک سوال یہ بھی تھا کہ ان چھ نبیوں کو بتایئے جن کے دو دو نام تھے۔ آپ نے فرمایا: یوشع بن نون انھیں کو ذوالکفل کہتے ہیں۔ ۲۔ یعقوب یہی اسرائیل ہیں۔ ۳۔ خضر و ملیقا ایک ہیں۔ ۴۔ یونس و ذوالنون ایک ہی شخص کا نام ہے۔ ۵۔ عیسیٰ و مسیح۔ ۶۔ محمدؐ و احمدؐ صلوات اللہ علیہم اجمعین۔

احوالِ جسم و رُوح

حضرت علیؑ نے فرمایا: جسم کی چھ حالتیں ہیں: ۱۔صحت ۲۔ مرض ۳۔ موت ۴۔ حیات ۵۔ نیند ۶۔ بیداری۔ اسی طرح روح کی بھی چھ حالتیں ہیں۔ علم اس کی زندگی، جہل موت ہے، مرض شک ہے اور صحت یقین ہے۔ اس کی نیند غفلت اور یقین حفظ ہے۔

حافظہ

اگر آپ روزانہ کھانے کے ساتھ رائی کا استعمال رکھیں تو حافظہ زیادہ ہو گا۔[۱]

جانورانِ حلال و حرام گوشت کی پہچان

اسلام میں تمام گوشت خور حیوان حرام اور گھاس کھانے والے حیوان زیادہ تر حلال ہیں۔ اسی طرح ناخن دار حیوان تمام کے تمام حرام ہیں اور کھر رکھنے والے حیوان حلال اور کچھ مکروہ ہیں جیسے گھوڑا، خچر وغیرہ۔

حرام و حلال مچھلی کی شناخت

چھلکے دار مچھلی حلال اور بے چھلکے والی حرام ہے۔ اسی طرح زیادہ تر وہ مچھلی جس کے دم کے دونوں کنارے برابر ہوں حلال ہیں اور جس کے برابر نہ ہوں وہ حرام ہیں۔

حرام و حلال پرندے

جو پرندے اڑتے وقت اپنے پروں کو اوپر نیچے کرتے رہتے ہیں وہ حلال ہیں جیسے

۱۔ طب الرضاؑ

جیسے کبوتر وغیرہ اور جو ایک طرح سے اڑتے چلے جاتے ہیں وہ حرام ہیں جیسے گدھ وغیرہ۔

پرندوں کے حلال و حرام انڈے

پرندوں کے انڈے اگر دونوں طرف برابر ہوں تو حرام اور برابر نہ ہوں تو حلال ہیں۔

اچھے و خراب انڈے کی پہچان

مرغی کے انڈے کو دو انگلیوں کے بیچ میں لے کر سورج یا روشنی کے سامنے کر کے دیکھئے۔ اگر صاف و روشن ہو تو تازہ ہے اور اچھا ہے اور اگر اس کا رنگ مٹیالا یا دھبے دھبے ہیں تو پرانا اور گندہ ہے[1]۔

قاعدۂ جفر

علمائے جفر و تکسیر نے لکھا ہے کہ جب کوئی امر مہم درپیش ہو اور اس کی اچھائی یا برائی معلوم کرنا چاہیں تو اپنے مطلب کو کسی زبان میں تحریر کریں، ویسے بہتر ہے کہ عربی میں لکھیں۔

نوٹ:۔ یہاں چند اصطلاحیں سمجھ لیں تاکہ مطلب آسان ہو جائے ۔۔۔ مترجم

۱۔ زبر و بینہ :۔ کسی بھی لفظ کو ملفوظی صورت میں لکھا جائے تو پہلا حرف زبر اور بعد والے بینہ کہلاتے ہیں۔ مثلاً سین میں س زبر ہے اور ی اور ن بینہ ہیں۔

۲۔ بسط ملفوظی :۔ کسی حرف کو اس کے زبر و بینہ کے ساتھ لکھا جانا مثلاً (ع کو "ع ی ن" لکھنا بسط ملفوظی ہے۔

۳۔ حروفِ ملفوظی :۔ جن حروف میں ایک زبر و دو بینہ ہو مگر کوئی مکرر نہ ہو جیسے ا، ج، د، ذ، ک، ل، س، ع، غ، ص، ض، ق، ش۔ یہ تیرہ حروف ملفوظی کہلاتے ہیں مترجم

---

[1] بازار دانش۔

۴۔ **حروفِ ملبوبی** :۔ جن حروف میں ایک زبر اور دو بینہ ہو۔ مگر زبر، بینہ میں پھر آگیا ہو مثلاً م۔ ن۔ وٗ ۔۔ یہ حروف صرف تین ہیں ۔۔۔ مترجم

۵۔ **حروف مسروری** :۔ ان حروف کو کہتے ہیں جن کا بینہ الف ہو مثلاً ر، ز، ح، خ، ب، ت، ث، ط، ظ، ف، ہ، ی۔ یہ حروف ۱۲ ہیں ۔۔۔ مترجم

۶۔ **تکسیر** :۔ مکرر حروف کو حذف کر دینا۔

۷۔ **صدر موخر** :۔ تکسیر کے بعد جو عبارت بچے اس میں سب سے آخری حرف کو پہلے لکھے پھر پہلے والے کو پھر آخری سے پہلے والے کو پھر پہلے کے بعد والے کو۔ اسی طرح پوری عبارت لکھ ڈالے۔

زمام :۔ مقدم و موخر کرتے کرتے جب پہلی سطر مکرر آجائے تو اس کو زمام کہتے ہیں۔ اب قاعدہ یہ ہے۔ جو مطلب ہے اس کے تمام حروف کو زبر و بینہ کے ساتھ لکھنے کے بعد ترتیب وار مکرر حروف کو گرادے پھر حروفِ ملفوظی، ملبوبی، مسروری کو الگ الگ لکھے۔ پھر ایک حرف ملفوظی ایک ملبوبی ایک مسروری کو ترتیب وار ایک سطر میں لکھے۔ مگر ملبوبی چونکہ صرف تین حروف ہیں اس لئے جب یہ ختم ہو جائیں تو پھر انہیں کو مکرر لکھے یہاں تک کہ تمام حروف ختم ہو جائیں تو پھر مکرر کو گرا کر صدر موخر کریں اور بعض حضرات اس کے برعکس کرتے ہیں اور یہ کام کرتے رہیں یہاں تک کہ زمام ہاتھ آجائے۔ زمام کے صحیح ہونے کا طریقہ یہ ہے کہ اگر پہلی سطر بینہ آگئی ہے تو عمل میں کوئی غلطی نہیں کی ہے ورنہ کہیں نہ کہیں اشتباہ ضرور ہے۔ اس کے بعد تکسیر کے ہر سطر کا پہلا حرف بالترتیب لکھ لو اور ہر سطر کا آخری حرف بھی لکھ لو اس سے مطلب نکل آئے گا۔

مثال :۔ " اعظم یغلب علے اخیہ معظم ام ینکسر عنہ " اس عبارت کی تقطیع اس طرح ہوگی: ا ع ظ م ی غ ل ب ع ل ا ا خ ی ہ م ع ظ م ا م ی ن ک س ر ع ن ہ ۔ اب بسط ملفوظی کیا۔

بسط ملفوظی :- ال ف ع ی ن ظ ا م ی م ی ا غ ی ن ل ا م ب ا ع ی ن ل ا مً
ال ف ال ف خ ا ی ا ہ ا م ی م ع ی ن ظ ا م ی م ال ف م ی م ی ا ن
و ن ک ا ف س ی ن ر ا ع ی ن ن و ن د ا ۔ اب مکرر حروف کو گرانے
کے بعد یہ حروف باقی بچیں گے ۔

ال ف ع ی ن ظ م غ ب خ ہ و ک س ر ۔ اب اس کے حروف ملفوظی،
ملبوبی، مسروری الگ الگ یہ ہیں :

ملفوظی (ال ع غ ک س) ملبوبی (ن م د) مسروری (ف ی ظ ب
خ ہ ر : اب ترتیب دیجئے ان ف ل م ی ع و ظ غ ن ب ک م خ
س د ہ ا ن ر = اب مکرر کو گرا کر یہ حروف بچے ان ف ل م ی ع و ظ
غ ب ک خ س ہ ر ــــ اب ان کی زمام کے لئے صدر مؤخر کیجئے ۔

ر ا د ن س ف خ ل ک م ب ی غ ع ظ د
و ر ظ ا ع ہ غ ن ی س ب ف م خ ک ل
ل و ک ر خ ظ م ا ف ع ب ہ س غ ی ن
ن ل ی د غ ک س ر ہ خ ب ظ ع م ف ا
ا ن ف ل م ی ع و ظ غ ب ک خ س ہ ر

آخری سطر زمام کی ہے ۔ اب تکسیر کی ہر سطر کا پہلا حروف لے کر زمام سے ملا دیجئے مقصد نکل آئے گا اور اگر اتفاق سے مطلب نہ نکلے تو سطور تکسیر کے ہر پہلے حرف کو جو لکھا ہے ان کی بسط تکسیر کرلو اور مکرر کو گرا کر ہر حرف کے کسور تسعۃ کو لے لو اور جو آئے اس کو حروفِ تہجی میں لکھ لو اس کے بعد پھر مکرر کو گرا دو یا مکرر کا بسطِ تکسیر کرلو جیسا کہ بیان کیا جا چکا ہے ۔ اب بسطِ تکسیر کے بعد سطور تکسیر کے آخری حرفوں سے مطلب نکل آئے گا ۔ واللہ العالمؒ ــــــ (مادہ چوب ویک سنگ)

لطیفہ

ایک آدمی نے آکر دروازہ کھٹکھٹایا۔ مالک نے نوکر سے کہا ذرا دیکھو کون ہے ؟ نوکر دیکھ کر آیا اور کہا جناب عالی ! آپ کے چچا ہیں۔ مالک نے کہا، ارے دروازہ کیوں نہیں کھولا ؟ نوکر نے کہا، آپ نے دروازہ کھولنے کے لئے نہیں کہا تھا۔ مالک کو بہت غصہ آیا کہا جا کر دیکھو ہیں کہ چلے گئے ؟ نوکر پھر گیا اور واپس آکر کہا دروازے کے پیچھے کھڑے ہیں۔ مالک نے کہا، ارے بے وقوف اب کی دروازہ کیوں نہیں کھولا ؟ نوکر نے کہا آپ نے دروازہ کھولنے کے لئے نہیں فرمایا تھا۔ مالک نے کہا اچھا جاؤ دروازہ کھول دو۔ نوکر نے جاکر دروازہ کھول دیا۔ مالک تھوڑی دیر منتظر رہا لیکن جب اس کے چچا نہیں آئے تو نوکر کو آواز دی، کیا کر آئے ؟ اس نے کہا دروازہ کھول آیا۔ مالک کو ضرورت سے زیادہ غصہ آگیا۔ کہا، ارے کمبخت جاکر کہہ تشریف لائیے۔ نوکر جب کہنے گیا تو مالک کا چچا جا چکا تھا۔

لطیفۂ شعری

گفتم صنما لعل لبانت نمکی — گفتا کہ چہ دانی نمکی تا نمکی
گفتم مرخصم بکن تا بمکم — گفتا کہ مرخصی نہ خیلے کمکی

ترجمہ :- میں نے کہا صنم تیرے لب نمکین ہیں۔ اس نے کہا تم کو کیا معلوم کہ نمکین ہیں جب تک کہ چوس نہ لو۔ میں نے کہا اجازت دو کہ چوسوں۔ کہا اجازت ہے مگر بہت کم نہ چوسنا۔

دُعائے حاجت

جس کو کوئی اہم دینی یا دنیاوی ضرورت درپیش ہو وہ دس دن تک روزانہ صبح کے بعد بغیر کسی سے بات کئے دس مرتبہ نیچے لکھی ہوئی دُعا کو پڑھ کر سجدے میں جاکر دعا مانگے

انشاء اللہ بہت جلد مراد پوری ہوگی۔ دعا یہ ہے:

یَا مُفَتِّحَ الْاَبْوَابِ یَا مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ وَالْاَبْصَارِ یَا دَلِیْلَ الْمُتَحَیِّرِیْنَ، یَا غِیَاثَ الْمُسْتَغِیْثِیْنَ، اَغِثْنِیْ تَوَکَّلْتُ عَلَیْکَ یَارَبِّ وَاُفَوِّضُ اَمْرِیْ اِلَیْکَ، لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی رُوْحِ مُحَمَّدٍ بَیْنَ الْاَرْوَاحِ وَعَلٰی جَسَدِہٖ بَیْنَ الْاَجْسَادِ وَعَلٰی قَبْرِہٖ بَیْنَ الْقُبُوْرِ وَعَلٰی اِسْمِہٖ بَیْنَ الْاَسْمَاءِ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ۔

بدن میں سوئی چبھونا

آیت مَا اَصَابَ مِنْ مُّصِیْبَةٍ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَاءِ اِلَّا فِیْ کِتَابٍ مِّنْ قَبْلِ اَنْ نَّبْرَاَھَا اِنَّ ذٰلِکَ عَلَی اللّٰہِ یَسِیْرٌ کو تین مرتبہ پڑھے اور ہر مرتبہ سوئی پر دم کرے پھر بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھ کر جسم میں سوئی چبھوئے۔ مطمئن رہے کہ احساس درد نہیں ہوگا۔

موتی اور یاقوت کو سُرخ کرنے کا طریقہ

موتی کو تراش کر چھ دن تک گدھے کے پیشاب میں رکھ دیجئے۔ یاقوت کی طرح سُرخ ہو جائے گا۔ اسی طرح اگر سفید یاقوت کو اونٹ کے پیشاب میں جوش دیدیجئے تو سُرخ ہو جائیگا۔[1]

امام حسینؑ کی کرامت

آیت اللہ حائری مرحوم (قدس سرہٗ) خاندانِ عصمت وطہارت سے خصوصاً حضرت امام حسینؑ سے بہت زیادہ توسل فرماتے تھے۔ انتہا یہ ہے کہ الحاج شیخ ابراہیم صاحب الزمانی تبریزی اوتادِ زمانہ کو روزانہ اپنے درسِ فقہ سے پہلے مجلس کے لئے معین کر دیا تھا۔ جب موصوف مجلس ختم کرتے تھے تب حضرت حائری منبر پر جاکر اپنا فقہ کہتے تھے۔ شبِ عاشور

---

[1] بازارِ دانش۔

آپ کے یہاں مجلس ہوتی تھی اور روز عاشور پیشانی پر مٹی مل کر آپ اہلِ علم کے جلوس کے آگے آگے ننگے پیر چلا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ آپ کے کسی قریب ترین شخص نے اس کی وجہ دریافت کی تو آپ نے ارشاد فرمایا: میرے پاس جو کچھ ہے وہ امام حسینؑ کا صدقہ ہے۔ اس کے بعد بیان فرمایا: ـــــ مؤلف کتاب نے اپنے سفر اراک میں دو موثق و عادل شخصوں سے اس واقعہ کو سنا ہے اور اس کو کتاب آثار الحجۃ (عج) کے جلد دوم صفحہ ۸۰۲ پر نقل کیا ہے۔ اسی کو بعینہٖ یہاں پر نقل کرتے ہیں ـــــ جس زمانے میں آیت اللہ حائری حوزہ علمیہ عراق کی سرپرستی فرماتے تھے اسی زمانے میں ایک مرتبہ اراک میں آقائے آیت اللہ حاجی آقا مصطفٰی کے گھر میں مقیم ہوئے تھے وہاں پر آیت اللہ حائری نے اپنا خواب بیان فرمایا تھا اور آقائے حاج دفتری ـــــ آیت اللہ حاج مصطفٰی محسنی کے جملہ امور کے مہتمم ـــــ جو کہ بہت ہی موثق و متدین تھے انہوں نے اس کو نقل کیا اور آیت اللہ حاج آقا حسن فرید محسنی نے بھی اس کی تائید فرمائی کہ آیت اللہ حائری نے اپنا یہ واقعہ بیان فرمایا۔ فرماتے ہیں:

جب میں کربلا میں تھا تو ایک رات میں نے خواب دیکھا کہ ایک شخص نے مجھ سے کہا: شیخ عبدالکریم اپنے کاموں کو نپٹا لو کیوں کہ تم تین دن کے بعد مر جاؤ گے۔ میں جب بیدار ہوا تو بہت ہی متحیر تھا یہ سوچ کر خواب کو ذہن سے نکال دیا کہ یہ صرف خواب و خیال ہے اس کی کوئی تعبیر نہیں ہے۔ یہ خواب میں نے شبِ سہ شنبہ میں دیکھا تھا۔ روز سہ شنبہ و چہار شنبہ کو مشغولِ درس و تدریس رہا اور اس خواب کو بھول گیا۔ روز پنجشنبہ تعطیل تھی اس لئے اپنے بعض دوستوں کے ساتھ سید جواد مرحوم کے باغ کی طرف نکل گیا اور وہاں کچھ دیر ٹہلے اور مذاکرۂ علمی میں مشغول رہے۔ دوپہر کا کھانا کھا کر تھوڑی دیر سو گیا۔ اسی وقت شدید قسم کا لرزہ مجھے لاحق ہوا۔ جو کچھ عبا اور اوڑھنے کی دیگر چیزیں تھیں دوستوں نے سب اوڑھا دیں۔ مگر میرا جسم لرزتا ہی رہا اور پھر بہت زوروں کا بخار چڑھا اور پھر رفتہ رفتہ مجھے احساس ہو گیا کہ میری حالت بہت گر گئی ہے۔ دوستوں سے کہا مجھے فوراً میرے گھر پہنچا دیجئے۔ دوستوں

نے سواری کا انتظام کر کے مجھے شہر لے آئے اور پھر میرے گھر پہنچا دیا۔ گھر پہنچ کر میں بالکل بے حال ہوگیا اور دفعتہً مجھے شب سہ شنبہ والا خواب یاد آیا اور میں نے اپنے میں موت کی تمام علامات محسوس کرلیں۔ ناگاہ میں نے دیکھا کہ دو آدمی میرے سامنے آئے۔ ایک میری داہنی طرف اور دوسرا بائیں طرف بیٹھ گیا اور آپس میں کہنے لگے اس کی موت آگئی ہے اب قبض کرنا چاہیئے۔ میں دل سے امام حسینؑ کی طرف متوجہ ہوا کہ آقا میں موت سے نہیں ڈرتا لیکن اس بات سے ڈرتا ہوں کہ میرا ہاتھ خالی ہے۔ میں نے ابھی کچھ نہیں کیا ہے اور نہ ہی زادِ راہ جمع کر سکا ہوں۔ آپ کو اپنی مادرِ گرامی صدیقہ طاہرہ کے حق کی قسم میری شفاعت فرمایئے کہ خدا میری موت کو کچھ دنوں کے لئے ٹال دے تاکہ اپنے لئے کچھ کرسکوں۔

ابھی میں نے یہ توسلِ قلبی کیا ہی تھا کہ دیکھا ایک شخص آیا اور ان دونوں سے کہنے لگا کہ سرکار سید الشہداء نے فرمایا ہے کہ شیخ عبدالکریم نے مجھ سے توسل کیا تھا اور میں نے بھی خدا سے شفاعت کی ہے کہ اس کی عمر بڑھا دے اور موت کو ٹال دے۔ خدا نے میری شفاعت قبول کرلی ہے لہٰذا تم لوگ قبضِ رُوح نہ کرو۔ انہوں نے آپس میں ایک دوسرے کو دیکھا اور آنے والے سے کہا سمعاً وطاعۃً اور وہاں سے وہ تینوں عالمِ بالا کی طرف صعود کر گئے۔ اس وقت میں نے محسوس کیا گویا میری حالت بہتر ہے اور خاندان والوں کی گریہ وزاری، نوحہ و بکا کی آوازیں میرے کانوں میں آنے لگیں۔ آہستہ سے میں نے ہاتھ بڑھا کر آنکھ کھولنی چاہی تو دیکھا آنکھوں پر پٹی بندھی ہے اور کسی چیز سے میرے چہرے کو ڈھانک دیا گیا ہے۔ میں نے چاہا پیروں کو سکوڑوں معلوم ہوا وہ بھی بندھے ہوئے ہیں۔ پھر میں نے اپنے ہاتھ کو بڑھایا کہ منہ پر جو چیز پڑی ہے اس کو ہٹا دوں تو میں نے سنا کہ وہ لوگ کہہ رہے تھے ارے خاموش خاموش گریہ بند کرو ابھی حرکت باقی ہے۔ میرے چہرے سے کپڑا ہٹا کر آنکھوں کو کھولا پھر پیروں کو کھولا۔ میں نے ہاتھ سے اشارہ کیا کہ مجھے پانی پلاؤ بہت پیاسا ہوں۔ انھوں نے پانی ٹپکایا پھر رفتہ رفتہ کر کے میں بیٹھ گیا۔ پندرہ دن تک بہت ہی کمزور تھا اور بیمار بھی تھا اس کے بعد بحمداللہ بالکل

ٹھیک ہوگیا اور یہ سب امام حسینؑ کی برکت سے ہوا۔ ؎۱

زمانے کو بُرا نہ کہو

بہت سے لوگ مسلسل زمانے کو برا کہتے رہتے ہیں اور ان کے وردِ زبان رہتا ہے، "زمانہ کتنا خراب ہے، زمانہ کتنا برا ہے"۔ لیکن یہ ایک بے معنی سی بات ہے کیونکہ زمانہ برا نہیں ہے بلکہ اہلِ زمانہ برے ہیں اور اس پر امام رضاؑ کا قول دلیل ہے جو ان اشعار میں ہے:

۱ــــ یعیب الناس کلھم زماناً　　وما لزماننا عیب سوانا

تمام لوگ زمانے کی برائی کرتے ہیں حالانکہ سوائے ہمارے زمانے کا کوئی عیب نہیں ہے۔

۲ــــ یعیب زماننا والعیب فینا　　ولو نطق الزمان بنا ھجانا

لوگ زمانے کی برائی کرتے ہیں حالانکہ عیب ہمارے یہاں ہے۔ اگر زمانہ گفتگو کرتا تو ہماری ہجو کرتا

۳ــــ وان الذئب یترک لحم ذئب　　ویاکل بعضنا بعضاً عیاناً

بھیڑیا بھی بھیڑیے کا گوشت چھوڑ دیتا ہے نہیں کھاتا ہے لیکن ہم میں بعض لوگ کھلم کھلا دوسروں کو کھاتے ہیں۔

ریاضی کا معمّا

تین آدمی حمام گئے۔ جب باہر نکلے تو ایک نے حمامی سے کہا کتنی اجرت دوں؟ اس نے کہا اس صندوق کے پاس جاؤ ــــ وہاں ایک صندوق رکھا ہوا تھا ــــ جتنے روپے اس میں ہیں اتنے ہی تم اس میں ڈال دو اور اس میں سے چالیس روپے لے لو۔ اس نے جا کر یہی کیا۔

پھر دوسرے نے مزدوری پوچھی کتنی ہوئی؟ اس نے کہا اسی صندوق کے پاس جاؤ، جتنے روپے اس میں ہوں اتنے ہی اس میں ڈال دو اور صندوق سے چالیس روپے لے لو۔

؎۱ گنجینۂ دانشمندان۔

اسس نے بھی یہی کیا۔

اسس کے بعد تیسرے نے بھی مزدوری پوچھی تو حمامی نے کہا صندوق میں دیکھو کتنی رقم ہے؟ جتنی رقم ہو اس میں ڈال دو اور چالیس روپے تم لے لو۔

سوال:۔ بتاؤ اس صندوق میں کتنے روپے تھے؟

جواب:۔ اسس میں ۳۵ روپے تھے۔ پہلے نے دیکھ کر ۳۵ اور ڈال دیئے اب ستر ہو گئے۔ اسس نے چالیس لے لئے تو صندوق میں تیس بچے۔ جب دوسرا گیا تو اس نے دیکھا تیس روپے۔ اس نے تیس اور ملا دیئے۔ ساٹھ ہو گئے۔ اسس نے چالیس لے لئے اب بیس باقی بچے۔ تیسرے نے جب دیکھا تو اس میں صرف بیس روپے تھے۔ لہٰذا اس نے بیس اور ملا دیئے چالیس ہو گئے۔ چالیس اسس نے لے لئے۔ نتیجہ یہ ہوا کہ صندوق خالی ہو گیا تو ابتدا میں صرف ۳۵ روپے صندوق میں تھے۔

حاضر جوابی

بیان کیا جاتا ہے کہ ایک مرتبہ سرکار رسالتمآبؐ شادی کرنے کی فضیلت بیان فرما رہے تھے اتنے میں پردے کے پیچھے سے ایک عورت نے کہا: حضورؐ میں شادی کے لئے تیار ہوں اگر کوئی راضی ہو۔ سرکارؐ نے پوچھا تمہارے پاس کیا ہے؟ اس نے کہا حضورؐ میرے پاس مکان کے علاوہ کچھ بھی نہیں ہے۔ اتنے میں دوسری عورت نے کہا میں بھی شادی کے لئے تیار ہوں۔ سرکارؐ نے پوچھا تمہارے پاس کیا ہے؟ اس نے کہا حضورؐ باغ میں درخت کے علاوہ مال دنیا میں سے میرے پاس کچھ نہیں ہے۔ اتنے میں تیسری عورت بولی سرکارؐ میں بھی شادی کے لئے تیار ہوں۔ سرکارؐ نے پوچھا تمہارے پاس مال دنیا میں سے کیا ہے؟ اس نے کہا حضور صرف گھوڑا ہے۔ حضرتؐ نے مردوں کی طرف

رُخ کرکے پوچھا تم لوگوں میں اگر کوئی تیار ہو تو یہ تین عورتیں اس طرح کی ہیں تم لوگ شادی کرلو۔ ایک شخص کھڑا ہوا اور بولا میرا جی چاہتا ہے گھوڑے پر سوار ہو کر باغ جاؤں اور وہاں سے اپنے گھر واپس آؤں!

ابجد۔قاعدہ

بعض بزرگوں کا کہنا ہے کہ جو دائرہ سرکار رسالتمآبؐ پر نازل ہوا وہ دائرہ ابجد ہے۔

اب ج د ہ و ز ح ط ی ک ل م ن

س ع ف ص ق ر ش ت ث خ ذ ض ظ غ

اگر دائرہ ابجد سے زمام اخذ کیا جائے یعنی ایک حرف کو لے کر دوسرے کو چھوڑ کر پھر تیسرے کو لیجیے وہکذا تو دائرہ اجہز تشکیل پا جاتا ہے۔

ا ج ہ ز ط ک م س ف ق ش ث ذ ظ

ب د و ح ی ل ن ع ص ر ت خ ض غ

اور اگر دائرہ اجہز کا زمام اخذ کیا جائے تو دائرہ اہطم بن جاتا ہے۔

اہ ط م ف ش ذ ب و ی ن ص ت ض

ج ز ک س ق ث ظ د ح ل ع ر خ غ

قاعدہ

اگر احاد (اکائی) عشرات (دہائی) مآت (سیکڑہ) الوف (ہزار) کو دائرہ ابجد سے اخذ کرلیا جائے تو دائرہ ایقغ بن جاتا ہے یعنی پہلے الف لیجیے پھر دسواں حرف (ی) لیجیے پھر (قاف) لیجیے جو سَو پر دلالت کرتا ہے پھر (غ) لیجیے۔ جو ہزار پر دلالت کرتا ہے۔

ا ی ق غ ب ک ر　　ج ل ش د م ت ہ
ن ث و س خ ز ع　　ذ ح ف ض ط ص ظ

طریقۂ جفر

بیان کیا جاتا ہے کہ جفر کا ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ حروف سوال کو لکھ کر مکررات کو گرا دیجئے، پھر مابقی حروف کو ملاحظہ فرمائیے کہ کتنے حروف ہیں اور انہیں حروف کے کسور کو جو بمنزلہ مستحصلہ ہیں لکھئے پھر کسور کے جو حروف ہیں ان کے مکررات کو گرا دیجئے پھر باقی حروف کو ترتیب سے لکھ کر غور کیجئے کیا عبارت بنتی ہے وہی آپ کے سوال کا جواب ہے جو بمنزلہ وحی ہے۔ اس عمل کو نااہل سے مخفی رکھو کیونکہ اس کے اظہار کی ممانعت ہے۔

فائدہ

جو آدمی حضور سرورِ کائنات ﷺ کی زیارت خواب میں کرنا چاہتا ہو وہ باطہارت ان اسمار کو لکھ کر سر کے نیچے رکھ کر باطہارت سو جائے۔ انشاء اللہ یقیناً زیارت نصیب ہوگی۔ اور وہ حروف یہ ہیں:

سعہلعلح صعم الہ ھسبجہ اصعلح سمطبحق ھٰذہٖ الاسماء ارنی نبیک محمداً صلی اللہ علیہ وآلہٖ بحقہ علیک وھٰذا الاسم و کل اسم ھو لک ع

تقریر مہم

اسموں میں وہ کون سا اسم ہے جو فعل کا اثر رکھتا ہے اور زیادہ تر حرف کے معنی

دیتا ہے۔ سلسلہ موضوعات میں موضوعیت رکھتا ہے اور زمرۂ حکایات میں طریقت خود جواہر سے ہے مگر اس کی ذات سے عرض کے آثار ظاہر ہیں۔ عَلَم بھی ہے اور مضاف بھی ہوتا ہے اور اس کے ساتھ ساتھ معرف بالف ولام بھی ہوتا ہے۔ منقوط بھی ہے غیر منقوط بھی۔ متصل بھی ہے منفصل بھی۔ دال بھی ہے۔ مدلول بھی۔ دلیل بھی ہے دعویٰ بھی۔ اصل میں ثلاثی ہے مگر حروف زائد بھی اس میں ہیں۔ معتل بھی ہے اور مھموز الفا بھی۔ مصدر بھی ہے مشتق بھی۔ جوہر اور مستقل ہونے کی وجہ سے مبتدا ہے اور عرض ہونے کی وجہ سے خبر۔ الفاظ میں بھی ہے معانی میں سے بھی ہے اور غالباً معمول بھی ہے دنیا میں مشہور بھی ہے اور مخفی بھی۔ عیون میں ہر چشم میں جگہ پیدا کر لیتا ہے اور کسی سے اس چشم کو اپنے سے دور بھی کر دیتا ہے۔ تنہا قوام نہیں رکھتا لیکن ہر چیز کا قوام اس سے ہے۔ قائم بنفسہٖ ہے مگر دوسرے کا محتاج بھی ہے۔ تمام لوگوں کا معشوق بھی ہے اور کوئی اس کی پرواہ بھی نہیں کرتا۔ عامہ کے نزدیک مجہول ہے مگر ہر چھوٹے بڑے کے نزدیک معروف ہے۔ مرد و عورت اس کو جانتے ہیں اور کوئی اس کو نہیں پہچانتا فوق العادت دور ہے لیکن سب ہی اس کی عادت رکھتے ہیں۔ کلی بھی ہے جزئی حقیقی بھی۔ وصف محال و حالات ممکن و آثار واجب رکھتا ہے۔ مفرد بھی ہے مرکب بھی۔ ثلاثی بھی ہے رباعی بھی اور خماسی بھی۔ دو حرفی سے زیادہ نہیں ہے۔ پہلے تو وہ چند رقم عدد ہے۔ عدد کا تجزیہ کیجئے تو چند صفر رکھتا ہے۔ ایک صفر سے زیادہ نہیں ہے اس کا اول و آخر مادران عرب سے مناسبت رکھتا ہے۔ معادن میں نخاس سے بہت نزدیک ہے۔ گھوڑے کے سامنے گھوڑے کے دم کی طرح قلب رکھتا ہے علم جفر میں اساس ونظیرہ و مستحصلہ کو ہمراہ رکھتا ہے دنیا کی عمارتوں میں پہلی بنا ہے اس کا گھر ز رکنڑی اور ایک پتھر کا ہے۔ فقیر و مالدار سے مناسب ہے۔ اسم بھی ہے فعل بھی حرف بھی۔ تعجب اس پر ہے کہ نو دسہ حرفی ہے اور اس کے اول و آخر کے درمیان ایک عدد ہے جس میں عدد ساٹھ، اسی، دس، انتیس ہے یہ اعداد علیؑ۔ علیؑ در ایک حرف اوسط کا ہے۔

ﻋﻪ دو چوب ریک سنگ۔

حدیث

کافی میں امام ششم سے مروی ہے : ہر رات میں ایک ایسی ساعت ہے کہ اگر بندۂ مسلم اس میں نماز پڑھ کر دعا کرے تو خدا ضرور قبول کرتا ہے۔ راوی نے پوچھا وہ کون سی ساعت ہے ؟ فرمایا : جب رات کا ایک تہائی حصّہ گذر جائے اور یہی اول نصف کا سدس اول ہے۔

واقدی کا قصّہ

واقدی ـــــ مامون رشید کے زمانے کے بزرگ ترین دانشمند کا بیان ہے :
میرے دو دوست تھے ، ایک ہاشمی تھا۔ ہم تینوں کی دوستی اتنی زیادہ تھی کہ ایک جان تین قالب تھے۔ ایک سال عید کے موقع پر میں بالکل خالی ہاتھ تھا میری بیوی نے کہا ، ہم اور تم تمام قسم کی سختی برداشت کر سکتے ہیں مگر بچوں کا کیا کیا جائے۔ جب تمام بچے نئے نئے لباس پہنے ہوں گے اور اپنے کو عید کے لئے سجائے ہوں گے اور ہمارے بچے پھٹا پرانا لباس پہنے ہوں گے تو ان پر کیا گذرے گی۔ اگر تم کہیں سے پیسے کا انتظام کر سکو کم از کم اتنا کہ بچوں کے کپڑے بنائے جائیں تو بہتر ہے۔
میں نے بہت سوچا مگر کسی نتیجے پر نہیں پہونچا۔ مجبوراً میں نے اپنے ہاشمی دوست کو خط لکھا کہ جو کچھ ممکن ہو میرے لئے انتظام کرے۔ تھوڑی دیر کے بعد میرے دوست نے ایک سر بہ مہر روپے کی تھیلی بھیجی اور یہ اطلاع کہ اس میں ہزار درہم ہیں۔ میں بہت خوش ہوا۔ لیکن ابھی میں تھیلی کھولنے بھی نہ پایا تھا کہ میرے تیسرے دوست نے آکر اپنی پریشانی کا اظہار کیا اور کچھ مدد چاہی۔ میں نے اسی طرح تھیلی اس کے حوالے کر دی۔ اور غمگین و ملول مسجد میں آیا۔ بیوی سے شرم کی وجہ سے رات کو گھر بھی نہیں گیا۔ لیکن صبح ہی میں گھر گیا میری بیوی ـــــ

جس کو پورے واقعہ کی اطلاع ہو چکی تھی۔ خلاف توقع بہت تپاک سے ملی اور ہنستی ہوئی بولی کہ تم نے بہت اچھا کیا۔

اتنے میں میرا ہاشمی دوست آگیا اور بغیر کسی تمہید کے پوچھا کہ کل میں نے جو تھیلی تم کو بھیجی تھی وہ کیا ہوئی؟ میں نے من وعن پورا قصہ بیان کر دیا۔ وہ تھوڑی دیر سر جھکائے بیٹھا رہا پھر بولا، کل جب تم نے مجھے پیغام بھیجا اور مدد چاہی تو میرے پاس سوائے اس کیسہ کے کچھ نہیں تھا میں نے وہ تم کو بھیج دیا لیکن اپنی ضرورت کیلئے اپنے تیسرے دوست کو خط لکھا اور اس سے مدد چاہی۔ اس نے وہی کیسہ سربمہر میرے پاس بھیج دیا۔ میں حیران تھا اب حقیقت معلوم ہوئی۔ واقدی کہتا ہے ہم لوگوں نے تین تین سو کر کے اس کو تقسیم کر لئے اور سو ان لوگوں نے میری بیوی کو دیدیئے۔ جب یہ واقعہ مامون کے گوش گذار ہوا تو اس نے مجھ کو بلوایا اور ماجرا پوچھا۔ میں نے تفصیل سے بیان کر دیا تو مامون نے دو دو ہزار دینار ہم تینوں کو اور ایک ہزار میری بیوی کو بطور انعام بھجوائے۔

مؤلف کہتے ہیں، یہ تاریخی واقعہ اور عجیب وغریب داستان مکتب قرآن کے تربیت یافتہ مسلمانوں کا ایک نمونہ ہے۔ وہ لوگ قرآن کی پیروی سے ایسے اخلاقِ فاضلہ پر فائز تھے[1]

جفر کا فائدہ

جفر سے انسان کے ماضی، حال، استقبال کے واقعات معلوم ہو سکتے ہیں اور حادثہ کی کیفیت بھی معلوم ہو سکتی ہے۔ بس یہ ایک رشحۃ غیبیۃ اور عطیۃ وہبیۃ ہے اور یہی مفاتیح الغیب اور مصابیح وہبیۃ ہے۔ افراد عارف ہی کی رسائی اس تک ممکن ہے۔ یہ علم حضرت لیث اللہ الغالب الامام علی ابن ابیطالب باب مدینۃ العلم سے منقول ہے اور اس کی طرف

---

[1] مروج الذہب مسعودی

آپ نے مسجد کوفہ میں اپنے خطبتہ البیان میں اشارہ فرمایا ہے: یہی وہ خطبہ ہے جس میں فرمایا تھا کہ میرے مرنے سے پہلے جو چاہو پوچھ لو۔ مجھ سے آسمانوں کے راستے معلوم کرو میں ان راستوں کو بہت جاننے والا ہوں۔ اس خطبے کے وقت آپ لوح محفوظ کا مطالعہ فرما رہے تھے اور ایسی ایسی باتیں بیان فرمائی ہیں جس سے عقل دنگ ہو جاتی ہے۔

اور بعض کا خیال ہے یہی جفر و جامعہ ہے کیونکہ اونٹ کی جلد پر متفرق حروف لکھے ہوئے ملے تھے جس میں اولین و آخرین کے خزائن موجود تھے ______ بعضوں کا خیال ہے یہ مفتاح اللوح والقلم ہے۔ بعضوں کا خیال ہے یہ "مفتاح الحکمتہ" ہے۔ بعض کہتے ہیں "العلم المکنوز والسر المصئون" یہی ہے۔ علمائے حروف کے نزدیک لغت خفیتہ میں جفر سے مراد قضاء و قدر ہے اور علمائے صوفیہ کے نزدیک اسرار الغیوب کی مفتاح ہے۔ اہل ملاحم کا خیال ہے یہ "حوادث زمانہ کے بھید" کا نام ہے[1]۔

منحوس ایّام

جناب موسیٰؑ فرماتے ہیں: سال بھر میں ۲۴ دن منحوس ہیں۔ جو بچہ ان دنوں میں پیدا ہوگا مر جائے گا جو مریض ہوگا اسے شفا نصیب نہ ہوگی، اگر کسی چیز کی کاشت کی گئی تو وہ روئیدہ نہ ہوگی اور اگر اُگی تو خشک ہو جائے گی اور اگر کوئی قیام کرے تو اس پر خروج کا اندیشہ ہے ورنہ قتل کیا جائے گا۔ اگر کسی حاجت کا ارادہ کرے تو پوری نہ ہوگی، اگر کسی چیز کی آس لگائے تو محروم رہے اور وہ ہر ماہ میں دو دن ہیں۔

محرم	صفر	ربیع الاوّل	ربیع الآخر	جمادی الاولیٰ
۲۰،۱۴	۱۰، ۱۱	۱۰، ۲۰	۱، ۱۵	۱۰، ۱۱

۱۔ الجفر الجامع ص۴۰

جمادی الاخری	رجب	شعبان	رمضان	شوال	ذیقعدہ
۲ ، ۴	۱۱ ، ۱۳	۴ ، ۲۰	۳ ، ۲۰	۶ ، ۱۱	۲ ، ۳

ذی الحجہ : ۳ ، ۲۰

فائدہ
در وُسعتِ رزق

وسعتِ رزق اور خرید و فروخت کے لئے روزانہ صبح وشام ۷ مرتبہ یہ پڑھیئے:

یَا کَرِیْمُ یَا رَحِیْمُ اَللّٰھُمَّ ذَا الرَّحْمَۃِ الْوَاسِعَۃِ یَا مُطَّلِعُ عَلَی السَّرَائِرِ وَالضَّمَائِرِ وَالْھَوَاجِسِ وَالْخَوَاطِرِ لَا یَعْزُبُ عَنْکَ شَیْءٌ اَسْئَلُکَ فَیْضَۃً مِّنْ فَیْضَانِ فَضْلِکَ وَقَبْضَۃً مِّنْ نُوْرِ صِلَتِکَ وَاُنْسًا وَّفَرَجًا مِّنْ بَحْرِ کَرَمِکَ اَنْتَ بِیَدِکَ الْاَمْرُ کُلُّہٗ وَمَقَالِیْدُ کُلِّ شَیْءٍ فَھَبْ لَنَا مَا تَقِرُّ بِہٖ اَعْیُنُنَا وَتُغْنِیْنَا بِہٖ عَنْ سُؤَالِ غَیْرِنَا فَاِنَّکَ وَاسِعُ الْکَرَمِ کَثِیْرُ الْجُوْدِ حسن الشِّیَمِ نَبَابِکَ وَاقِفُوْنَ وَلِجُوْدِکَ الْوَاسِعِ الْمَعْرُوْفِ مُنْتَظِرُوْنَ یَا کَرِیْمُ یَا رَحِیْمُ فَاِنَّہٗ لَا یَفْتَقِرُ اَبَدًا وَّلَا یَحْتَاجُ اِلٰی اَحَدٍ وَسَھَّلَتْ لَہُ الْاُمُوْرُ۔

عبرت

۱ــــ یکسرہ مردی زعرب ہوشمند گفت بعبدالملک از روی پند

ایک مرتبہ ایک عقلمند عرب نے عبدالملک سے ازروئے نصیحت عرض کیا۔

۲ــــ روی ہمین مسند وایں تکیہ گاہ زیر ہمین قبہ وایں بارگاہ

اسی مسند اور اسی تکیہ گاہ پر اسی عمارت وقبے کے نیچے

۳ــــ بودم ودیدم بر ابن زیاد انچہ دیدم کہ دوچشم سباد

بس تھا اور ابن زیاد کے لئے جو کچھ دیکھا کہ میری آنکھیں نہ رہیں۔

۴۔۔۔ تازہ سرے چوں سپر آسماں — طلعت خورشید ز رویش نہاں
۵۔۔۔ بعد ز چندی سران خیرہ سر — بد بر مختار بروی سپر
۶۔۔۔ بعد کہ مصعب سر و سردار شد — دست کش او سر مختار شد
۷۔۔۔ ایں سر مصعب بتقاضائے کار — تا چہ کند با تو دگر روزگار

ایک تازہ سر روشن رو جس کے سامنے خورشید کی آب و تاب ماند پڑ جاتے رکھا تھا۔ اس کے کچھ دنوں کے بعد اس ابن زیاد خیرہ سر کا سر مختار کے سامنے رکھا تھا۔ اس کے بعد جب مصعب سردار ہوا تو میں نے دیکھا اسی جگہ مختار کا سر رکھا تھا۔ اب دیکھئے زمانہ آپ کو کیا دکھاتا ہے۔

ایک لاکھ محمدؐ

۱۔۔۔ ز صد ہزار محمدؐ کہ در وجود آید — یکی بمنزلہ جاہ مصطفےٰؐ نشود
۲۔۔۔ وگرچہ عرصہ عالم پر از علیؑ گردد — یکی بعلم و سخاوت چہ مرتضیٰؑ نشود
۳۔۔۔ جہاں اگرچہ ز موسیٰ و چوب خالی نیست — یکی کلیم نگرد و یکی عصا نشود[۱]

ترجمہ:۔ اگر ایک لاکھ محمدؐ دنیا میں پیدا ہو جائیں تو ایک بھی مصطفےٰؐ کے مقابلے کا نہیں ہو سکتا۔ اسی طرح اگر ساری دنیا علیؑ سے بھر جائے تو کوئی بھی علم و سخاوت میں مرتضیٰؑ نہیں ہو سکتا۔ (ذرا دیکھئے) دنیا موسیٰ اور لکڑی سے خالی نہیں ہے مگر کوئی کلیم نہیں ہو سکا اور نہ کوئی لکڑی عصائے موسیٰ بن سکی۔

باباطاہر

۱۔۔۔ تو کہ ناخواندہ ای علم سماوات — تو کہ نابردہ ای رہ در خرابات
۲۔۔۔ تو کہ سود و زیان خود ندانی — بیاران کے رسی ہیہات ہیہات

۱؎ راغب اصفہانی

۳— من از قالوا بلیٰ تشویش دارم — گنہ از برگ داران بیش دارم
۴— مگر لاتقنطوا دستم بگیرد — من از یا دیلتا تشویش دارم

ترجمہ :- تونے کہ آسمانوں کا علم نہیں حاصل کیا اور خرابات میں راستہ طے نہیں کیا۔ تجھ کو اپنا نفع ونقصان معلوم نہیں ہے۔ افسوس تو دوستوں تک کیونکر پہنچے گا۔ میں قالوا بلیٰ سے فکرمند ہوں۔ درختوں سے زیادہ گناہ گار ہوں مگر یہ کہ لاتقنطوا میری دستگیری کرے میں یا دیلتا سے بہت زیادہ تشویش رکھتا ہوں۔

والد مؤلف کے نصائح

۱— اے تو گل حدیقہ ربانی — ای والی ولایت سبحانی
۲— ای طوطی سخنور خوش الحان — ای عندلیب خرم وہم خندان
۳— اے خوش نوا و مرغ بلند آواز — غافل مشو زیاد حق یکتا
۴— تو خسرو عوالم ناسوتی — خورشیدی از مظاہر لاہوتی
۵— در پیکرت نہفتہ جہاں یکسر — از قدرت قدیر جہان داور
۶— تو منبع جمیع کمالاتی — لایق بدرک کل اشاراتی
۷— حقا کہ نیست در ہمہ بوم و بر — موجودی ای بشر ز تو بالاتر
۸— در وصف تست سورہ الرحمان — بنگر بہ آیہ خلق الانسان
۹— طی کن طریق قوس صعودی را — بگذار، راہ گبر و یہودی را
۱۰— سرمست شوز حکمت ایمانی — بگذر زیادہ گوئی یونانی
۱۱— خواہی کہ اگر نفس کنی تکمیل — در مکتب خدای نما تحصیل
۱۲— ہر مکتب کہ مکتب تلبیست — بگریز آنکہ مکتب ابلیست
۱۳— دانش سرائے عالم ایمانی — در نش بود معالم قرآنی

۱۴۔۔۔ برسر بگیر تاج کرامت را! مگذار راہ سلم و سلامت را

۱۵۔۔۔ ایں گوہر وجود عبث مفروش در راہ علم و زہد و ورع میکوش

۱۶۔۔۔ دنیا طلب مکن کہ دنی گردی عقبیٰ طلب نما کہ غنی گردی

۱۷۔۔۔ از چاہ طبع پست رہائے جو پس تخت و بخت و افسر شاہی جو

۱۸۔۔۔ عمر عزیز خویش غنیمت دال ناخوش رسی بعیشہ جاویداں

۱۹۔۔۔ خواہی اگر عنایت خلاقی از کف بنہ رزائل اخلاقی

۲۰۔۔۔ دست دلا بدامن مردان زن تیر بلا بدشمن ایمان زن

۲۱۔۔۔ حب نبیؐ و آل بکن پیشہ لعنت نما بہ خصم بد اندیشہ

۲۲۔۔۔ زاہد اگر کنی توچنیں مردی پس سرفراز ہر دو جہاں گردی

ترجمہ: ۱۔۔۔ اے حذیفہ ربانی کے گل نو اور اے ولایت سبحانی کے مالک۔

۲۔۔۔ اے خوش الحان سخنور طوطی اور اے خندان حریم بلبل۔

۳۔۔۔ اے خوش صدا اور بلند آواز پرند خدائے یکتا کی یاد سے غافل مت ہو۔

۴۔۔۔ تو عوالم ناسوت کا بادشاہ اور مظاہر لاہوت کا چمکتا سورج ہے۔

۵۔۔۔ تیرے جسم میں ایک دنیا پوشیدہ ہے خداوند عالم کے قدرت کی وجہ سے۔

۶۔۔۔ تو تمام کمالات کا مرکز اور ہر اشارے کو سمجھنے کا اہل ہے۔

۷۔۔۔ یقیناً خشکی و تری میں تجھ سے اشرف ترین کوئی موجود نہیں ہے۔

۸۔۔۔ سورۂ رحمان تیری ہی تعریف میں ہے ذرا آیت خلق الانسان کو دیکھو تو مطلب خود ہی حل ہو جائے گا۔

۹۔۔۔ قوس صعودی کے راستہ کو طے کر یہود و کافر کے راستہ کو چھوڑ دے۔

۱۰۔۔۔ حکمت ایمانی سے سرشار ہو جا یونانیوں کی بیہودہ باتوں کو چھوڑ دے۔

۱۱۔۔۔ اگر تو نفس کی تکمیل چاہتا ہے تو مکتب الٰہی میں تحصیل کر۔

۱۲۔ جو مکتب دھوکا دہی والا ہے وہ ابلیس کا مکتب ہے۔

۱۳۔ سرائے ایمانی کے عقلمند کا درس معالم قرآن ہوا کرتا ہے۔

۱۴۔ تاج کرامت اپنے سر پر رکھو صلح و سلامتی کے راستہ کو نہ چھوڑو۔

۱۵۔ اس گوہر وجود کو بیکار مت فروخت کر، علم و زہد و ورع کے راستہ میں کوشش کرو۔

۱۶۔ دنیا طلب نہ کرو ورنہ ذلیل ہو گے آخرت طلب کرو غنی ہو گے۔

۱۷۔ پس فطرتی سے رہائی تلاش کرو تخت و افسر شاہی تلاش کرو۔

۱۸۔ اپنی عزیز عمر کو غنیمت شمار کرتا کہ خوشی خوشی میدان جاویداں تک پہونچ سکے۔

۱۹۔ اگر تو خدا کی عنایت و مہربانی کو چاہتا ہے تو اخلاقی رزائل کو چھوڑ دے۔

۲۰۔ دست دلاسے مردوں کے دامن کو پکڑو اور بلا کے تیر دشمن ایماں کو مارو۔

۲۱۔ رسولؐ و آل رسول کی محبت کو پیشہ بناؤ اور ان کے دشمنوں پر لعنت کرو۔

۲۲۔ زاہدؔ اگر تو ایسا انسان بن جائے تو دونوں جہاں میں سرفراز ہوگا۔

اولاد کے پیار کا طریقہ

رسول خداؐ نے فرمایا: اپنی اولاد کو بوسہ دو پیار کرو کیونکہ ہر بوسہ کے عوض خدا جنت میں ایک درجہ عطا کرتا ہے اور ایک درجہ سے دوسرے درجہ کا فاصلہ سو سال کا ہوتا ہے۔[ؑ]

ؑ ایک شخص نے حضرتؑ سے کہا میں نے اب تک اپنے بچوں کو بوسہ نہیں دیا۔ جب وہ چلا گیا تو حضرتؑ نے فرمایا یہ شخص میرے نزدیک اہل دوزخ میں سے ہے۔

بوسہ کے اقسام

حضرت علیؑ نے فرمایا : بچوں کو پیار کرنا رحمت اور عورتوں کو پیار کرنا شہوت اور والدین کو پیار کرنا عبادت ہے اور ایمانی یا نسبی بھائی کو پیار کرنا دین ہے۔

سرکار دو عالمؐ نے فرمایا : جو شخص اپنی اولاد کو پیار کرتا ہے خدا اس کے لئے حسنہ لکھتا ہے اور جو اپنی اولاد کو خوش کرتا ہے اس کو خدا قیامت میں خوش کرے گا۔ امام صادقؑ نے فرمایا : جب لڑکی چھ سال کی ہو جائے تو اس کو پیار مت کرو اور جب لڑکا سات سال کا ہو جائے تو عورت اس کو پیار نہ کرے۔

اقسامِ فقر

بعض عرفاء نے فرمایا ہے : فقر کی تین قسمیں ہیں۔ ۱۔ فقر الی اللہ۔ خدا کے علاوہ کسی غیر کا محتاج نہ ہونا۔ ۲۔ خدا کے ساتھ دوسروں کا بھی محتاج ہونا۔ ۳۔ خدا کے علاوہ غیر کا محتاج ہونا۔ حضورؐ نے پہلے قسم کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا الفقر فخری۔ فقر الی اللہ میرے لئے باعثِ فخر ہے۔ اور دوسری قسم کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا : کاد الفقر ان یکون کفرا۔ قریب ہے کہ فقر موجب کفر بن جائے۔ اور تیسری کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا : فقیری دنیا و آخرت میں سیاہ رو ہے۔

با ما جانا تو دوستی یکدلہ کن — مہر دیگراں اگر توانی بیلہ کن

یک روز با خلاص بیا بر در ما — گر کار تو از ما نگشاید گِلہ کن

اے میری جان صرف ایک سے دوستی کرو۔ اگر ممکن ہو تو دوسروں کی محبت کو دل سے نکال دو۔ خلوص کے ساتھ ایک دن میرے دروازے پر آؤ اگر تمھارا کام مجھ سے نہ

ہوسکے تو شکایت کرو۔

جامیؒ

دلا تا کے دریں کاخ مجازی　　کنی مانند طفلاں خاکبازی

اے دل اس دنیا میں کب تک بچوں کی طرح کھیلتا رہے گا۔

توئی آں دست پرور مرغ گستاخ　　کہ بودت آشیاں بیروں ازیں کاخ

تو ہی وہ گستاخ پرندہ ہے کہ جس کا آشیانہ اس محل سے الگ تھلگ ہے۔

چرازاں آشیاں بیگانہ گشتی　　چو دوناں مرغ ویرانہ گشتی

تو اپنے آشیانہ سے کیوں بیگانہ ہوگیا ہے اور بیہودہ پرندہ کی طرح اپنے آشیانہ سے اجڑ گیا ہے

بیفشاں بال و پر ز آمیزش خاک　　بپر تا کنگرہ ایوان افلاک

خاک کی آمیزش سے بال و پر کو جھٹک کر افلاک کے آخری حصہ تک پرواز کر

ببیں در رقص ازرق طیلساناں　　ردائے نور بر عالم فشاناں

نیلی چادر کے رقص میں دیکھو کہ نور فشانی کرتا ہے پوری کائنات پر۔

ہمہ دور جہاں روزی گرفتہ　　بمقصد راہ فیروزی گرفتہ

تمام ادوار جہاں نے روزی حاصل کی ہے اور اپنے مقصد میں کامیابی حاصل کی ہے۔

خلیل آسا در ملک یقیں زن　　ندائے لا احب الآفلیں زن

ملک یقیں میں خلیل بن کر لا احب الآفلین[1] کا نعرہ لگاؤ

۱۔ جناب ابراہیم نے چاند تاروں کو ڈوبتے دیکھ کر فرمایا تھا:
میں ڈوبنے والے کو دوست نہیں رکھتا۔

ہوشیار

ہنگام سفیدہ دم خروس سحری   دانی کہ چرا ہمیں کنند نوحہ گری
یعنی کہ نمود ند در آئینہ صبح   کز عمر شبی گذشت و تو بے خبری

ترجمہ: سفیدہ صبح کے نمودار ہونے پر تم جانتے ہو کہ مرغ سحر کیوں نوحہ کرتا ہے یعنی بولتا ہے؟ اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ آئینہ صبح میں یہ بات نظر آتی ہے کہ تیری عمر کی ایک رات اور گزر گئی مگر تو ابھی تک بے خبر ہے۔

نماز حضرت حجۃ عج در مسجد جمکران

نجم الثاقب میں شیخ مرحوم نے اس مسجد شریف کے بنانے کی کیفیت بحکم حضرت امام زمانؑ باب ہشتم کی پہلی حکایت میں اس طرح بیان فرمایا ہے: امام زمانہؑ نے حسن مثلہ جمکرانی کو حکم دیا کہ لوگوں سے کہو اس جگہ کی طرف رغبت کریں اور اس کی عزت کریں اور یہاں چار رکعت نماز اس ترتیب سے پڑھیں۔ پہلے دو رکعت تحیہ مسجد اس طرح پڑھیں کہ ہر رکعت میں ایک مرتبہ الحمد اور سات مرتبہ قل ہو اللہ اور رکوع و سجود میں سات سات بار ذکر رکوع و سجود کریں پھر دو رکعت نماز امام زمانہؑ اس طرح پڑھیں کہ دونوں رکعتوں میں سورۂ الحمد پڑھتے ہوئے جب ایاك نعبد وایاك نستعین تک پہونچیں تو اس کو سو مرتبہ تکرار کرکے سورۂ حمد کو آخر تک پڑھیں اور ذکر رکوع و سجود کو سات سات بار دہرائیں اور نماز ختم کرکے لا الٰہ الا اللہ کہکر تسبیح فاطمۂ زہراؑ پڑھیں اس کے بعد سجدہ میں جاکر سو مرتبہ درود پڑھیں پھر حضرتؑ فرماتے ہیں: جو اس طرح دو رکعت نماز پڑھے گویا اس نے کعبہ میں نماز پڑھی مؤلف فرماتے ہیں: اس بنا پر نماز امام زمانہؑ

۱۔ مفاتیح الجنان۔

میں سورہ کو بقصد رجا پڑھیں نہ بقصد ورود۔

معما عربی از والد مولف

بہ ــــ ۱۰ ، ۵۰ ــــ ۱

ما اسم رخام لونہ اخضر — کقبۃ الزرقاء بل انور
وانہ اسم لطیر الذی — یکون کالببغاء او اصغر
وقد تسمی مرئۃ باسمہ — بیّن لنا ماھو ان تقدر

تشریح: اس سے مراد مینا ہے کیونکہ یہ ایسے پتھر کا ہوتا ہے جو اخضر ہے اور قبۃ زرقار کی طرح ہوتی ہے اور یہ ایک چڑیا کا بھی نام ہے جو طوطے کے برابر یا کچھ چھوٹی ہے اور عورت کا نام بھی مینا خانم ہوتا ہے۔

فارسی (مینا)

چیست آن زیبا کہ نامش ہمچناں زیباستی — از رخام است و بہ نسبت پایہ اش اعلاستی
ہم رخام و ہم زن و ہم مرغ و ہم وصف سما — نام او برگو اگر دانا و ہم بیناستی

وہی اوپر والی پہیلی فارسی میں ہے اور وہی حل اس کا بھی ہے۔

بنام ۳۰۰ــ بہ ــ ۶۰

۱ــــ جرم صغیر فی السماء یسبح — وظلمۃ الآفاق منہ یطرح

ایک چھوٹا جسم آسمان میں تیرتا ہے اور آفاق کی تاریکی اس سے دور ہوتی ہے۔

۲ــــ مثلث الحروف عند الناس — منشط النفوس والانفاس

لوگوں کے نزدیک اس پر تین نقطے ہیں نفوس و انفاس کو مسرت بخشتا ہے۔

۳۔۔۔ مقلوب اولیہ بالتحقیق ان   کورتہ من اثمار فاستبن

اگر اس کے پہلے دونوں حرفوں کو الٹ کر مکرر کر دیا جائے تو وہ یقینی طور پر ایک پھل کا نام ہے۔ اقول ش اور م کو الٹ کر مکرر کیا تو مشمش بن گیا یہی مراد ہے۔

۴۔۔۔ و قلب آخریہ شیئ قاتل   بشربہ الجسم یصیر عاطل

اس کے آخری دو حرفوں کو الٹ دینے سے قاتل شی بن جاتی ہے اور اس کے پینے سے جسم مرجاتا ہے یعنی م و س کو الٹا تو سم بن گیا یہ زہر ہے اس کے پینے سے آدمی مرجاتا ہے۔

۵۔۔۔ واولاہ بعد تصحیف کذا   کاخری مقلوبۃ ان و اذا

اور اس کے پہلے حرف میں اگر تصحیف کر دی جائے۔ یعنی ش کو س کر دیا جائے مترجم۔ تو وہ بالکل ایسا ہو جائے گا کہ جیسے آخری دونوں حرفوں کو الٹ دیا جائے یہ الٹنے کے بعد سم ہوگا جیسے کہ تصحیف کے بعد پہلا والا سم ہوگا۔

۶۔۔۔ شورب مقدارہا یکون مھلکا   من شرب منہ یصیر ھالکا

اس کا۔ یعنی سم کا۔ تھوڑا سا پینا بھی مہلک ہے جو اس کو پیئے گا ہلاک ہو جائے گا۔

۷۔۔۔ اعدادہ کلا علی قول الفئۃ   وبالحساب الجمل اربعمائۃ

ابجد کے لحاظ سے اس کے پورے اعداد چار سو ہوتے ہیں۔ ش کے ۳۰۰ میم کے چالیس اور س کے ساٹھ یعنی شمس کے ۴۰۰ ہوتے ہیں۔

۸۔۔۔ وسط ثلثا الحرف آخرہ   آخرہ خمس الحرف اولہ

بیچ والا حرف ۔۔۔ میم ۔۔۔ آخری حرف یعنی سین کا دو ثلث (۴۰) ہوتا ہے اور آخری حرف یعنی سین پہلے حرف یعنی شین کا $\frac{1}{5}$ یعنی ۶۰ ہوتا ہے۔

۹۔۔۔ وھو منیر کالشھاب الثاقب   مغنا عن الاوصاف والمناقب

یہ شہاب ثاقب کی طرح چمکدار ہوتا ہے اور اپنے فضائل و مناقب سے مستغنی ہے۔

لغز

میں نے ایک چھوٹی ذی روح شی کو حرکت کرتے ہوئے وچلتے ہوئے دیکھا تو بعض عجمیوں سے پوچھا اس کا تمھارے یہاں کیا نام ہے؟ اس نے کہا یہ زمین پر چلنے والے دواب میں سے ایک دابہ ہے اگر اس کے نام کے بیچ والے حرف کو اول کر دو تو ایک مہمل لفظ بن جائے گا اور آخر میں کردو تو ایک شہر کا نام ہو جائے گا اور اگر پورے حروف کو الٹ دو تو ایک ملک کا نام ہو جائے گا جس کو اس زمانہ میں اِیتالیا ـــ اٹلی ـــ کہتے ہیں۔ اس کے پہلے دونوں حرف ام العنب اور آخری دونوں فارسی میں طرف وجہت کے معنی میں ہیں۔ اس کا پہلا حرف آخری حرف کا $\frac{1}{5}$ ہے اور اس کے تمام حروف کا مجموعہ ۲۴۶ ہوتا ہے۔ کیا تم اس کیڑے کو نہیں جانتے جس کے نام پر قرآن کا ایک سورہ ہے اور جو سلیمان کو نصیحت کرنے والا ہے۔ اقول اس سے مراد چیونٹی ہے جس کو فارسی میں مور کہتے ہیں۔ اگر واو کو پہلے کر دو تو ومر بے معنی لفظ ہو گا لیکن آخر میں کردو تو مرو ایک مشہور شہر ہو جائے گا اور پورے حروف کو الٹو تو روم ہو جائے گا جو ایک ملک کا نام ہے جس کو آج کل اٹلی کہتے ہیں۔ اس کو پہلے حرف یعنی مو کے معنی انگور کے پتے کے ہیں اور آخری دونوں حرف یعنی ور کے معنی طرف کے ہیں اس کا پہلا حرف میم آخری حرف ر کا $\frac{1}{5}$ ہے کیونکہ ر کے دوسو اور میم کے چالیس عدد ہوتے ہیں۔ مور کا مجموعہ ۲۴۶ ہوتا ہے اور عربی میں اس کو نمل کہتے ہیں اور سورۂ نمل قرآن میں ہے۔ نمل نے سلیمان کو نصیحت کی تھی قرآن میں اس کا ذکر ہے۔

سوفسطا اور فیلسوف کے معنی

یونانی زبان میں علم کو سوف کہتے ہیں اور اسطا کے معنی غلط کے ہیں اس طرح سوفسطا کے معنی غلط علم کے ہیں اور فیلا کے معنی محب کے ہیں اس لئے فیلسوف کے معنی محب علم کے

ہوں گے۔ اب دونوں کو معرب کر کے "سفسطہ" اور "فلسفہ" کہنے لگے اور نسبت کے وقت سوفسطائیؔ و فلسفی اور کبھی سفسطی و فیلسوفی کہتے ہیں۔

اسمائے سورج

عربی زبان میں سورج کے چند نام لکھے گئے ہیں: ۱۔ حاریہ ۲۔ ہہاۃ ۳۔ بیضاء ۴۔ غزالہ ۵۔ سراج ۶۔ شرق ۷۔ ذکاء ۸۔ براح ۹۔ یوح ۱۰۔ بوح ۱۱۔ یوحی ۱۲۔ غین ۱۳۔ عجوز ۱۴۔ بتیرا ۱۵۔ صقعا ۱۶۔ ضح ۱۷۔ جونار ۱۸۔ جونہ ۱۹۔ شمس اور شمس کہنے کی وجہ یہ ہے کہ جیسے ہار میں بیچ والا موتی بڑا ہوتا ہے اور اس کو شمسہ کہتے ہیں اسی طرح ستاروں میں سورج ہے لہٰذا اس کو شمس کہتے ہیں۔ سورج کو عربی میں شمس فرانسیسی میں سان (سلیل صح) اور انگریزی میں سن، سریانی میں ساسون، عبرانی میں شمشون، قدیم فارس میں ژام پارسی میں ہورلیو، خور، واف، رخش، مرغ کہتے ہیں چنانچہ نظامی نے کہا ہے ؎

تو دہی صبح را شب افروزی
روز را مرغ مرغ را روزی

اور فلک شمس کو فارسی میں "ایرج" کہتے ہیں اور پارسی قدیم میں سورج کو ہزار تابہ بھی کہتے ہیں چنانچہ سیف کہتا ہے ؎

تامی تابد ہزار تابہ
از گنبد ایں بلند طارم[1]

---

[1] کشکول امینی۔

ہارون رشید اور منجم کا قصہ

ایک مرتبہ ہارون رشید بیمار ہوا اس نے ایک منجم کو بلوایا تاکہ زائچہ سے پتہ چلے کہ بحران کا کون سا دن ہے۔ منجم ستاروں کے قرانات وغیرہ دیکھ کر پریشان ہوگیا اس کا رنگ بدل گیا لرزنے لگا۔ ہارون نے سبب پوچھا تو اس نے امان مانگی ہارون نے امان دی تو اس نے کہا آپ کی عمر کے چند دن باقی رہ گئے ہیں۔ ہارون پر عجیب رعب و قلق ظاہر ہوا۔ جعفر برمکی نے کہا میں ابھی یہ شبہ دور کردیتا ہوں۔ منجم سے پوچھا تمھاری کیا عمر ہے؟ اس نے کہا تیس سال! پھر کہا اب زائچہ نکال کر دیکھو ابھی کتنی عمر باقی ہے؟ اس نے کہا ۳۳ سال۔ یہ سن کر جعفر نے ہارون سے کہا اجازت دیجئے تاکہ اس جھوٹے کی گردن اڑا دی جائے۔ ہارون نے اس کے قتل کا حکم دیدیا۔ قتل کے بعد جعفر نے کہا حضور جس طرح اس نے اپنی بقا کا حکم غلط لگایا تھا آپ کی موت کا حکم بھی غلط لگایا تھا ؎

هيهات لا يدفع عن غيره

من كان لا يدفع عن نفسه

جو اپنا دفاع نہیں کرسکتا وہ دوسروں کا دفاع کیسے کرسکتا ہے؟

منصور فقیہ کہتے ہیں ؎

من كان يخشى زحلا · او كان يرجو المشترى

فانني منه وان · كان ابى الادنى برى

جو شخص زحل سے ڈرتا ہے یا مشتری سے امیدیں وابستہ کئے ہے وہ چاہے میرا باپ ہی کیوں نہ ہو میں اس سے بری ہوں۔

لغوی فائدہ

بعض لغت کی کتابوں میں لکھا ہے: ہر وہ کلمہ جس میں "س" آیا ہو اور اس کے بعد

طا، یا خا، یا غین یا قاف آیا ہو اس میں س کو ص سے بدل سکتے، یا مثلاً سراط کو صراط، سخرلکم کو صخرلکم، مسبغۃ کو مصبغۃ سیقل کو صیقل کہہ سکتے ہیں وعلی ہذا القیاس۔ اس سے فرق نہیں پڑتا کہ یہ چاروں حروف دوسرے نمبر پر ہوں یا تیسرے یا چوتھے۔

دوسرا فائدہ

کچھ ایسے حروف ہیں جو لکھے کسی حرف سے جاتے ہیں اور پڑھے کسی اور حرف سے مثلاً حیوۃ، صلوۃ، زکوۃ کو واو سے لکھتے ہیں مگر الف سے پڑھتے ہیں جیسے حیات، صلات، زکات اور اگر ناقص یائی ہو تو ی سے لکھتے ہیں اور الف سے پڑھتے ہیں جیسے فتی، رمی (فتا، رما پڑھتے ہیں) اور اگر ناقص واوی ہو تو الف سے لکھتے ہیں مثلاً عصا، غزا صرف دنیٰ کو ی سے لکھتے ہیں حالانکہ واوی ہے۔

اسی طرح متی، لدی، الی، بلی، حتی کو ی سے لکھتے ہیں مگر الف سے پڑھتے ہیں۔ البتہ علی اگر حرف جر ہوتا ہے تو ی سے اور اگر فعل ہوتا ہے تو الف سے لکھتے ہیں جیسے ان فرعون علا فی الارض اور کلا وکلتا کو الف سے لکھا جاتا ہے لیکن بنی طی کے نزدیک الف مقصورہ سے بدلنا جائز ہے ــــ یعنی کلیٰ وکلتیٰ لکھ سکتے ہیں۔ ــ جیسے یہ لوگ بقی وفنی کو بقا اور فنا کہتے ہیں۔

کُردوں کی وجہ تسمیہ

علامہ زمخشری نے سرکار دو عالم سے روایت کی ہے کہ حضورؐ نے فرمایا: کُرد جنوں کی ایک قوم ہے جن سے خدا نے پردہ اٹھا دیا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ جب جناب سلیمان ہندوستان کی جنگ پر گئے تو اسّی عورتوں کو گرفتار کر کے ایک جزیرہ میں ان کو ساکن کر دیا۔ اتنے میں دریا سے جنات کا ایک گروہ آیا اور ان عورتوں سے ہم بستری کی اور چالیس عورتیں حاملہ

ہوگئیں۔ جب سلیمان کو اس کی اطلاع ملی تو ان کو وہاں سے نکال کر فارس کی سرزمین میں سکونت دی۔ اور ان چالیس عورتوں سے چالیس لڑکے پیدا ہوئے۔ جب یہ لڑکے بڑے ہوئے تو انھوں نے فتنہ وفساد شروع کر دیا اور ڈاکو بن گئے۔ لوگوں نے جناب سلیمان سے شکایت کی تو انھوں نے فرمایا: اکردوھم الی الجبال الخ اس لئے ان کا نام کرد ہو گیا واللہ اعلم

جمعہ کی وجہ تسمیہ

۱۔ چونکہ خدا جمعہ کے دن خلق اشیاء سے فارغ ہوا اور اس دن ساری مخلوق جمع ہوگئی لہٰذا اس کو "جمعہ" کہا گیا۔

۲۔ چونکہ لوگ اس دن نماز کے لئے جمع ہوتے ہیں اس لئے اس کو جمعہ کہا گیا۔

۳۔ سب سے پہلے اس دن کا نام جمعہ انصار نے رکھا اور یہ رسول خداؐ کے مدینہ آنے سے پہلے اور سورۂ جمعہ کے نازل ہونے سے پہلے کی بات ہے۔ بات اس طرح ہوئی کہ انصار ایک دن جمع ہو کر کہنے لگے کہ یہودیوں کا ایک دن ہر ہفتہ میں ہوتا ہے جہاں وہ جمع ہوتے ہیں اور وہ شنبہ ہے۔ اسی طرح نصاریٰ کا بھی ہر ہفتہ میں ایک دن اجتماع ہوتا ہے اور وہ "یکشنبہ" ہے لہٰذا ہم لوگ بھی ایک دن معیّن کریں تاکہ اس دن جمع ہو کر ذکرِ الٰہی کیا کریں اور اس کا شکر ادا کریں اور انھوں نے اس کے لئے جمعہ کا دن معیّن کیا۔ جمعہ کے دن کو پہلے یوم العروبہ کہا کرتے تھے پھر یہ لوگ اسعد بن زرارہ کے پاس گئے اس نے ان کو نماز پڑھائی اور ذکرِ الٰہی کیا لہٰذا اس دن کا نام جمعہ رکھ دیا۔

۴۔ بعض کا خیال ہے کہ کعب بن لوی نے سب سے پہلے اس دن کا نام جمعہ رکھا کیونکہ اسی دن لوگ ان کے پاس جمع ہوئے تھے۔ یہ کعب وہی شخص ہیں جنھوں نے سب سے پہلے "امابعد" کا استعمال کیا ہے۔

قول مؤلف: میں نے بعض نسخوں میں دیکھا ہے کہ سب سے پہلے امابعد کو

سحبان بن دائل نے استعمال کیا ہے اور بعض کا خیال ہے کہ اس کلمہ کا موجد قس بن ساعدۃ الایادی ہے ـــــ مترجم کے نزدیک قول اخیر اصح ہے۔

لطیفہ

ایک شاگرد نے استاد سے پوچھا: آخر عمرو کی کیا غلطی ہے کہ زید اس کو ہمیشہ مارا کرتا ہے یہاں تک کہ مثال ہو گئی ہے ضرب زید عمرا (زید نے عمرو کو مارا) استاد نے کہا: اس نے داؤد کی واؤ چرائی ہے اس جرم میں مارا جاتا ہے۔

کیمیا کے بارے میں مولا علیؑ کا فرمان

جناب ابو موسیٰ جابر بن حیان جو کتاب سبعمائۃ، خمسمائۃ، سبعین، سبعۃ، مائۃ، اربعۃ و اربعین، مائۃ وعشرین، جیسی بہت سی کتابوں کے مصنف ہیں وہ جناب امام جعفر صادقؑ کے پروردہ ہیں اور آپ ہی کی گود کے تربیت یافتہ ہیں اور آپ کے شاگرد رشید ہیں کہ اپنی تمام کتابوں میں قال سیدی علیہ السلام کذا اما و قلت لسیدی کذا سے حضرتؑ کی تعبیر کرتے ہیں اور زیادہ تر حضرت صادقؑ کے حق کی قسم کھاتے ہیں مثلاً وحق سیدی و مولائی جعفر بن محمدؑ ـــــ یہ علم کیمیا کے ایسے استاد تھے کہ علم کیمیا کو "علم جابر" کہا جاتا ہے اور سب لوگ ان کی استادی پر عقیدہ رکھتے ہیں۔ انھیں جابر بن حیان نے اپنی کتاب میں لکھا ہے کہ ایک ساربان نے امیر المؤمنین علیؑ ابن ابی طالب کی خدمت میں عرض کی: حضور اس علم ـــــ یعنی کیمیا ـــــ کے بارے میں کیا فرماتے ہیں جس کے لئے لوگ بہت کوشاں اور غور و فکر کرتے ہیں! حضرتؑ نے تھوڑی دیر سر جھکایا پھر کچھ غور کرنے کے بعد فرمایا: تم نے ایسے علم کا سوال کیا ہے جو اخت نبوت و قوام مروت ہے۔ یقیناً یہ علم تھا اور ہے۔ دنیا میں کوئی ایسا درخت و پتھر نہیں ہے جو اس علم کا اصلی و فرعی مادہ اس سے نہ ہو۔ ساربان نے پوچھا:

کیا حضور اس کو جانتے ہیں؟ فرمایا: خدا کی قسم میں تمام ان لوگوں سے جو اس علم کے عالم ہیں اور جنھوں نے اس کا تجربہ کیا ہے ان سب سے زیادہ اس علم کو جانتا ہوں کیونکہ لوگ تو اس کے ظاہر سے گفتگو کرتے ہیں اور میں ظاہر و باطن دونوں کا عالم ہوں۔ اس نے کہا: یا امیر المومنین کچھ بیان فرمائیے تاکہ ہم بھی سیکھیں! حضرت ؑ نے فرمایا: خدا کی قسم اگر نفس امارہ "جس پر تمام مفاسد مرتب ہوتے ہیں" کا لحاظ نہ ہوتا تو میں اس علم کی حقیقت بیان کر دیتا۔ اس نے کہا کچھ تو فرمائیے؟ آپ نے کہا: میں جانتا ہوں، سرب وزاج اور زیبق رجراج اور زعفران الحدید و زنگار اور مس کبود میں بے انتہا خزانہ ہے۔ جابر کی تالیفات میں یہ دو شعر جو حضرت علی ؑ کی طرف منسوب ہیں ملتے ہیں ؎

خذ الغراد و الطلقا (و الطرقا خ ل) — وشیئا یشبہ البرقا
اذا مزجته سحقا — ملکت الغرب و الشرقا

قول مؤلف: کیمیا کے وجود اور فلزات کی تبدیلی ناقابل انکار حقیقت ہے لیکن یہ سب نہیں جانتے بلکہ صرف انبیاء، اولیاء اور ائمہ معصومین ؑ جو بحکم خدا کائنات کے ذروں میں اور اجزائے موجودات میں تصرف کلی رکھتے ہیں وہی اس کو جانتے ہیں یا پھر وہ لوگ جن کو ان حضرات سے ذرہ برابر علم ہو گیا۔ اس کے علاوہ سب مکاری و دھوکہ بازی ہے اور ہمارے قول پر شاہد یہ حدیث ہے: جابر نے ایک کتاب علم کیمیا میں لکھ کر امام جعفر صادق ؑ کی خدمت میں پیش کی حضرت ؑ نے دیکھ کر فرمایا: بہت مشکل لکھا ہے کوئی اس کو سمجھ نہیں سکتا اس سے واضح لکھو۔ جابر وہ کتاب لیکر گئے۔ پھر دوبارہ ایک مدت کے بعد لے کر حاضر ہوئے۔ حضرت ؑ نے فرمایا: یہ بھی مشکل ہے اس سے بھی آسان ہونا چاہیئے۔ اس پر جابر نے کہا اگر اس سے زیادہ آسان کر دوں تو ہر شخص سمجھ لے گا اور سب ہی سونا بنانے لگیں گے۔ حضرت ؑ مسکرائے فرمایا: جابر یہ علم کسی کے بس کا نہیں ہے اور نہ کوئی اس کو بنا سکتا ہے جب تک مشیت الٰہی شامل حال نہ ہو۔ انتہیٰ

فائدہ ابجدیہ

صاحب قاموس اور دیگر مولفین نے اپنی اپنی تالیفات میں تحریر کیا ہے کہ ابجد سے لے کر قرشت تک مدین کے بادشاہوں کے نام ہیں اور کلمن ان کا رئیس تھا کہ جس نے کتاب عربی کو ان کے ناموں کے حروف کے اعداد کے مطابق قرار دیا ہے اور یہ سارے اشخاص "یوم الظلہ" ہلاک ہو گئے اور یہ سب حضرت شعیب کے اصحاب تھے اس کے بعد ثخذ اور ضظغ کو وضع کر کے مذکورہ کلمات کے ساتھ ملحق کر دیا اور فضلاء نے ان حروف کے لئے اعداد معین کئے ہیں جن کی ترتیب یہ ہے :

ا	ب	ج	د	ہ	و	ز	ح	ط	ی	ک	ل	م	ن
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۲۰	۳۰	۴۰	۵۰

س	ع	ف	ص	ق	ر	ش	ت	ث	خ	ذ
۶۰	۷۰	۸۰	۹۰	۱۰۰	۲۰۰	۳۰۰	۴۰۰	۵۰۰	۶۰۰	۷۰۰

ض	ظ	غ
۸۰۰	۹۰۰	۱۰۰۰

اس کی مختلف ترکیب دی گئی ہے۔ پہلی ترتیب تو گذر چکی۔ بعض حضرات نے صور متشابہ سے ترکیب دی ہے۔

ایقغ	بکر	جلش	دمت	ھنث
۱۱۱۱	۲۲۲	۳۳۳	۴۴۴	۵۵۵

وسخ	زعذ	حفض	طصظ
۶۶۶	۷۷۷	۸۸۸	۹۹۹

ان حروف کو حروف ہجار بھی کہتے ہیں کیونکہ لفظ ہجا تقطیع لفظ ہے بحروف خلاق : معانی۔

کمال الدین اسماعیل اصفہانی کہتے ہیں ؎

۱۔۔۔ ہجا گفتن ارچہ پسندیدہ نہ بود   مبادا کسی کہ آلت ان ندارد

ہجو کرنا چاہے ناپسند ہو مگر یہ ایسا ہے کہ جیسے کسی کے پاس آلت نہ ہو

۲۔۔۔ ہر ان شاعریکہ نباشد ہجا گو   چو شیریکہ چنگال و دندان ندارد

جو شاعر ہجو نہ کہتا ہو اس کی مثال اس شیر کی سی ہے کہ جس کے پاس پنجے اور دانت نہ ہوں

۳۔۔۔ رسولؐ خدا داد فرماں بحسّان   کز او ہیچ مداح فرمان ندارد

رسولؐ خدا نے حسان بن ثابت کو حکم دیا تھا کہ دشمنوں کی ہجو کریں لیکن کسی مداح کو یہ فرمان نہیں دیا تھا۔

۴۔۔۔ حروف ہجا گر نخوانند اول   ہما ناکسی خود دبستان ندارد

اگر شروع میں حروف ہجا نہ پڑھے جائیں تو ایسا ہے گویا وہ دبستان بھی نہیں گیا۔

بعض علمائے جفر و رمل نے حروف ہجا کو عناصر اربعہ سے نسبت دی ہے اور ابجد کے لحاظ سے ترتیب دیا ہے کہ سات حرف ناری، سات ہوائی، سات خاکی، سات آبی ہیں مثلاً الف ناری ب ہوائی ج آبی دال خاکی۔ اسی ترتیب سے آخر تک قیاس کیجئے۔

حروف ناری کا مجموعہ اھطمفشذ

ہوائی کا مجموعہ بوینصتض

آبی کا مجموعہ جزکسقثظ

خاکی کا مجموعہ دحلعرخغ ہے۔

البتہ اعداد حروف میں کوئی اختلاف نہیں ہے۔ انھیں اعداد کے لحاظ سے شعراء نے اہم امور کی تاریخیں کہی ہیں اور منشی حضرات بھی استعمال کرتے ہیں اور ان ۲۸ حروف میں سے فارسی میں ۸ لفظوں کا تلفظ نہیں ہے اور ایک شاعر نے ان کو نظم میں تحریر کیا ہے ؎

۱۔۔۔ ہشت حرف است انکہ اندر فارسی ناید ہمی
تا نیاموزی نباشی اندریں معنی معاف
آٹھ حرف فارسی میں نہیں آتے ہیں اگر تم نے ان کو
نہ سیکھا تو اس سلسلہ میں قابل معافی نہیں ہو۔
۲۔۔۔ بشنو از من تا کدام است ایں حروف یاد گیر
ثا و حا و صاد و ضاد و طا و ظا و عین و قاف
مجھ سے ان حروف کو سنو اور یاد کرو اور وہ یہ ہیں
ث ح ص ض ط ظ ع ق

اور اس کے عدم تلفظ کی وجہ یہ ہے کہ اس قوم میں ان حروف کے مخارج ہی نہیں ہیں کیونکہ ایرانی حضرات س ث ص کو ایک مخرج سے ادا کرتے ہیں ۔ الف و عین کو ایک مخرج سے ح اور ھ کو ایک مخرج سے ظ ، ز ، ض (ذ مترجم) کو ایک مخرج سے ادا کرتے ہیں[1]

۱۔ کشکول امینی۔

القاب حضرت رسالتمآب

سرکار دو عالمؐ کے القاب ایک ہزار سے زیادہ ہیں لیکن تحقیقی طور پر ایک سو تین (۱۰۳) ثابت ہیں۔ ہم تیمناً و تبرکاً چند لقب یہاں پر ذکر کرتے ہیں:

۱۔ حبیب اللہ ۲۔ امین ۳۔ مصطفیٰ ۴۔ خاتم النبیین ۵۔ رحمۃ للعالمین ۶۔ شفیع المذنبین ۷۔ بشیر ۸۔ نذیر ۹۔ طاہر ۱۰۔ منذر ۱۱۔ مذکّر ۱۲۔ مزمّل ۱۳۔ مدثر ۱۴۔ طٰہٰ ۱۵۔ رؤف ۱۶۔ طیب ۱۷۔ حقیقۃ الحقائق ۱۸۔ عقل ۱۹۔ نون ۲۰۔ قلم ۲۱۔ نور ۲۲۔ روح ۲۳۔ انسان مکمل ۲۴۔ عین العالم ۲۵۔ عین المقصود ۲۶۔ حجۃ الخلق ۲۷۔ واسطۃ الفیض ۲۸۔ قطب الاقطاب ۲۹۔ جواد ۳۰۔ کامل ۳۱۔ صورۃ الخلق ۳۲۔ مرات الذات ۳۳۔ مرآت الصفات ۳۴۔ مظہر الاتم ۳۵۔ مظہر الاسماء ۳۶۔ مبارک ۳۷۔ مختار ۳۸۔ الرسول ۳۹۔ عاقب ۴۰۔ حاشر ۴۱۔ امّی ۴۲۔ نبی ۴۳۔ ہادی ۴۴۔ یٰس ۴۵۔ طٰس ۴۶۔ ناصر ۴۷۔ حکیم ۴۸۔ مبین ۴۹۔ صادق ۵۰۔ مکی ۵۱۔ مدنی ۵۲۔ البطحی ۵۳۔ عربی ۵۴۔ ہاشمی ۵۵۔ عادل ۵۶۔ مطہر ۵۷۔ شافع ۵۸۔ محلل ۵۹۔ محرم ۶۰۔ آمر ۶۱۔ ناہی ۶۲۔ حلیم ۶۳۔ ولی۔

حضرتؐ کی کُنیّتیں

۱۔ ابو القاسم ۲۔ ابو ابراہیم ۳۔ ابو الارامل ۴۔ ابو المکارم ۵۔ ابو الفضائل ۶۔ ابو المظفر ۷۔ ابو الارواح ۸۔ ابو البشر۔ یہ لقب حضرتؐ کا اس لئے ہے کہ آپ ارواح و اجساد کی خلقت سے پہلے ہیں۔

القاب حضرت علیؑ

مولائے کائنات کے القاب بھی حساب و شمار سے باہر ہیں تیمناً و تبرکاً ہزار میں سے

ایک بیان کر رہا ہوں ؎

کتاب فضل ترا آبِ بحر کافی نیست
کہ ترکنم سرانگشت و صفحہ بشمارم

یعنی آپ کی کتاب فضیلت کے اوراق کو سمندر میں انگلی تر کر کے شمار کرنے لگوں تو سمندر کا پانی ناکافی ہو جائے۔

۱۔ امیرالمومنین ۲۔ یعسوب الدین ۳۔ امام المسلمین ۴۔ قائد الغر المحجلین ۵۔ مبیر المشرکین ۶۔ قاتل الناکثین والقاسطین والمارقین ۷۔ رئیس الموحدین ۸۔ مولیٰ المومنین ۹۔ مرتضیٰ ۱۰۔ نفس الرسول ۱۱۔ اخ الرسول ۱۲۔ زوج البتول ۱۳۔ سیف اللہ المسلول ۱۴۔ امیر البررۃ ۱۵۔ قاتل الفجرۃ ۱۶۔ قسیم الجنۃ والنار ۱۷۔ صاحب اللوا ۱۸۔ سید العرب ۱۹۔ عین اللہ الناظرۃ ۲۰۔ حجۃ اللہ البالغہ ۲۱۔ کلام اللہ الناطق ۲۲۔ اسد اللہ الغالب ۲۳۔ مظہر العجائب ۲۴۔ مظہر الغرائب ۲۵۔ باب مدینۃ العلم ۲۶۔ والد السبطین ۲۷۔ وارث المشعرین ۲۸۔ الضارب بالسیفین ۲۹۔ الطاعن بالرمحین ۳۰۔ المحامی عن حرم المسلمین ۳۱۔ صالح المومنین ۳۲۔ وارث علم النبیین ۳۳۔ قامع الملحدین ۳۴۔ تاج البکائین ۳۵۔ ید اللہ الباسطہ ۳۶۔ وجہ اللہ الزاہرہ ۳۷۔ والد الائمۃ ۳۸۔ سراج الامۃ ۳۹۔ رحمۃ اللہ الواسعہ ۴۰۔ خاصف النعل ۴۱۔ کشاف الکرب ۴۲۔ صدیق الاکبر ۴۳۔ ہادی ۴۴۔ راعی ۴۵۔ فاروق الاعظم ۴۶۔ بیضۃ البلد۔

عمرو بن عبدود کی بہن نے کہا ہے:

لو کان قاتل عمرو غیر قاتلہ — لکنت ابکی علیہ آخر الابد
ولکنّ قاتلہ من لا یعاب بہ — وکان یدعی قدیما بیضۃ البلد

یعنی اگر عمرو کا قاتل حضرت علیؑ کے علاوہ کوئی اور ہوتا تو میں اپنے بھائی پر آخر ابد تک روتی لیکن اس کا قاتل ایسا شخص ہے جس میں کوئی عیب نہیں ہے اور وہ ہمیشہ سے بیضۃ البلد کے لقب سے پکارا جاتا رہا ہے۔

مؤلف کہتے ہیں بس اتنے پر اکتفا کرتا ہوں کیونکہ خوارزمی نے بھی اتنے ہی لکھے ہیں۔ مزید معلومات

کے لئے کتابوں کی طرف رجوع کریں۔

حضرت علیؑ کی کُنّیتیں

۱۔ ابو تراب ۲۔ ابوالائمہ ۳۔ ابوالحسنؑ ۴۔ ابوالحسینؑ
۵۔ ابوالحسنین ۶۔ ابوالریحانتین۔

القاب حضرت فاطمہ زہراؑ

۱۔ بتول ۲۔ خیرالنساء ۳۔ راضیہ ۴۔ مرضیہ ۵۔ سیدہ ۶۔ محدثہ ۷۔ طاہرہ ۸۔ زکیہ ۹۔ مبارکہ ۱۰۔ میمونہ ۱۱۔ معصومہ ۱۲۔ بضعۃ النبوہ ۱۳۔ درۃ البیضاء ۱۴۔ صدیقہ ۱۵۔ نبیھہ ۱۶۔ المختار ۱۷۔ عذراء ۱۸۔ سیدۃ النساء ۱۹۔ والدۃ السبطین ۲۰۔ زہراء
ایک شاعر کہتا ہے ؎

بہ بستہ نطق مرا لم یلد و لم یولد
وگرنہ گفتمی ایں دختر است دخت خدائے

(خدا کی صفت) لم یلد ولم یولد نے میری زبان بند کر دی ہے ورنہ میں کہتا یہ فاطمہ زہراؑ خدا کی بیٹی ہیں۔

کنیت

۱۔ ام الائمہ ۲۔ ام الحسنؑ ۳۔ ام الحسینؑ ۴۔ ام الحسنینؑ
۵۔ ام ابیہا ۶۔ ام الخیرہ ۷۔ ام الفضائل ۸۔ ام الاخیار
۹۔ ام الازہار ۱۰۔ ام النجباء ۱۱۔ ام العلوم ۱۲۔ ام الکتاب

القاب امام حسنؑ

۱۔ ولی ۲۔ زکی ۳۔ طیّب ۴۔ سیّد ۵۔ بر ۶۔ عالم ۷۔ حجۃ ۸۔ سبط ۹۔ شبلؑ
۱۰۔ وزیر ۱۱۔ تقی ۱۲۔ قائم ۱۳۔ ۱۴۔ طورسینین ۱۴۔ مجتبیٰ۔

کنیّت

۱۔ ابو محمد چونکہ آپ میں تمام محامد جمع تھے اس لئے سرکار رسالتمآبؐ نے آپ کو یہ کنیت مرحمت فرمائی تھی۔

القاب سیّد الشہداء امام حسینؑ

۱۔ سیدالشہداء ۲۔ تقی ۳۔ بر ۴۔ رشید ۵۔ شہید ۶۔ طیب ۷۔ وفی ۸۔ زکی
۹۔ مبارک ۱۰۔ تابع ۱۱۔ دلیل ۱۲۔ سبط ۱۳۔ خامس آل عبا ۱۴۔ طورسینین۔

سیدالشہداء دو شخصوں کا لقب ہوا ہے۔ ایک جناب حمزہ جو احد کے سیدالشہداء ہیں۔ دوسرے امام حسینؑ جو اولین و آخرین کے سیدالشہداء ہیں۔ جیسے جناب مریم اپنے زمانہ کی عورتوں کی سیدۃ النساء تھیں اور شہزادی فاطمہ زہراؑ اولین و آخرین کی سیدۃ النساء ہیں۔

کنیّت

۱۔ ابوعبداللہ ۲۔ ابوالائمہ ۳۔ ابوالمسا۔

القاب حضرت زین العابدینؑ

۱۔ زین العابدین ۲۔ سیدالساجدین ۳۔ سیّد ۴۔ عدل ۵۔ زکی ۶۔ حبیب

۷۔ امین ۸۔ سجادؑ ۹۔ سیدالعابدین ۱۰۔ ابن الخیرتین ۱۱۔ کریم الطرفین ۱۲۔ ذوالثفنات

کنیت

۱۔ ابوالحسن ۲۔ ابومحمد۔

القاب حضرت باقرؑ

۱۔ باقرالعلوم ۲۔ شاہدالعلوم ۳۔ ذاکر ۴۔ شاکر ۵۔ ہادی ۶۔ صابر
۷۔ جامع ۸۔ حاضر۔ کنیت ابوجعفر تھی۔

القاب حضرت جعفرالصادقؑ

۱۔ صادق ۲۔ محقق ۳۔ مصدق ۴۔ کاشف الحقائق ۵۔ راحم ۶۔ فاضل
۷۔ طاہر ۸۔ صابر۔

کنیت

۱۔ ابوعبداللہ ۲۔ ابواسماعیل۔

القاب امام موسیٰ بن جعفرؑ

۱۔ کاظم ۲۔ ثقہ ۳۔ عالم ۴۔ عبدصالح ۵۔ صابر ۶۔ امین ۷۔ زین المجتہدین
۸۔ باب الحوائج۔

کنیت

۱۔ ابوالحسن ۲۔ ابوالعلی ۳۔ ابواسماعیل ۴۔ ابوابراہیم۔

القاب حضرت امام رضاؑ

۱۔ رضا ۲۔ رضی ۳۔ صابر ۴۔ وفی ۵۔ قبلہ ہفتم یہ لقب عجمیوں کے درمیان ہیں ہے۔ کنیت۔ ابوالحسن ہے۔

القاب امام محمد تقیؑ

۱۔ تقی ۲۔ جواد ۳۔ مرتضیٰ ۴۔ منتجب ۵۔ قانع۔

کنیت : ۱۔ ابوجعفر ۲۔ ابوالفضل ہے۔

القاب امام علی نقیؑ

۱۔ نقی ۲۔ طیب ۳۔ امین ۴۔ ہادی ۵۔ ناصح ۶۔ فتاح ۷۔ مرتضیٰ۔

۸۔ فقیہ ۹۔ عالم ۱۰۔ عسکری۔ کنیت : ابوالحسن۔

القاب امام حسن عسکریؑ

۱۔ عسکری ۲۔ زکی ۳۔ خالص ۴۔ سراج ۵۔ ہادی۔

کنیت : ۱۔ ابومحمد ۲۔ ابوالقاسم ہے۔

القاب حضرت حجتؑ

۱۔ حجۃ اللہ ۲۔ صاحب الزماں ۳۔ صاحب العصر ۴۔ مہدی ۵۔ ہادی ۶۔ قائم ۷۔ منتظر ۸۔ خاتم الائمہ ۹۔ خاتم الاوصیاء ۱۰۔ خلیفۃ رب العالمین ۱۱۔ شریک القرآن ۱۲۔ بقیۃ اللہ۔ کنیت : ۱۔ ابوالقاسم ۲۔ ابوعبداللہ۔

قول مولف : ثقۃ الاسلام نوری کی نجم الثاقب کے حوالہ سے میرے والد ماجد نے "کتاب چہاردہ معصومین" میں حضرت حجت عجؑ کے ایک سو بیاسی ۱۸۲ نام لکھے ہیں جیسے احمد، ترکوم یا اوقید توریت میں آپ کا نام ایزد نشان ہے اور مجوس کے یہاں ایزد شناس ہے۔

وضع حمل کی آسانی کیلئے

درج ذیل آیات کو لکھ کر تاگے سے داہنی ران میں باندھ دیں۔ ولادت کے بعد فوراً اس کو کھول دیں۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ کَاَنَّھُمْ یَوْمَ یَرَوْنَ مَا یُوْعَدُوْنَ لَمْ یَلْبَثُوْا اِلَّا سَاعَۃً مِّنْ نَّھَارٍ، کَاَنَّھُمْ یَوْمَ یَرَوْنَھَا لَمْ یَلْبَثُوْا اِلَّا عَشِیَّۃً اَوْ ضُحٰھَا، اِذْ قَالَتِ امْرَاَۃُ عِمْرَانَ رَبِّ اِنِّیْ نَذَرْتُ لَکَ مَا فِیْ بَطْنِیْ مُحَرَّرًا۔

دوسرا طریقہ

ایک شخص نے امام محمد باقرؑ کی خدمت میں آکر عرض کیا: میری بیوی درد زہ میں مبتلا ہے اور قریب ہے کہ مرجائے حضرت نے فرمایا: جاکر اس آیت کو اس کے اوپر پڑھ دو سورہ (۱۹۔۳۳) فاجاءھا المخاض الی جذع النخلۃ قالت یالیتنی مت قبل ھذا وکنت نسیا منسیا فناداھا من تحتھا الا تحزنی قد جعل ربك تحتك سریا وھزی الیك بجذع النخلۃ تساقط الیك رطبا جنیا اس کے بعد بلند آواز سے کہو واللہ اخرجکم من بطون امھاتکم لا تعلمون شیئا وجعل لکم السمع والابصار والافئدۃ لعلکم تشکرون کذلك اخرج ایھا الطلق اخرج باذن اللہ (مکارم ص۲۴۷) امام جعفر صادقؑ فرماتے ہیں: جب درد زہ شدید ہوجائے تو پوست آہو یا کاغذ پر ان آیات کو لکھو: اللھم یا فارج الھم و کاشف الغم رحمان الدنیا والآخرۃ ورحیمھما ارحم فلانۃ بنت فلانۃ رحمۃ تغنیھا بھا عن رحمۃ جمیع خلقك تفرج بھا کربتھا وتکشف بھا غمھا وتیسر ولادتھا وقضی

بینھم بالحق وھم لا یظلمون وقیل الحمد للہ رب العالمین۔

ہمنام پیغمبرؐ کا احترام کرو

ابوہارون کا بیان ہے کہ میں امام صادقؑ کا ہمنشین تھا۔ چند روز حضرت کی خدمت میں نہ جاسکا۔ اس کے بعد جب حاضر خدمت ہوا تو پوچھا: کئی دن سے تم کو نہیں دیکھا؟ عرض کی: خداوند قدوس نے ایک بچہ مجھے مرحمت فرمایا ہے۔ حضرت نے فرمایا: بارك الله لك۔۔۔ خدا تم کو مبارک کرے۔۔۔ کیا نام رکھا ہے؟ میں نے کہا محمد! حضرت نے محمد محمد کہتے کہتے اتنا سر جھکایا کہ قریب تھا کہ آپ کی ٹھڈی زمین سے لگ جائے اس کے بعد فرمایا: میری جان میری اولاد، میرے اہل بیت، میرے ماں، باپ، تمام زمین والے رسول خداؐ پر فدا ہو جائیں۔ (سنو ابوہارون) اس بچہ کو گالی نہ دینا، نہ اس کو مارنا، نہ اس کے ساتھ برائی کرنا اور یاد رکھو زمین پر کوئی گھر ایسا نہیں ہے جس میں محمد نام کا کوئی شخص ہو مگر وہ ہر روز لوث شیطانی سے پاک ہوتا ہے۔

نام محمدؐ کے فوائد

سرکار رسالتمآب نے فرمایا: جس گھر میں محمد نام کا کوئی ہوتا ہے اس گھر والے رات بھر صبح تک اور دن رات تک خیریت سے گزارتے ہیں۔ حضرتؐ نے فرمایا: جب کسی لڑکے کا نام محمد رکھو تو اس کا احترام کرو، نشست میں اس کو جگہ دو۔ اس سے ترش روئی اختیار نہ کرو۔ اور یہ بھی فرمایا: جس دسترخوان پر محمد یا احمد نام کا شخص بیٹھتا ہے وہ گھر روزانہ دو مرتبہ شیطان کے گزند سے پاک ہوتا ہے۔ جو گروہ اپنے اندر محمد یا احمد نامی شخص کو داخل کرے گا اس کے لئے خیر ہوگا۔

ابن عباس کہتے ہیں: قیامت کے دن ایک منادی ندا دے گا جس کا نام محمد ہو وہ کھڑا

ہو جائے اور اس نام کی برکت کی وجہ سے جنت میں داخل ہو جائے۔

انّا رکھنے کا دستور

اگر ماں کا دودھ کم ہونے کی وجہ سے انّا رکھنے کی ضرورت ہو تو ایسی انّا رکھنی چاہیئے جو خوش اخلاق، خوبصورت، باحیا، پرہیزگار ہو تاکہ بچہ نیک ہو۔ نادان و ناشائستہ انّا نہیں رکھنی چاہیئے۔[1]

رسول خداؐ نے فرمایا: بیوقوف انّا نہ رکھو کیونکہ دودھ اپنا اثر بچہ میں کرتا ہے اور بچہ بھی بیوقوف ہو جاتا ہے۔ اسی طرح ارشاد فرمایا: پاگل اور زناکار انّا کا دودھ اپنے بچوں کو مت پلواؤ کیونکہ دودھ کا اثر ہوتا ہے۔ یہودی، عیسائی اور خارج از دین عورت کا دودھ بھی بچوں کو نہ پلواؤ، جو عورت ائمہ کی دشمن ہو اس کو بھی انّا مت رکھو کیونکہ بچے کے سعید و شقی ہونے میں دودھ کو بھی دخل ہوتا ہے۔

نمرود نے چیتے کا دودھ پیا تھا، بخت نصر نے کتے کا دودھ پیا تھا۔ حجاج کے کام و دہن میں خون ٹپکایا گیا تھا اسی لئے یہ لوگ خونریز ہوئے تھے اور اسی طرح دودھ حرام سے بھی نہ ہوا ہو۔

جناب علی ابن جعفر نے امام موسیٰ کاظمؑ سے پوچھا! جس عورت کے یہاں زنا سے بچہ پیدا ہوا ہو اس کو انّا بنایا جاسکتا ہے؟ حضرت نے فرمایا: نہیں اس میں صلاحیت نہیں ہے۔ جو دودھ زنا سے ہوا ہو وہ اچھا نہیں ہے۔

۱۔ مکارم۔

اولاد کو دوست رکھنے کا حکم

بچوں کو دوست رکھو اور ان پر رحم کرو، جب ان سے وعدہ کرو تو ضرور پورا کرو، بچے تم کو ہی رازق خیال کرتے ہیں۔

شعر

۱۔۔۔ فلاتجزع اذا اعسرت یوما   فقد ایسرت فی دھر طویل

اگر کبھی تنگدست ہو جاؤ تو جزع نہ کرو کیونکہ مدتوں آرام سے رہے ہو۔

۲۔۔۔ ولاتیئس فان الیاس کفر   لعل اللہ یغنی عن قلیل

مایوس مت ہو کیونکہ مایوسی کفر ہے ممکن ہے خدا تھوڑے ہی دنوں کے بعد مالدار کردے

۳۔۔۔ ولاتظنن بربک ظن سوء   فان اللہ اولیٰ بالجمیل

اپنے خدا سے بدظنی مت کرو اس لئے کہ خدا اولیٰ بالجمیل ہے۔

۴۔۔۔ رایت العسر یتبعہ یسار   وقول اللہ اصدق کل قول

میں نے تنگدستی کے بعد فراخی دیکھی ہے اور خدا کا قول سب سے سچا ہے۔

کیونکہ قرآن میں ہے:

انّ مع العسر یسرا

تنگدستی کے ساتھ فراخی ہے

اسیری

۱۔۔۔ وقتِ نمازِ عشق شنیدم عجب ندا   قد اذن الموذن حی علی الفنا

نمازِ عشق کے وقت میں نے عجب صدا سنی مؤذن اذان میں کہہ رہا تھا فنا کے لئے آمادہ ہو جاؤ

۲۔۔۔ اے دل بذوق زہر فنا نوش وغم مخور — بعد الفناء قد تجد العز فی البقاء

اے دل زہر فنا کو نوش کر لے اور غم نہ کر۔ فنا کے بعد ہی بقا میں تجھ کو عزت ملے گی۔

۳۔۔۔ گوید خرد کہ پرخطر است ایں طریق عشق — واللہ لا اخاف من الموت فی الھویٰ

عقل کہتی ہے یہ راہ عشق بہت پُرخطر ہے۔ خدا کی قسم میں محبت کی راہ میں مرنے سے نہیں ڈرتا۔

۴۔۔۔ گر پیش ازیں جمال تو مخفی زخلق بود — الان ذکر حسنک قد شاع فی الوریٰ

اگر اس سے پہلے تمہارا جمال خلق سے مخفی تھا تو اب تمہارے حسن کا چرچا پوری دنیا میں ہو گیا ہے

۵۔۔۔ کردی بنور خویش منور بصیرتم — حتی رائیت وجھک فی کلما اریٰ

اپنے نور سے تونے میری بصیرت کو منور کر دیا یہاں تک کہ میں جب بھی جہاں بھی دیکھتا ہوں تیرا ہی چہرہ نظر آتا ہے۔

۶۔۔۔ مہر رخت زپردہ ہر ذرہ ظاہر است — یا حبذا ظھورہ فی صورۃ الخفا

تمہارا ہر رخ پس پردہ ہر ذرہ سے ظاہر ہے کیا کہنا اس ظہور کا جو خفا کی صورت میں ہو۔

۷۔۔۔ بنگر جہاں بدیدہ حق بیں اسیریا — من نورہ تنورات الارض والسماء

اے اسیر دیدۂ حق بیں سے دنیا کو دیکھو اسی کے نور سے زمین و آسمان کو نور حاصل ہوا ہے

دیوان[1] حضرت علی میں ہے

۱۔۔۔ اذا اجتمع الآفات والبخل شرھا — وشر من البخل المواعید والمطل

۲۔۔۔ ولا خیر فی وعد اذا کان کاذبا — ولا خیر فی قول اذا لم یکن فعل

۳۔۔۔ اذا کنت ذا علم ولم تک عاقلا — فانت کذا النعل ولیس لہ رجل

۴۔۔۔ وان کنت ذا عقل ولم تک عالماً — فانت کذا رجل ولیس لہ نعل

۱۔ یہ دیوان حضرت علیؑ کا نہیں ہے درحقیقت ایک حکیم علی ابن ابی طالب گزرا ہے یہ اسی کا دیوان ہے۔ نام سے لوگوں کو اشتباہ ہوا ہے۔ مترجم

۵۔۔۔۔ الا انما الانسان غمد لعقلہ ولا خیر فی غمد اذا لم یکن نصل

ترجمہ: اگر مصیبتیں جمع ہو جائیں تو سب سے بری آفت بخل ہے اور بخل سے بھی بری چیز وعدہ کرکے ٹال مٹول کرنا ہے۔ جھوٹے وعدہ میں کوئی خیر نہیں ہے اور اس قول میں کوئی بھلائی نہیں ہے جو عمل میں نہ آئے۔ اگر تم صاحب علم ہو مگر صاحب عقل نہیں ہو تو تمہاری مثال ایسی ہے کہ جس کے پاس جوتے ہوں مگر پیر نہ ہوں اور اگر تم صاحب عقل ہو اور صاحب علم نہیں ہو تو تم اس شخص جیسے ہو جس کے پیر تو ہوں مگر جوتے نہ ہوں۔ آگاہ ہو انسان اپنی عقل کے لئے نیام ہے اور اس نیام میں کوئی خیر نہیں ہے جس میں پھال نہ ہو۔

فائدہ

ہر انڈا عربی میں ضاد سے لکھا جائے گا یعنی بیض سوائے چیونٹی کے انڈے کے کہ وہ ظ سے لکھا جائے گا یعنی بیظ۔

فائدہ

بعض تاریخوں میں مادرِ جناب موسیٰؑ کا نام یوکبد لکھا ہے اور اس کی خاصیت بند دروازوں کا کھولنا ہے۔

تشبیہات دنیا

دنیا کے لئے بہت سے صفات و حالات ہیں۔ اور ہر صفت میں اس کی ایک چیز سے تشبیہ دی گئی ہے اس لئے اس کی بہت سی مثالیں ہیں۔ چند مثالیں ہم یہاں پر پیش کرتے ہیں۔ ملاحظہ فرمائیے۔

۱۔ قرآن مجید میں بے ثباتی اور سرعت زوال کی مثال بیان کرتے ہوئے خدا فرماتا ہے:

وہ ایک گھاس ہے جو زمین سے اُگتی ہے اور بارش کی وجہ سے ایک لحظہ خرم و تر و تازہ رہتی ہے پھر جب آفتاب کی چمک اس پر پڑتی ہے تو خشک ہو جاتی ہے اور ہوا ادھر ادھر منتشر کر دیتی ہے بعض احادیث میں اس کو بیل سے تشبیہ دی ہے ۔

۲۔ دنیا کی کوئی حقیقت نہیں ہے اور نہ اس کی کوئی اصل ہے بلکہ محض وہم و خیال ہے اس سلسلہ میں اس کی تشبیہ ان خیالات سے دی گئی ہے جن کو آدمی خواب میں دیکھتا ہے اور جب بیدار ہوتا ہے تو اس کا کوئی اثر نہیں ہوتا اسی طرح دنیا ایک خواب ہے اور موت بیداری ہے مرنے کے بعد ہوش آئے گا کہ اس کے پاس تو کچھ بھی نہیں ہے بلکہ مرنے سے پہلے ہی ایسا ہے کیونکہ آدمی عیش و لذت، رنج و مصیبت سے دوچار ہوتا ہے لیکن جب وہ دور گزر جاتا ہے تو پھر خواب کی طرح اس کی کوئی حقیقت باقی نہیں رہتی اور بسا اوقات تو آدمی کو بعض چیزوں کے بارے میں شک ہونے لگتا ہے کہ خواب میں دیکھا ہے کہ بیداری میں۔ پس جو چیز خواب جیسی ہو اس کی کیا حقیقت ہے؟ بلکہ گزرنے کے بعد اس میں اور خواب میں کوئی فرق نہیں رہتا۔

۳۔ دنیا کے ظاہر و باطن کی مخالفت میں کہا گیا ہے کہ دنیا ایک بدبودار بڑھیا ہے جس نے زیورات سے اپنے ظاہر کو آراستہ کر رکھا ہے تاکہ مردوں کو لبھائے اور مرد فریب میں مبتلا ہو کر اس کو آغوش میں لے کر جب چہرہ سے نقاب اٹھا کر دیکھے تو پتہ چلے کہ بدصورت، قبیح سیرت بڑھیا ہے جس میں انواع و اقسام کی برائیاں ہیں اور عیوب سے بھرپور ہے۔ مروی ہے کہ قیامت کے دن دنیا کو ایک ایسی بڑھیا کی صورت میں لوگوں کے سامنے لایا جائے گا جس کے بال نیلے، آنکھیں بلیوں جیسی، بڑے بڑے دانت، کریہہ منظر، قبیح رخسار ہوگی اور لوگوں سے پوچھا جائے گا اس کو پہچانتے ہو؟ لوگ جواب دیں گے نعوذ باللہ کہ ہم اس کو پہچانیں۔ آواز آئے گی یہ وہی دنیا ہے جس پر تم فخر کرتے تھے اور ایک دوسرے سے حسد کرتے تھے، دشمنی کرتے تھے، قطع رحم کرتے تھے ـــــ اس کے بعد دنیا کو جہنم میں جھونک دیا جائے گا اور دنیا فریاد کرے گی پروردگارا میرے چاہنے والے اور میرے پیروکار کہاں ہیں؟ اس وقت خدا حکم دے گا اس کے دوستوں

کو اس کے ساتھ ملحق کردو۔

بعض حضرات نے اس سلسلہ میں دنیا کی تشبیہ سانپ سے دی ہے کہ اس کا ظاہر نرم و ہموار ہے اور اس کے باطن میں زہر ہلاہل ہے جو اس کے ظاہر و باطن کو پہچان لے گا اس کی حقیقت کو پہچان لے گا۔

۴۔ دنیا کی کوتاہیِ عمر کے سلسلہ میں کہا ہے کہ دنیا ہر شخص کے لئے ایک قدم کے مانند ہے۔ اور اس میں شک بھی نہیں ہے کیونکہ جو شخص اپنے وجود سے پہلے ازل الآزال تک اور اپنی موت کے بعد ابد الآباد تک سوچے گا اس کے مقابلہ میں اس دنیا میں دو تین روز جو زندگی بسر کرتا ہے وہ ایک قدم بلکہ اس سے بھی کم ہو گا اس طولانی سفر کے مقابلہ میں جو درپیش ہے اور جو شخص اس حقیقت پر غور کرے گا وہ دنیا میں دلچسپی نہیں لے گا اور یہ چند روز جس طرح بھی گزر جائیں گزار دے گا۔

۵۔ آخرت کے مقابلہ میں دنیا کی قدر اور اس کی کوتاہی کے سلسلہ میں کہا ہے: آخرت ایک بحر ناپیدا کنار ہے اور اس کے مقابلہ میں دنیا کی مثال ایسی ہے کہ کوئی شخص سمندر میں انگلی داخل کر کے نکال لے تو جو تری انگلی پر رہ جائے گی وہ بمنزلہ دنیا ہے اور وہ سمندر بمنزلہ آخرت ہے۔ بلکہ جو شخص دنیا کی حقیقت سے آگاہ ہے وہ جانتا ہے کہ دنیا کی حقیقت اس سے بھی کم ہے لیکن وہ دیدۂ بینا کہاں ہے؟

۶۔ امر دنیا کسی منزل پر ختم نہیں ہوتا ایک شغل دوسرے تک منجر ہوتا ہے اور اس سلسلہ میں دنیا کی مثال آب دریا سے دی گئی ہے کہ آدمی چاہے جتنا پئے پیاس نہ بجھے گی بلکہ جتنا پیتا جائے گا پیاس بڑھتی جائے گی یہاں تک کہ وہ ہلاک ہو جائے اور یہ ایک امر شاہد و محسوس ہے۔ اور جو شخص بھی چاہے دیکھ لے کہ دنیا سے سب سے زیادہ سیر وہ ہے جو دنیا کی طرف کم مائل ہے اور جس کے پاس مال زیادہ ہے اس کے لئے درد سر بھی زیادہ ہے اور اس کی کوئی حد نہیں ہے۔

۷۔ دنیا میں گرفتار ہونے کے بعد خلاصی بہت مشکل ہے جو جتنا گرفتار ہے اس کی خلاصی اتنی ہی زیادہ مشکل ہے اور اہل دنیا کی مثال ریشم کے کیڑے جیسی ہے جو اپنے گرد جالا تنتا چلا جاتا ہے اور اپنے لئے نجات کا راستہ ختم کر دیتا ہے۔ جتنا زیادہ تنتا ہے اس سے نکلنا اتنا ہی مشکل ہوتا ہے۔ یہاں تک کہ نجات کا راستہ بند ہو جاتا ہے اور وہ غم وغصہ سے ہلاک ہو جاتا ہے۔ اکثر اہل دنیا کی یہی حالت ہے۔

۸۔ دنیا کی ابتدا تر وتازہ وانتہا کثیف ہے اس کی مثال لذیذ کھانوں سے دی گئی ہے جس کو انسان کھاتا ہے کہ ابتداءً تو بہت لطیف وپاکیزہ ہوتی ہے لیکن کھانے کے چند گھنٹے بعد کثیف و نجاست بن جاتی ہے جس کو آدمی کھانا تو درکنار دیکھنا بھی گوارا نہیں کرتا۔ اور جو غذا جتنی چرب تر اور لذیذ تر ہوتی ہے وہ اتنی ہی کثیف تر ومتعفن تر ہو جاتی ہے۔ اسی طرح شہوات دنیا کا عالم ہے کہ جتنے مرغوب وپسندیدہ ہیں مرتے وقت اتنے ہی اذیت دہ اور مکروہ تر ہوتے ہیں اور ان کا فتنہ عظیم تر ہوتا ہے خود دنیا میں یہ چیز دیکھی جا سکتی ہے کیونکہ جس چیز سے محبت زیادہ ہوتی ہے اس کے فراق سے درد والم مصیبت وغم بھی زیادہ ہوتا ہے اور موت دنیا سے جدائی ہی کا ایک نام ہے۔

۹۔ دنیا کی مثال ایک ایسے گھر سے دی گئی ہے کہ جس پر ایک طبق رکھا ہو اور اس طبق پر گل وریاحین رکھے ہوں اور لوگوں کو ترتیب وار اس گھر میں بلایا جائے کہ آکر اس گھر میں داخل ہوں ان پھولوں کو دیکھیں، سونگھیں اور بعد میں آنے والوں کے لئے چھوڑ کر چلے جائیں، یہ نہیں ہے کہ پھولوں کو اپنے ہمراہ لے جائیں۔ اب اگر کسی کو یہ خیال ہو جائے کہ اس کو یہ پھول دیدیے گئے ہیں۔ اور وہ اس سے دل بستگی پیدا کرلے اور خوشحال ہو جائے اور جاتے وقت جب لے جانے کی کوشش کرے تو اس سے چھین لیا جائے۔ ظاہر ہے کہ اس کو بہت تکلیف ہوگی اور خوشی غم سے بدل جائے گی ______ لیکن جو آدمی حقیقت حال سے واقف ہے وہ پھولوں کو سونگھے گا، لطف اندوز ہوگا، مالک مکان کا شکریہ ادا کرے گا اور ان چیزوں کو چھوڑ کر اپنے گھر چلا جائے

گا ـــــ بس یہی حال دنیا کا ہے جس نے اس کو سمجھ لیا اور اپنے دنیا میں آنے کا مطلب سمجھ گیا وہ جانتا ہے کہ یہ دنیا مسافرین آخرت کے لئے مہمان خانہ ہے کہ یہاں آکر لطف اندوز ہوسکتے ہیں مگر جاتے وقت کچھ لے نہیں جاسکتے۔ اور بیوقوف لوگ اس کو اپنی ملکیت سمجھنے لگتے ہیں اور دل بستگی پیدا کرلیتے ہیں لہذا جاتے وقت جب ساری چیزیں ان سے لے لی جاتی ہیں تو وہ رنجیدہ ہوتے ہیں اور ان کی مصیبت عظیم ہوجاتی ہے۔

۱۰۔ دنیا کی مثال ایک ایسے بیاباں سے دی گئی ہے جو آب و گیاہ سے خالی ہو اور ایک قافلہ زادِ راحلہ کے بغیر وہاں وارد ہو جو راستہ بھول چکا ہو حیران و پریشان ہو اور جب قریب بہ ہلاکت پہونچے تو ایک شخص ان سے آکر کہے کہ اگر میں آپ لوگوں کو آب و سبزہ تک پہنچادوں تو آپ کیا کریں گے؟ اور وہ سب کے سب عہد و پیماں کریں کہ ہم تمھاری اطاعت سے سرِمو انحراف نہیں کریں گے اور وہ آدمی ان قافلہ والوں کو ایک ایسے کنویں تک لے جائے جس میں تھوڑا سا پانی ہو اور اطراف میں تھوڑی سی گھاس اگی ہو اور یہ لوگ پانی پی کر تھوڑی دیر آرام کرلیں اس کے بعد وہ شخص کہے بسم اللہ چلیئے تاکہ آپ حضرات کو آبادی اور باغوں و گلستانوں تک پہنچا دوں۔ اب ان میں سے زیادہ تر لوگ انکار کریں کہ ہمارے لئے تو یہی پانی اور سبزہ کافی ہے ہم اس سے بہتر نہیں چاہتے اور کچھ لوگ اس کی بات مان لیں اور کہیں بھائی ہم عہد و پیماں کرچکے ہیں کہ مخالفت نہ کریں گے اور یہ بیاباں رہنے کے قابل نہیں ہے اور اس آدمی کے ساتھ چلے جائیں اور اپنے عالی مقصد تک پہونچ جائیں اور باقی لوگ وہیں رہ جائیں اور جب رات ہو ڈاکو چور ان پر ٹوٹ پڑیں کچھ کو قتل کردیں اور کچھ کو گرفتار کرلے جائیں۔ یہی حال دنیا و اہل دنیا کا ہے۔

۱۱۔ علامہ صدوق رح نے اپنی کتاب اکمال الدین میں بعض حکماء سے دنیا کے لئے ایک مثال نقل کی ہے کہ انسان دنیا میں کتنا منہمک ہے اور موت سے کتنا غافل! حکماء نے اس شخص کی مثال جو دنیاوی لذتوں میں گھرا ہو ایک ایسے شخص سے دی ہے جو ایک گہرے کنویں میں ایک رسی سے نیچے اتر رہا ہو جب وسط میں پہونچا تو نیچے دیکھا ایک اژدہا منہ کھولے اس کے انتظار میں بیٹھا

ہے کہ کب یہ نیچے آئے اور اس کو اپنا لقمہ بنائے اور اوپر دیکھا تو دو سفید و سیاہ چوہے اس رسی کے کاٹنے میں ہمہ تن مشغول ہیں نہ تھکتے ہیں نہ رکتے ہیں بس کاٹے جاتے ہیں اور کنویں کے وسط میں بھڑوں نے چھتے بنا رکھے ہیں اور کنویں کی دیوار پر تھوڑا سا شہد خاک آلود لگا ہوا ہے اور تمام بھڑیں اس پر لپٹی ہوئی ہیں اور یہ آدمی بھی باوجود دیکھ نیچے اژدہا ہے اوپر دو چوہے رسی کاٹ رہے ہیں اور جانتا ہے کہ تھوڑی دیر میں اژدہے کا لقمہ بن جائے گا مگر پھر بھی بھڑوں کے ساتھ شہد چاٹنے کی کوشش کر رہا ہے اور بھڑیں اس کو کاٹ رہی ہیں یہ ان کو مار رہا ہے اور پوری توجہ ادھر ہی ہے اوپر نیچے سے بے پرواہ ہے۔ غور و فکر کرنے والے جانتے ہیں کہ دنیا پرستوں کا یہی حال ہے اگر کوئی اس کو احمق کہتا ہے اور خود بھی دنیا دار ہے تو اپنے کو بھی احمق کہنا چاہیئے ـــــ کنواں سے مراد دنیا ہے اور رسی سے مراد عمر ہے۔ اژدہا سے مراد موت ہے۔ دو سیاہ سفید چوہوں سے مراد شب و روز ہے جو انسان کے رشتۂ حیات کو کاٹنے میں مصروف ہیں اور خاک آلود شہد سے مراد لذات دنیا ہے اور بھڑوں سے مراد اہل دنیا ہیں۔

۱۲۔ بعض اہل معرفت نے دنیا و خرافات دنیا میں مشغول رہنے والوں کی اور مرنے کے بعد اہل دنیا کی حسرت و ندامت کی تشبیہ بیان کی ہے کہ اہل دنیا اس کشتی پر سوار لوگوں کی طرح ہیں جو جزیرہ میں پہونچ کر اپنی ضرورتوں کو پورا کرنے کے لئے اِدھر اُدھر منتشر ہو جائیں اور یہ جانتے ہوں کہ کشتی زیادہ دیر نہ ٹھہرے گی۔ جلد ہی لنگر اٹھا کر چلدے گی۔ اب کچھ لوگ تو اپنی ضرورت پورا کر کے کشتی پر فوراً آگئے اور اچھی خاصی جگہ لے لی اور کچھ لوگ درختوں، پہاڑوں کی سیر میں لگ گئے اور کافی دیر کے بعد متوجہ ہوئے اور کشتی تک پہونچے لیکن ان کو تنگ جگہ بیٹھنے کو ملی۔ اور کچھ لوگ اس جزیرہ کے حیوانات اور سنگ پاروں سے دل بستگی پیدا کر لی ان کو چھوڑنے پر تیار نہیں ہیں۔ ان پتھروں کو پشت پر لاد کر کشتی پر پہونچے تو جگہ بہت ہی تنگ تھی بڑی مشکلوں سے اس میں جگہ مل سکی اور اٹھائی ہوئی چیزوں کے لئے جگہ بالکل نہیں تھی لہذا ان کو لادے رہے اور جگہ کی تنگی کے ساتھ ان چیزوں کا وزن بھی پیٹھ پر لدا ہوا ہے اور اب پشیمان ہو رہے ہیں

پھینکنے کی بھی جگہ نہیں ہے اور کچھ ایسے لوگ تھے جو مشغول سیر و تماشا رہ گئے نہ ان کو کشتی یاد رہی نہ مقصد کا خیال رہا نہ دریا حافظ میں رہا وہیں گھومتے رہے یہاں تک کہ رات ہو گئی اور درندوں کی حکومت ہو گئی۔ بعض تو لقمۂ اجل بن گئے کچھ دلدل میں پھنس کر مر گئے۔ کچھ بھوک پیاس سے مر گئے۔ اب جو لوگ کشتی میں آ گئے تھے ان میں سے جنھوں نے جزیرے سے پتھر و حیوانات اٹھا لئے تھے وہ وہ اہل کشتی سے مختلف قسم کے ذلت و رسوائی کے برتاؤ برداشت کر رہے تھے اور ان کے ساتھ کے حیوانات مر گئے تھے۔ ان کے مردار کو یہ اپنے کندھوں پر اٹھائے ہوئے تھے ان میں تعفن پیدا ہو گیا تھا جس کی وجہ سے یہ اٹھانے والے بھی بیمار ہو گئے اور کشتی ہی میں مر گئے یا بیمار ہو کر وطن پہونچے اور ہمیشہ بیمار رہے یا کچھ مدت کے بعد مر گئے۔ اور جو لوگ دیر سے کشتی میں آئے تھے مگر کچھ اٹھا کر نہیں لائے تھے وہ جب تک کشتی میں تھے بہت زحمت میں تھے لیکن باہر آنے کے بعد بڑا سکون نصیب ہوا۔ البتہ جو لوگ ابتدا ہی میں آ گئے تھے اور وسیع جگہ لے لی تھی وہ برابر راحت و آرام میں صحیح و سلامتی کے ساتھ رہے اور اسی طرح اپنی منزل پر پہونچ گئے۔[1] واضرب لهم مثل الحيوة الدنيا كماء انزلناه من السماء فاختلط نبات الارض فاصبح هشيما تذروه الرياح۔

شعر

۱ـــــ انما الدنيا فناء ليس للدنيا ثبوت　　　انما الدنيا كبيت نسجته العنكبوت

۲ـــــ ولقد يكفيك ايها الطالب قوت　　　ولعمري عن قليل كل من فيها يموت

بیشک دنیا فانی ہے اس کے لئے ثبات نہیں ہے۔ دنیا کی مثال مکڑی کے گھر کی طرح ہے۔ اے دنیا کے طلبگار تیرے لئے صرف (ایک وقت کی) غذا درکار ہے۔ میری جان کی قسم دنیا والے سب ہی مر جائیں گے۔

۱ـ معراج السعادۃ۔

۱ ہر کہ آمد در جہاں پر ز شور — عاقبت می بایدش رفتن بگور
۲ در رہِ عقبیٰ است دنیا چوں پلی — پر خطر راہی و ویراں منزلی

ترجمہ: جو بھی اس دنیا میں آیا ہے اس کو آخر کار قبر میں جانا ہے آخرت کے لئے دنیا ایک پُل ہے پر خطر راستہ اور ویران منزل ہے۔

والد مولف نے مصباح کیلئے کہا ہے

بمثل باغ نبود بل چہ راغ است — گہی سرد است آں بت گاہ داغ است

چہ راغ سے چراغ پیدا کیا ہے جس کو مصباح کہتے ہیں۔ راغ بمعنی جنگل، پہاڑ کا دامن سبزہ زار استعمال ہوتا ہے۔ داغ بمعنی گرم کے ہیں۔

سونے سے قبل چار باتیں ضروری ہیں

حضرت صدیقہ طاہرہ فرماتی ہیں: میں بستر بچھا کر سونے جا رہی تھی کہ رسول خداؐ تشریف لے آئے اور فرمایا: فاطمہؑ چار عمل کئے بغیر سویا نہ کرو۔ (۱) قرآن ختم کرو (۲) انبیاء کو اپنا شفیع بناؤ (۳) مومنین کو اپنے سے راضی و خوشنود کرو (۴) حج و عمرہ بجالایا کرو اس کے بعد سویا کرو۔ اتنا فرما کر آپ نے نماز شروع کر دی اور میں انتظار کرنے لگی۔ جب حضرتؐ کی نماز تمام ہو گئی تو میں نے عرض کی اے خدا کے رسولؐ آپ نے جن چیزوں کے لئے فرمایا ہے میں سونے سے پہلے ان کو بجالانے پر قادر نہیں ہوں! حضورؐ نے یہ سن کر تبسّم فرمایا اور فرمانے لگے: اگر تین مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھ لو تو گویا پورا قرآن ختم کر لیا۔ اور جب مجھ پر اور انبیائے ماسلف پر درود بھیج لو گی تو گویا ہم سب کو اپنا شفیع بنا لو گی۔ اور جب مومنین کے لئے استغفار کرو گی تو مومنین راضی و خوشنود ہوں گے۔ اور جب تم سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ

کہوگی تو گویا حج و عمرہ کر لیا۔[۱]

دعا وقتِ مطالعہ

مطالعہ کرتے وقت یہ دعا پڑھئے: اَللّٰھُمَّ اَخْرِجْنِیْ مِنْ ظُلُمَاتِ الْوَھْمِ وَاَکْرِمْنِیْ بِنُوْرِ الْفَھْمِ اَللّٰھُمَّ افْتَحْ عَلَیْنَا اَبْوَابَ رَحْمَتِکَ وَانْشُرْ عَلَیْنَا خَزَائِنَ عُلُوْمِکَ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ ۔

بازوئے فاطمہ اب بھی نیلا ہے

مولف: ایک سچا خواب وہ ہے جس کو عالم متتبع اور دانشمند نامی حضرت آیۃ اللہ السید مرتضیٰ الحسینی الفیروز آبادی نے دیکھا ہے اور میں نے بارہا موصوف سے سنا ہے اس وقت میں اس کو نقل کر رہا ہوں:

موصوف فرماتے ہیں: جب میں نجف اشرف میں تھا تو اپنے ذاتی مکان میں ایک رات خواب میں دیکھا کہ ایک مجلس ہے اس میں جناب فاطمہ زہراؑ بھی تشریف فرما ہیں اور چادر اوڑھے ہیں اور مومنین کی ایک جماعت صف بستہ کھڑی ہے۔ ایک کے بعد دوسرا آتا ہے اور عرض ادب کر کے چلا جاتا ہے یہاں تک کہ سب چلے گئے۔ ایک مرتبہ میں نے دیکھا کہ حضرت نے چادر اتار کر الگ رکھ دی اور ننگے سر ہو گئیں۔ میں بی بی کے اس عمل کی طرف متوجہ تھا اور چونکہ میں محرم ہوں لہٰذا دیکھ رہا تھا۔ آپ کے جمال کا عجیب عالم تھا۔ میں نے عالم خواب میں کہا: بی بی کی صورت رسول خداؐ سے بہت ملتی ہے پھر خود ہی متوجہ ہوا اور اپنے اوپر اعتراض کیا کہ کیا تم نے رسول خداؐ کی صورت دیکھی ہے؟ جو اس طرح کہہ رہے ہو۔ پھر خود ہی جواب دینا شروع کیا کہ

۱۔ بہ نقل مرحوم محدث قمی از خلاصۃ الاذکار۔

Najafi Cassette Library
Book Section
Bait-ul-Sajjad,
opp: Nishter Park,
Soldier Bazar. Karachi

رسول خداؐ کی صورت تو ہر مومن کے دل میں نقش ہے اور اس طرح اپنے کو مطمئن کیا۔

اس کے بعد کچھ آگے بڑھ کر میں نے کہا: مادر چودہ سو سال سے خطباء بیان کرتے ہیں کہ لوگ آپ کے شوہر حضرت علیؑ کو بغیر عمامہ وردا، گردن میں رسّی باندھ کر مسجد میں لے گئے تھے کیا یہ بات صحیح ہے؟ بی بی نے جواب دیا: استحقروا اباالحسنؑ بعد رسول اللہ ــــ رسول خداؐ کے بعد علیؑ کو لوگوں نے بہت ذلیل کیا۔ یعنی آپ نے تصدیق فرمائی۔ میں فارسی میں بات کر رہا تھا مگر حضرت عربی میں جواب دے رہی تھیں۔

میں نے پھر پوچھا: مادر مورخین نے چودہ سو سال سے اپنی کتابوں میں لکھا ہے اور خطبا منبروں سے بیان کرتے ہیں کہ ان خبیثوں نے آپ کو تازیانہ مارا اور آپ کے بازو اب تک سیاہ ہیں؟ بی بی نے فرمایا ہاں اور عملاً ثابت بھی کیا داہنے ہاتھ سے کپڑے کو ہٹایا تو میں نے دیکھا سیدہؑ کے بازو سیاہ و نیلگوں ہیں لعنۃ اللہ علی القوم الظالمین۔

مولف:۔ ۲۷ ذی الحجۃ ۱۳۹۸ھ روز یکشنبہ کو میں خاص کر اس خواب کو سننے کے لئے علامہ فیروز آبادی کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آیۃ اللہ فیروز آبادی کا شمار آیات عظام میں ہوتا ہے۔ آپ نے بڑی عمدہ عمدہ کتابیں تصنیف فرمائی ہیں مثلاً خلاصۃ الجواہر، عنایۃ الاصول، فضائل الخمسۃ، مطاعن السبعۃ وغیرہ وغیرہ۔ خدا آپ کا سایہ ہمارے سروں پر باقی رکھے۔

کس عالم کو دیکھنا عبادت ہے؟

امام جعفر صادقؑ کے سامنے رسول خداؐ کا یہ قول: النظر الی وجہ العالم عبادۃ۔ عالم کے چہرے پر نظر کرنا عبادت ہے ــــ نقل کیا گیا تو حضرت نے فرمایا: اس سے مراد وہ عالم ہے کہ جب تم اس کی طرف دیکھو تو تم کو آخرت یاد آجائے اور جو اس کے خلاف ہو اس کی طرف نظر کرنا فتنہ ہے ــــ رسول خداؐ سے مروی ہے: علماء اللہ کے بندوں پر رسولوں کے امین ہیں۔ جب تک بادشاہ سے خلا ملا نہ کریں اور جب بادشاہ سے خلا ملا

کرلیں تو انھوں نے رسولوں کے ساتھ خیانت کی ہے ان سے پرہیز کرو۔

قرآن کیونکر نازل ہوا؟

حفص بن غیاث نے امام جعفر صادق ؑ سے شہر رمضان الذی انزل فیہ القرآن کی تفسیر پوچھی تو حضرت نے فرمایا: پورا رمضان المبارک میں بیت معمور پر نازل ہوا پھر بیس سال میں تھوڑا تھوڑا اترتا رہا۔ اس کے بعد فرمایا: رسول خداؐ کا ارشاد ہے کہ حضرت ابراہیم کے صحیفے شب اول ماہ رمضان اور توریت ششم ماہ رمضان، انجیل تیرہویں ماہ رمضان، زبور اٹھارہویں ماہ رمضان کو نازل ہوا اور قرآن مجید ماہ رمضان کی ۲۳ ویں شب میں نازل ہوا۔

من لایحضرہ الفقیہ میں ہے: نزل القرآن لیلۃ القدر" قرآن شب قدر میں نازل ہوا" تفسیر صافی کے نویں مقدمہ میں" نزول شب قدر کی تاویل اس طرح ہے" شب قدر میں نزول قرآن سے مراد گویا قلب رسولؐ پر معنی قرآن کا نزول ہے جیسا کہ ارشاد ہے نزل بہ الروح الامین علی قلبك اس کے بعد بیس سال کی مدت میں آیت آیت اور سورہ سورہ کر کے حسب مصالح قلب رسولؐ سے ظاہر زبان رسولؐ پر نازل ہوتا رہا کہ جبرئیلؑ وحی لے کر آیا کرتے تھے اور الفاظ قرآن سنایا کرتے تھے۔

وافی و کافی میں امام جعفر صادق ؑ سے مروی ہے: رسول خداؐ پر سب سے پہلے سورہ اقراء باسم ربک الخ اور سب سے آخر میں اذا جاء نصر اللہ والفتح الخ نازل ہوا ـــ حضرت علیؑ سے روایت ہے کہ قرآن تین قسموں پر نازل ہوا ہے۔ ایک تہائی ہمارے اور ہمارے دشمنوں کے بارے میں، ایک تہائی سنن و امثال میں، ایک تہائی فرائض کے بارے میں۔

امام جعفر صادق ؑ سے ایک روایت ہے: قرآن چار ربع ہے ایک چوتھائی حلال اور ایک چوتھائی حرام اور ایک چوتھائی سنن و احکام اور ایک چوتھائی پہلے والوں کی خبریں

اور تمہارے بعد والوں کی خبریں اور تمہارے درمیان حق و باطل کے فیصلہ کے بارے میں ہے۔

ایک دوسری حدیث میں امام محمد باقرؑ سے مروی ہے کہ قرآن چار ربع پر نازل ہوا ہے ایک چوتھائی ہماری شان میں ہے، ایک چوتھائی ہمارے دشمنوں کی شان میں ہے، ایک چوتھائی سنن و امثال میں ہے، ایک چوتھائی فرائض و احکام میں ہے — وافی میں یہ بھی روایت ہے کہ آج لوگوں میں مشہور ہے: قرآن مجید کے اندر چھ ہزار چھ سو چھیاسٹھ (۶۶۶۶) آیات ہیں۔

قرآن کے حروف و کلمات و آیات

مولف:۔ قرآن کی آیتوں میں اختلاف ہے مجمع البیان میں رسول خداؐ سے مروی ہے قرآن کے اندر چھ ہزار دو سو تریسٹھ (۶۲۶۳) آیات ہیں۔ جناب سید حیدر بن علی بن حیدر علوی الحسینی طاب ثراہ سے منقول ہے کہ اکثر قاریان قرآن کا عقیدہ ہے کہ قرآن کے تمام سورے ایک سو چودہ (۱۱۴) ہیں اور آیات (۶۶۶۶) ہیں۔ اور ستہتر ہزار چار سو سینتیس (۷۷۴۳۷) کلمات ہیں۔ اور تین لاکھ بائیس ہزار چھ سو ستر (۳۲۲۶۷۰) حروف ہیں اور ترانوے ہزار دو سو تینتالیس (۹۳۲۴۳) فتحہ اور چالیس ہزار آٹھ سو چار (۴۰۸۰۴) ضمہ اور اُنتالیس ہزار پانچ سو چھیاسی (۳۹۵۸۶) کسرہ اور اُنیس ہزار دو سو ترپن (۱۹۲۵۳) تشدید اور ایک ہزار سات سو اکہتر (۱۷۷۱) مد اور تین ہزار دو سو تہتر (۳۲۷۳) ہمزہ اور اڑتالیس ہزار آٹھ سو بہتر (۴۸۸۷۲) الف ہیں۔ اسی طرح آخر تک تمام حروف تہجی کا ذکر کیا ہے۔

شعر

۱۔ آیت قرآن کہ خوب و دلکش است ششہزار و ششصد و شصت و شش است

قرآنی آیات جو عمدہ و دلکش ہیں ان کی تعداد چھ ہزار چھ سو چھیاسٹھ ہے۔ جن کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

۲۔ یکہزارش وعدہ و دیگر وعید یکہزارش امر و یک نہی شدید

ایک ہزار وعدہ کی آیات ہیں اور ایک ہزار وعید کی آیات ہیں۔ اسی طرح ایک ہزار امر اور ایک ہزار نہی کی آیات ہیں۔

۳۔۔۔ یکہزار او مثال و اعتبار یک ہزار او قصصہا اختبار

ایک ہزار تو امثال و عبرتوں پر مشتمل ہیں اور ایک ہزار قصص و حکایات پر مشتمل ہیں

۴۔۔۔ پانصدش بحث حلالست و حرام صد دعا تسبیح و ورد صبح و شام

پانچ سو آیات حلال و حرام پر مشتمل ہیں اور سو آیات دعا و تسبیح ہے جس کو صبح و شام ورد کرتے رہنا چاہیئے

شصت و شش منسوخ و ناسخ ای لباب فہم کن واللہ اعلم بالصواب

چھیاسٹھ منسوخ ہیں اور ناسخ ہیں اس کو سمجھ لو۔ واللہ اعلم بالصواب

ایک معنی

جنگ جمل میں ایک اعرابی نے کھڑے ہو کر حضرت علیؑ سے کہا: کیا آپ کہتے ہیں کہ خدا ایک ہے؟ (یہ سنتے ہی) لوگوں نے اس پر حملہ کر دیا کہ تم جانتے ہو حضرت علیؑ کی فکر بٹی ہوئی ہے ایسے موقع پر اس سوال کا کیا تُک ہے؟ حضرت علیؑ نے فرمایا: اس کو چھوڑ دو، جو یہ چاہتا ہے وہی ہم قوم سے چاہتے ہیں۔ اس کے بعد حضرتؑ نے فرمایا: اے اعرابی ان اللہ واحد کی چار صورتیں ہیں۔ دو ناجائز ہیں اور دو جائز ہیں اگر کہنے والے کا مقصد باب الاعداد سے ہے تو خدا کے لئے جائز نہیں ہے کیونکہ جس کا دوسرا نہ ہو وہ عدد ہی نہیں ہوتا۔

قول مترجم:۔ عدد کی تعریف کی گئی ہے نصف مجموع حاشیتیہ اور یہ تعریف ایک پر صادق نہیں آتی لہذا ایک عدد میں داخل نہیں ہے کیا تم نے ثالث ثلاثہ کے قائل کے کفر کی بات نہیں سنی۔ اسی طرح قول قائل ہو واحد الناس سے مراد النوع من الجنس مراد لینا ہے اور یہ بھی ناجائز ہے کیونکہ یہ تشبیہ ہے ۔۔۔ البتہ دو صورتیں جو جائز ہیں ایک تو یہ ہے کہ واحد

کا مطلب یہ ہے کہ اشیا میں اس کا کوئی شبیہ نہیں ہے اور یا اس کا مطلب احدی المعنی مراد لیا جائے یعنی خدا عقلا و ہما، وجود اکسی طرح بھی قابل تقسیم نہیں ہے۔[1]

کتاب علم الیقین میں مولانا محمد محسن المعروف بفیض کاشانیؒ اس روایت کے ذیل میں فرماتے ہیں:۔

بعض علماء فرماتے ہیں: المتفرد بالوجود صرف خدا ہے اس لئے کہ اس کے ساتھ کوئی موجود تھا ہی نہیں۔ خدا کے ماسوئی جو کچھ بھی ہے اس کے آثار قدرت کا ایک اثر ہے جو بذات خود قائم نہیں ہے بلکہ خدا کی وجہ سے قائم ہے لہٰذا اس کے ساتھ کوئی موجود نہیں ہوسکتا کیونکہ معیت مساوات فی المرتبہ کو چاہتی ہے اور مساوات فی المرتبہ نقص فی الکمال ہے بلکہ کمال یہ ہے کہ اس کے مرتبہ میں کوئی اس کی نظیر نہ ہو۔ اور جس طرح سورج کے نور کا اقطار آفاق میں چمکنا سورج کے لئے باعث نقص نہیں ہے بلکہ اس کے کمالات کا ایک حصہ ہے۔ سورج کا نقص تو اس وقت ہوگا جب اس کے مرتبہ میں دوسرا سورج موجود مانا جائے۔ اسی طرح کائنات میں تمام وجود کی بازگشت انوار قدرت کے اشراق کی طرف ہوتی ہے لہٰذا سارے وجود اس کے تابع ہوں گے لہٰذا ربوبیت کا مطلب "المتفرد بالوجود" ہے اور یہی کمال ہے۔

فائدہ

قرآن مجید میں ۲۲ جگہ خداوند عالم نے اپنی وحدانیت کا ذکر لفظ "واحد" سے کیا ہے دو جگہ تو صرف سورہ بقرہ ہی میں ہے: ۱۔ الٰہا واحدا ونحن لہ مسلمون

۲۔ والٰھکم الٰہ واحد۔ الخ

سورہ جس میں ف نہیں ہے

حضرت علیؑ سے بخار کے سلسلہ میں ایک روایت ہے جس کا خلاصہ یہ ہے: ایک مرتبہ

[1] توحید صدوق رہ

امام حسنؑ اتنے بیمار ہوگئے کہ حضرت فاطمہؑ متاثر ہوگئیں اور امام حسنؑ کو لے جاکر رسول اللہؐ کے سامنے لٹا دیا۔ آنحضرتؐ نے فرمایا: اے فاطمہؑ اے میری بیٹی خدا نے تم کو یہ نعمت دی ہے اور وہی شفا دینے والا ہے۔ فوراً جبرئیلؑ نازل ہوئے اور عرض کی خدا کے رسولؐ! پروردگار عالم نے قرآن میں جو سورۃ بھی اُتاری ہے اس میں ف ہے اور ہر ف آفت سے ہے البتہ سورہ حمد میں (ف) نہیں ہے لہٰذا آپ ایک پیالہ پانی منگوا کر چالیس مرتبہ سورہ حمد پڑھ کر دم کریں پھر وہ پانی ان (حسنؑ) پر چھڑک دیجئے خدا شفا دے گا۔

چنانچہ حضرتؐ نے جوں ہی ایسا کیا معلوم ہوا کہ بندھی ہوئی رسّی کھل گئی یعنی فوراً شفا ہوگئی۔[1]

مؤلف: بیماریوں کو دور کرنے کے لئے ایک راستہ یہی رسول خداؐ کا بتایا ہوا طریقہ ہے۔

تمام حروف اِن دو آیتوں میں ہیں

قرآن مجید میں دو آیتیں ایسی ہیں جن میں تمام حروف تہجی آگئے ہیں پہلی آیت ثُمَّ اَنزَلَ عَلَیْکُمْ مِنْ بَعْدِ الْغَمِّ اَمَنَةً نُّعَاسًا یَّغْشٰی طَآئِفَةً مِّنْکُمْ وَطَآئِفَةٌ قَدْ اَهَمَّتْهُمْ اَنْفُسُهُمْ یَظُنُّوْنَ بِاللّٰهِ غَیْرَ الْحَقِّ ظَنَّ الْجَاهِلِیَّةِ الخ۔ اور دوسری آیت مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَالَّذِیْنَ مَعَهٗ اَشِدَّآءُ عَلَی الْکُفَّارِ رُحَمَآءُ بَیْنَهُمْ سے اَجْرًا عَظِیْمًا تک[2]۔

دشمنوں کے شر سے بچاؤ

قرآن مجید میں چھ آیتیں ہیں اور ہر آیت میں دس قاف ہیں اگر کوئی ان آیات کو روزانہ پڑھتا رہے تو دشمنوں کے شر سے محفوظ رہے گا:۔

۱۔ الم تر الی الملاء من بنی اسرائیل سے علیم بالظالمین تک پ۲ س بقرہ آیت ۲۴۵

۲۔ لقد سمع اللہ قول الذین قالوا سے الحریق تک پ۴ س آل عمران آیت ۱۸۱

۱۔ بحار جلد چہارم ۲۔ خزائن

۳۔ الم تر الی الذین قیل لھم کفوا سے فتیلا تک — پ۵ س نساء آیت ۷۶

۴۔ واتل علیھم نبا ابنی آدم بالحق آخر تک — پ۶ س مائدہ آیت ۲۶

۵۔ قل من رب السموات والارض قل اللہ آخر تک — پ۱۳ س رعد آیت ۱۵

۶۔ ان ربک یعلم انک تقوم ادنی آخر تک[۱] — پ۲۹ س مزمل آیت ۲۰

چار امتحانی روایات

۱ ــــ حضرت علیؑ نے فرمایا: فِی تَصَارِیفِ الْاَحْوَالِ تُعْرَفُ جَوَاهِرُ الرِّجَالِ

مردوں کا ذاتی جوہر گردش احوال میں پہچانا جاتا ہے۔

۲ ــــ حضرت علیؑ نے فرمایا: یُمْتَحَنُ الرَّجُلُ بِفِعْلِهٖ لَا بِقَوْلِهٖ

مرد کی آزمائش فعل وکردار سے ہوتی ہے نہ کہ قول وگفتار سے

۳ ــــ حضرت علی نے فرمایا: اِنَّ الذَّهَبَ یُجَرَّبُ بِالنَّارِ وَالْمُوْمِنُ یُجَرَّبُ بِالْبَلَاءِ

سونے کو کسوٹی (آگ) پر پرکھا جاتا ہے مومن کو مصیبتوں اور بلاؤں میں

ایک دوسری حدیث میں ارشاد فرمایا: یُمْتَحَنُ الْمُوْمِنُ بِالْبَلَاءِ کَمَا یُمْتَحَنُ بِالنَّارِ الْخَلَاصُ۔ مومن کو بلاؤں میں اسی طرح آزمایا جاتا ہے جس طرح خالص سونے کو آگ پر تپا کر آزمایا جاتا ہے۔

۴ ــــ مجمع البحرین میں "حسب" کے مادہ میں بیان فرماتے ہیں: حدیث میں آیا ہے:۔ اَلْمُوْمِنُ یَبْتَلِیْ عَلٰی حَسَبِ دِیْنِهٖ ــــ ای علی قدر دینه ــــ مِنَ القوۃ والضعف۔ ترجمہ:۔ مومن کا امتحان اس کے دین کے حساب سے لیا جاتا ہے یعنی اس کا امتحان اور اختبار اس کے دین کے لحاظ سے ہوتا ہے کہ اس کا دین کتنا قوی ہے اور کتنا ضعیف۔

---

[۱] خزائن

والدِ مؤلف کا مُعمّہ بنام ا-٦٠-ب

بموسیٰ اژدہا قلب عصا شد   مرا مرکوب قلب آمد بسا شد

جناب موسیٰ کا عصا منقلب ہو کر اژدہا بن گیا اور میرا مرکوب بسا منقلب ہو کر اسپ ہو گیا یعنی اسپ جس کو گھوڑا کہتے ہیں

آتشِ دُنیا آتشِ جہنّم کا ۱/۷۰ واں حصّہ ہے

حضرت رسول خداؐ اور امام جعفر صادقؑ دونوں سے روایت ہے: تمہاری دنیا کی آگ آتش جہنم کے ستر جُز میں سے ایک جُز ہے یعنی دوزخ کی گرمی آتش دنیا کی گرمی سے ۶۹ گُنا زیادہ ہے اور معصومین نے فرمایا: اس ایک جُز کو بھی ستر مرتبہ پانی سے بجھایا گیا پھر روشن کیا گیا اور اگر ایسا نہ ہوتا تو کوئی آدمی دنیا کی آگ کو بجھا نہ سکتا۔[۱] یہ بھی روایت ہے کہ رسول خداؐ خطبہ کے درمیان فرمایا کرتے تھے اگر اس مسجد میں ایک لاکھ آدمی ہوں اور ان کے درمیان اہل دوزخ میں سے ایک شخص سانس لے تو اس کی گرمی سے تمام اہل مسجد ہلاک ہو جائینگے۔

قرآن کا اثر

منصور کہتا ہے ایک مرتبہ میں مسجد گیا، ایک شخص کو دیکھا کہ بڑے خضوع وخشوع سے نماز پڑھ رہا ہے۔ ختم نماز کے بعد میں نے کہا اس شخص سے آشنائی کی بو آرہی ہے۔ جب وہ نماز ختم کر چکا تو میں نے کہا تم جانتے ہو دوزخ میں ایک وادی ہے جس کا نام لظیٰ ہے نزّاعتہ للشویٰ ہے اس نے یہ سنتے ہی ایک نعرہ مارا اور بے ہوش ہو گیا۔ جب ہوش میں آیا تو میں نے کہا یا ایہا الذین آمنوا قوا انفسکم و اھلیکم نارا الخ بس اس نے نعرہ مارا اور گر کر

۱؎ جواہر العددیہ

ختم ہوگیا۔ میں نے اس کے کپڑے اُتارے تو سینہ پر بخط روشن لکھا ہوا دیکھا فھو فی عیشۃ راضیۃ فی جنۃ عالیۃ قطوفھا دانیہ۔ میں نے اس کو دفن کیا۔ ایک رات خواب میں اس کو دیکھا کہ اس کے سر پر تاج ہے اور جسم پر حُلّہ ہے۔ میں نے پوچھا خدا نے تمہارے ساتھ کیا کیا؟ اس نے کہا شہدائے بدر سے میرا درجہ بڑھا دیا۔ میں نے پوچھا یہ کیوں کر؟ اس نے کہا یہ اس لئے کہ وہ لوگ کفّار کی تلوار سے قتل کئے گئے اور میں ملک جبار کی تلوار سے قتل کیا گیا ہوں[۱]۔

خضابؑ

خضاب میں تین فائدے ہیں:- ۱۔ جنگ میں ہیبت،
۲۔ عورتوں کے دلوں میں محبت، ۳۔ قوت باہ میں زیادتی[۲]

رُباعیات

۱۔ ناہہائے چاردہ معصوم در یک بیت من گفتہ سازم تا بماند یادگار اندر زمن
۲۔ مصطفٰے و سہ محمد مرتضٰے و سہ علی جعفر و موسٰی و زہرا ایک حسین و دو حسن

ترجمہ:- میں چودہ معصومین کے نام ایک شعر میں نظم کرنا چاہتا ہوں تاکہ زمانے میں یادگار باقی رہ جائے۔ ایک رسول خداؐ، تین محمد ـــ یعنی امام محمد باقرؑ، امام محمد تقیؑ، بارہویں امام عج ـــ اور تین علی ـــ یعنی حضرت امام زین العابدینؑ، حضرت امام علی رضاؑ، حضرت امام علی نقیؑ۔ مرتضٰے سے حضرت علیؑ مراد ہیں باقی کو سہ علی کہا ہے ـــ دو حسن ـــ امام حسنؑ اور امام حسن عسکریؑ مراد ہیں۔

۲ـــ امروز بہائے ہیزم و عود یکی است در چشم جہاں خلیل و نمرود یکے است
در گوش کسانیکہ در ایں بازار رند آواز خر و نغمۂ داؤد یکی است

۱۔ منہج الصادقین ۲۔ بحار الانوار

یعنی آجکل لکڑی اور عود کی قیمت ایک ہوگئی ہے۔ لوگوں کی نظر میں ابراہیمؑ و نمرودؑ برابر ہیں۔ جو لوگ اس بازار میں ہیں ان کے کانوں میں نغمہ جناب داؤد اور گدھے کی آواز میں کوئی فرق نہیں ہے۔

۳ ــــ ای یکدلہ صد دلہ دل یکدلہ کن　　ہر چیز کہ غیر ماست او را یلہ کن
یک صبح باخلاص بیا بر در ما　　بر نامد اگر مرادت آنگہ گلہ کن

یعنی اے بہادر اپنے منتشر دل کے خیالات کو ایک سو کر لے اور ہمارے علاوہ جو چیز بھی ہے اس کو چھوڑ کر ایک صبح خلوص کے ساتھ میرے در پر آؤ پھر اگر تمہاری مراد پوری نہ ہو تو گلہ کر و شکوہ کرو۔

۴ ــــ یکسو پسرت نشستہ و یک سوزن　　اینہا ہمہ یک سوزن و خود یک سوزن
عیسیٰ نتوانست برا فلاک رسد　　تا داشت ز اموال جہاں یک سوزن

ایک طرف تمہارا بیٹا ہے ایک طرف بیوی ہے ان سب کو ایک طرف کر دو اور خود ایک طرف ہو جاؤ جناب عیسیٰ فلک چہارم پر اس وقت تک نہیں پہنچ سکے جب تک مال دنیا سے ایک سوئی بھی ان کے پاس تھی۔

۵ ــــ مرا در دل بغیر از دوست چیزی در نمی گنجد　　بخلوتخانۂ سلطان کسی دیگر نمی گنجد
درون قصر دل دارم یکی شاہی کہ گر خواہی　　ز دل بیرون زند خیمہ بہ بحر و بر نمی گنجد

یعنی میرے دل میں میرے دوست کے علاوہ کوئی اور نہیں سما سکتا کیونکہ بادشاہ کے خلوت خانہ میں دوسرا نہیں جا سکتا میں اپنے قصر دل کے اندر ایک بادشاہ رکھتا ہوں کہ اگر کبھی وہ دل کے باہر خیمہ لگائے تو بحر و بر میں بھی گنجائش نہ ہو سکے۔

۶ ــــ در عالم ایجاد خداوند صنیع　　این جمع بشر ساخت ز یک فرد بدیع
اینست کہ ہر کہ قتل یک نفس نمود　　فرمود پیغمبرؐ و قتل الناس جمیع

خداوند صناع نے اس عالم ایجاد کے اندر تمام افراد بشر کو ایک بہترین فرد سے پیدا کیا اور اسی لئے رسول خداؐ کا ارشاد ہے: جو ایک شخص کو قتل کر دے اس نے گویا تمام لوگوں کو قتل کر دیا۔

۷ ــــ از عالم کفر تا بدین یک نفس است　　از منزل شرک تا الیقین یک نفس است

ایں یک نفس عزیز را تو ار مدار   حاصل ز ہمہ عمر ہمیں یک نفس است

یعنی عالمِ کفر سے دین تک صرف ایک نفس ہے اور منزلِ شرک سے یقین تک صرف ایک نفس ہے لہٰذا اس ایک نفسِ عزیز کو ذلیل مت کرو۔ تمام عمر کا حاصل یہی ایک نفس ہے۔

۸ ـــ بیا اے دوست گوش خود بکن باز   چنیں فرمود استادی بمن راز

خلیفہ چار دانند اہل سنت   ولی حق باسہ دان یک را بیند از

اے دوست ذرا ادھر آؤ اور کان کھول کر سنو۔ میرے استاد نے بطور راز مجھ سے اس طرح ارشاد فرمایا کہ اہل سنت چار خلیفہ مانتے ہیں لیکن حق تین کے ساتھ ہے ایک کو نظر انداز کر دو۔ حق کے بحساب ابجد ۱۰۸ ہوتے ہیں جب اس میں ۳ شامل کر دیا تو ۱۱۱ ہوگئے اور ایک کو گرا دیا تو ۱۱۰ ہوگیا اور ۱۱۰ حضرت علیؑ کے نام کے اعداد ہیں۔ یعنی صرف علی کو مانو۔

۹ ـــ ای یک دلہ، صد دلہ دل یک دلہ کن   ہر چیز کہ غیر ما است اور ایلہ کُن

یک صبح باخلاص بیا بر در ما   بر نا مد اگر مرادت آں گہ گلہ کن

اے منتشر الخیال یکسوئی اختیار کر ہمارے علاوہ ہر چیز کو چھوڑ دے۔ ایک صبح خلوص کے ساتھ میرے در پہ حاضری دے پھر اگر تیری مراد پوری نہ ہو تو شکوہ کر۔

۱۰ ـــ یک چند چراغ آرزو ہا پف کن   قطع نظر از جمال ہر یوسف کن

یک قطرہ ازیں جام بکامت برساں   اگر محو نگشتی پف کن

آرزوؤں کے چراغ کو ایک دم بجھا دو۔ ہر یوسف کے جمال سے قطع نظر کر لو اور اس (کے بعد اس معرفت کے) جام کے ایک قطرے کو اپنے حلق میں انڈیلو اگر تم محو د سرشار نہ ہو جاؤ تو تھوک دینا۔

اصطلاحاتِ سیاسی

۱ــــ البسولوٹیسم (ABSOLUTISME) :۔ اس حکومت کو کہتے ہیں جس کا رئیس مطلق العنان ہو۔

۲ــــ اٹاشی (ATTACHE) :۔ جو سفارتخانہ سے وابستہ ہو۔

۳ــــ انارشی (ANARECHE) :۔ بد انتظامی وھرج و مرج اور یونانی زبان میں اس کو کہتے ہیں جہاں پر کوئی حکومت نہ ہو۔

۴ــــ انارشسٹ (ANARECHSTE) :۔ آشوب طلب۔

۵ــــ انارشیشم (ANARECHISME) :۔ بد انتظامی وہرج ومرج چاہنا۔ مسلک انارشیشم جو صرف حکومت کو بدبختی اور اجتماعی مصیبتوں کا سبب سمجھتا ہے۔

۶ــــ اپٹی میسم (OPTIMISME) :۔ خوش بینی وحسن ظن کا عقیدہ رکھنا۔ یہ اصطلاح زیادہ تر اصلی سیاسی مقاصد کے ساتھ استعمال کی جاتی ہے۔

۷ــــ اپورٹنیسم (APPORTUNISME) :۔ ابن الوقتی، حکومت بدلنے سے اپنا نظریہ بدل دینا اور ہراس شخص یا مذہب سے چپکنا جس میں فائدہ ہو یعنی رکابی مذہب والا۔

۸ــــ اپولوژلیسم (APOLOGISME) :۔ ایک ایسے فرقے کا نام ہے جو سترہویں صدی میں انگلستان کے اندر خانہ جنگی میں بادشاہ کے مقابلے کے لئے تیار رہتا تھا اور جن کو "اپولوزیست" کہا جاتا تھا۔

۹ــــ اپیس کوپالیسٹم (EPISCOPALISME) :۔ سولہویں صدی عیسوی میں یورپ میں یہ

مسلک پیدا ہوا اور یہ مسلک ژان کالون فرانسوی کی طرف منسوب ہے یہ فرقہ سلطنت پر بھروسہ نہیں کرتا اور روحانیت کو جسمانیت پر تفوق دیتا تھا۔

۱۰ــــ اٹوریتاریانیسم (AUTORITARIANISME) :۔اس نظام حکومت کو کہتے ہیں جس میں شخصی آزادی حکومت کے ماتحت ہو۔

۱۱ــــ اٹوکراسی (AUTOCRATIA) :۔اس نظام حکومت کو کہتے ہیں جس میں پورا اقتدار حاکم کے ہاتھ میں ہوتا ہے۔

۱۲ــــ اریسٹوکراٹ (ARITOCRATIE) :۔حاکم نگراں کمیٹی کے ممبر، حکومت اشرافی کے ہواخواہ۔

۱۳ــــ اسٹالینیسم۔ اسٹالین کا مذہب اور فلسفہ، روس میں سابق حکمراں کا نام جس نے اپنی اور اپنی حکومت کے مفاد و مصلحت کے لئے کمیونزم اور مارکسیزم کے لئے کیا اور دیگر تمام مذاہب کے ساتھ سخت گیری و مخالفت روا رکھا اور دنیا کی تمام حکومتوں سے مخالفت مول لی۔اس کے مرنے کے بعد روس میں اس کا مذہب ختم کر دیا گیا۔

۱۴ــــ اسکاپیسم۔ (ESCAPISME) :۔سیاسی و اجتماعی کاموں میں شرکت سے پرہیز اور دستورہائے حکومتی کے قبول کرنے سے انکار اور حکومت میں بھی شرکت سے منکر حضرات۔

۱۵ــــ اعتصاب۔ کسی خاص مقصد کے لئے مزدوروں کا اسٹرائک کرنا اور کام نہ کرنا۔

۱۶ــــ اقلیتھا۔ یہ اصطلاح اقلیت کے لئے بولی جاتی ہے خواہ نسلی یا مذہبی یا زبانی ہو، یعنی کسی بھی ملک کے وہ باشندے جو نسلی، مذہبی، لسانی اعتبار سے اس ملک کے اکثریت سے متفاوت ہوں جیسے ایران میں ارمنی، آشوری، یہودی، زرتشتی وغیرہ۔

۱۷۔ اکسپانسٹونیسٹ (EXPANSTONISTE): ملک کے رقبے کو فوجی یا اقتصادی لحاظ سے وسعت دینے کے خواہشمند

۱۸۔ آگپو:۔ خفیہ پولیس کے ادارے کا نام ۔ ادارۂ امن وروسی جاسوسی ادارے کے ارکان جن کی سختی وشدتِ عمل کو اسٹالین کے مرنے کے بعد ختم کیا گیا۔

۱۹۔ ایلیگارشی (OLYGARCHIE): اس حکومت کو کہتے ہیں جس کا انتظام چند افراد کریں اور سارے اختیارات چند آدمیوں کے ہاتھوں میں ہوں۔

۲۰۔ امپریال (EMPERIAL): شہنشاہی۔

۲۱۔ امپریالیست (EMPRRIALIST):۔ شاہی کے طرف دار حضرات۔

۲۲۔ امپریالیسم (EMPERIALISME):۔ ایک ایسا سیاسی طریقۂ کار جس کا مقصد وسیع وعظیم شہنشاہی کی تشکیل ہو، وسعت خواہ زمینی، افرادی، مالی یا کسی بھی قسم کی ہو جس سے قوم وحاکم کو فائدہ پہونچے۔

۲۳۔ انٹرفاسیونالیسم (INTERNATTONALISME):۔ اتحاد بین الملل کے خواہشمند اسی طرح مسلک طرف داران اتحاد بین المللی کارگراں کو بھی کہتے ہیں۔

۲۴۔ انٹرناسیونال:۔ انٹرنیشنل یعنی جہانی وبین المللی۔

۲۵۔ انتلکتوئل (ENTELLECTUEL):۔ سیاسی اصطلاح میں روشن فکر حضرات مراد ہوتے ہیں۔

۲۶۔ انتی سمی تیسم:۔ یہودیوں کی مخالف جماعت جو نیشنل سوسیالیسم کے پروگرام کا ایک جز تھی۔

۲۷۔ اندوستریالیسم (INDUSTERIALISME):۔ انسانی زندگی مشینی زندگی بن جائے یعنی صنعت، کارخانے، مشینیں بکثرت ہو جائیں۔

۲۸۔ انڈیویدوالیسم (INDIVIDUALISME):۔ فرد کی اصالت کا عقیدہ یعنی حکومت

اور قانون سازی میں فرد اصل ہے اور معاشرہ اس کی فرع ہے اس کے برعکس نہیں ہے۔

۲۹- اوتارکی (AUTARKY) :- استقلال اقتصادی یا اقتصادیات میں عدم احتیاج یعنی جو قوم اپنی تمام اقتصادی چیزوں کو ملک کے اندر تہیہ کرلے اور کسی دوسرے ملک کی محتاج نہ ہو۔

۳۰- اولتیماتوم (ULTIMATUME) :- اتمام حجت ایک حکومت دوسری حکومت کو جو آخری پیشکش کرے کہ اگر وہ بھی رد کر دیا جائے تو جنگ کی نوبت آجائے۔

۳۱- اویالیست :- جمہوریت کے مقابلے میں سلطنت خواہی۔

۳۲- بربریسم (BARBARISME) :- وحشی پن، غیر متمدن اقوام کا معاشرہ۔

۳۳- بورژوا (BOURGEOIS) :- دولتمند، شہری لوگ، ثروت مند، سرمایہ دار۔

۳۴- بنتامیسم (BENTHAMISME) :- لیبرالیسم کی ایک مخصوص فوع

۳۵- پاتریوت (PATRIOT) :- وطن پرست۔

۳۶- پارٹیزان (PARTISAN) :- ناتجربہ کار فوجی، طرف دار، ہوا خواہ۔

۳۷ پارٹیگولاریسم (PARTICULARISME) :- ہر شہر کا اپنی خاص حالت میں حفاظت کی شدید خواہش۔

۳۸ پارلمان (PARLEMAN) :- پارلیمنٹ - یہ لفظ لاطینی زبان کے پارلیامنٹوم سے سے بنایا گیا ہے جس کے معنی گفتگو کرنا ہیں۔

۳۹- پارلیمانتر (PARLEMENTAIRE) :- پارلیمنٹ کے قانون کے مطابق اسکا ممبر۔

۴۰- پارلیمانتریسم (PARLEMENTAIRISME) :- حکومت کا وہ طریقہ کار کہ جس میں قوت مجریہ جو اپنے اعمال میں قوۃ مقننہ کی مسئول ہوتی ہے۔

۴۱- پارکہ :- عدالت کا صحن، عدالت کا کٹہرہ، دادسرا۔

۴۲۔ پاروشیالیسم (PAROCHIALISME) :۔ محدودیت فکر، بلاکی ، بخشی ، محلی امور سے دل چسپی۔

۴۳۔ پاسی فیسم (PACIFISME) :۔ کسی بھی قیمت پر ، صلح بین الملکی کے خواہشمند ، حکومتوں میں اختلاف کی صورت میں مصالحت کے خواہش مند حضرات۔

۴۴۔ پان امریکانیسم :۔ انیسویں صدی کے آخر میں ایک نظریہ شمالی امریکہ کے صوبوں کے اتحاد کے ذریعے جو مشہور سیاستداں (مونرو) کے وسیلے سے وجود میں آیا۔ اس کا مقصد قارہ امریکہ میں "اقتصادی اتحاد" تھا۔ لیکن جنوبی امریکہ کی بدنیتی سے یہ نظریہ پروان نہ چڑھ سکا۔

۴۵۔ پان افریکانیسم :۔ ایسا مسلک جس کا مقصد کالوں کو اجنبیوں کے تسلط سے آزاد کرانا اور انکی آزادی کی محافظت کرنا۔

۴۶۔ پان اسلامیسم :۔ تمام ممالک اسلامی کے متحد کرنے کا سیاسی عقیدہ۔

۴۷۔ پان تورانیسم :۔ تمام ترکوں ــــ تاتاری ، فینانی ، اور بغوری ــــ کو متحد کرنے کا سیاسی نظریہ۔

۴۸۔ پان تورکیسم :۔ تمام ترک نژاد اقوام کا جو روس میں ساکن ہیں سیاسی اتحاد۔

۴۹۔ پان عربیسم :۔ تمام عرب نژاد اقوام کے متحد ہو جانے کا سیاسی نظریہ

۵۰۔ پان ہلنیسم :۔ یونانی اقوام کے اتحاد کا سیاسی نظریہ۔

۵۱۔ پرولٹر (PROLTAIRE) :۔ سرمایہ داری کے لئے جن کے پاس نیروی کار کا لعدم ہو اور اس کے علاوہ کچھ نہ ہو اور اسی کو بیچ کر اپنا معاش چلائیں۔

۵۲۔ پلوٹوکراسی (PLOUTOCRATIE) :۔ دولتمندوں کی حکومت یا ایسا نظام حکومت جس کے تمام کرتا دھرتا سب سے زیادہ مال دار لوگ ہوں۔

۵۳۔ پلورالیسم (PLORALISME) :۔ فرد کا علاقہ سیاسی منحصر بدولت نہ ہونے کا

عقیدہ بلکہ دوسرے اقتصادی، مذہبی، اجتماعی گروہوں سے برابر وابستگی، نیز اقسام انجمن و جماعات کا ضروری ہونا اور اجتماع میں مختلف سلیقے اور عقائد کا موجود ہونا۔

۵۴۔ پلیٹیک (POLITIQUE) :- بمعنی سیاست اور علم سیاست۔

۵۵۔ ٹیوکراسی (THEOCRATIE) :- ایسی حکومت جس کے ذمہ دار حضرات دینی وروحانی پیشوا ہوں۔

۵۶۔ ٹاؤنیسم (TAONISME) :- مشہور چینی فلسفی کا فلسفہ سیاست واجتماع۔

۵۷۔ ٹاکٹیک (TACTIC) :- فن جنگ اور دشمن کے مقابلے میں سپاہیوں کی راہنمائی

۵۸۔ ٹامیسم (THOMISME) :- سیاسی طریقۂ فکر۔ یہ ٹوماس۔ داکن کی طرف منسوب ہے۔

۵۹۔ ٹرادیسون (TRADITION) :- سنت، رسوم اجتماعی۔

۶۰۔ ترور (TERREUR) :- وحشت و ہراس، مخالفین کو قتل کرنا۔

۶۱۔ ترورلیست (TERRORISTE) :- آدم کشی، اسباب خوف و وحشت۔

۶۲۔ ترورلیسم (TERRORISME) :- آدم کشی کا عقیدہ، حکومت گرانے کے لئے لوگوں میں تخویف، تہدید، تخریب کاری اور ایجاد وحشت کرنا، اور حکومت پر قبضہ کرنا۔

۶۳۔ تمدن :- اس تدبیری مجموعہ کو کہتے ہیں جس کے ذریعے انسان اپنے مادی و معنوی احتیاج کو دور کر سکے اور جس کے ذریعے فطرت و موانع و مشکلات پر قابو پا سکے۔

۶۴۔ ٹیرانی (TYRANNIE) :- ظالم و جابر حکومت۔

۶۵۔ ٹیرانیسٹ (TYRANNICITE) :- ظالم کشی، پوشیدہ قتل کا عقیدہ، حکومت

کے عہدہ داروں کو قتل کرنا۔

۶۶۔ چار آزادی :۔ ۶ جنوری ۱۹۴۱ء کو امریکی کانفرنس میں روزویلٹ نے چار آزادی کا جو تصور پیش کیا تھا وہ حسب ذیل ہے :۔
۱۔ آزادی نطق و اظہار عقیدہ۔ ۲۔ آزادی مذہب ۳۔ غربت و فقر سے آزادی ۴۔ خوف سے آزادی بایں معنی کہ ترک اسلحہ کی اسکیم نافذ ہو تاکہ ایک قوم دوسری قوم کے مسلحانہ حملہ سے بے خوف رہے۔

۶۷۔ دسپوت :۔ مستقل و مستبد

۶۸۔ دماگوژی :۔ عوام فریبی

۶۹۔ دموکرات :۔ آزادی خواہ، طرف دار آزادی۔

۷۰۔ دمکراتیک :۔ شیوہ ہمراہی

۷۱۔ دموکراسی :۔ ڈیموکریسی۔ انتخاب کے ذریعے چنے ہوئے ممبران پارلیمنٹ کے لوگوں کی حکومت لوگوں پر۔

۷۲۔ دیپلومات :۔ سیاسی۔ سیاستمدار

۷۳۔ دیپلوماسی :۔ سیاست، علم سیاست، حکومتوں کے امور کا حل ڈپلومیسی۔

۷۴۔ دیکتاتور :۔ ڈکٹیٹر۔ خود رای۔

۷۵۔ رادیکالیسم (RADICALISME) :۔ وہ سیاسی نظریہ جو موجودہ اوضاع سے ناراض ہو اور تمام قوانین و نظام کو توڑ کر نیا نظام قائم کرنا چاہے۔

۷۶۔ رفراندوم (REFERENDUME) :۔ حکومت کی طرف سے انتخابات کرانا تاکہ اس سے پتہ چل جائے کہ لوگوں کی اکثریت کدھر ہے۔

۷۷۔ رفرم (REFORME) :۔ امور سیاسی و اقتصادی میں بغیر کسی شورش و انقلاب کے سطحی اصطلاحات و تغیرات۔

۷۸۔ ردلیوسیون (REVOLUTION) :۔ شورش وطغیان

۷۹۔ رویالیسم (ROYALISME) :۔ جمہوریت پسندوں کے مقابلے میں ظالم حکومتوں کا رویہ۔

۸۰۔ ستون پنجم :۔ ملک کے اندر مخالفین کے جاسوس جو جبھہ میں دشمنوں کے فائدہ کے لئے کام کریں۔

۸۱۔ سزاریسم (CZARISME) :۔ حکومتِ قیصری۔

۸۲۔ سنا (SENAT) :۔ مجلس نمائندگان جن کو ممتاز افراد کے درمیان سے منتخب کیا جائے۔

۸۳۔ سناٹور (SENATEUR) :۔ مجلسِ سنا کا نمائندہ

۸۴۔ سنڈیکا (SVNDICAT) :۔ فرانس میں مزدوروں کی انجمن، یا ٹرادیونیون۔

۸۵۔ سنڈیکالیسم (SAYDICALISME) :۔ سنڈیکا کی حکومت کا عقیدہ ملک میں اپنے نمائندوں کے ذریعے۔

۸۶۔ سوسیالیسم (SOCIALISME) :۔ تمام تولیدی ذرائع کی ملکیت کا حکومت کے ہاتھوں میں ہونا اور اس سے لوگوں کو فائدہ پہونچانے کا نام ہے۔

۸۷۔ سیاست درہائے باز :۔ کسی ملک کی سرحدوں کو دیگر ممالک کے لئے برابری کی شرط پر تجارت و معاملات کے لئے کھلی رکھنا تاکہ آمدورفت با آسانی ہوسکے۔

۸۸۔ فاشیسم (FACHISME) :۔ ایک سیاسی طریقۂ کار کی حکومت کا نام جو جرمنی اور اٹلی میں پہلی اور دوسری عالمی جنگ میں کارفرما تھی اور بطور ڈکٹیٹر کام کرتی تھی۔

۸۹۔ فیوٗدال (FEODAL) :۔ جو مالک اپنی رعایا پر حکومت کرے۔

۹۰۔ فیوٗدالیسم (FEODALISME) :۔ وہ ممالک جن کے کچھ اشراف مالک ہوں۔

۹۱۔ فاکسیون (FACTION) :۔ حزب، گروہ۔

۹۲- فاکسیونالیسم (FACTIONALISME) :- گروہ پرستی۔

۹۳- فاناتیسم (FANATISME) :- تعصب آمیز عقیدہ۔

۹۴- فدرال (FEDRAL) :- اتحاد۔

۹۵- فدراسیون (FEDERATION) :- لوگوں کے چند گروہوں کا اتحاد۔

۹۶- فدرالیسم (FEDERALISME) :- جو حکومت مستقل صوبوں کے اتحاد سے تشکیل پائے۔

۹۷- فراکسیون (FRACTION) :- ایک گروہ یا جماعت کے ہم عقیدہ لوگ۔

۹۸- کاپیتال (CAPITAL) :- سرمایہ

۹۹- کاپیٹالیسم (CAPITALISME) :- سرمایہ دارانہ نظام حکومت جس میں بہترین ذرائع آمدنی سرمایہ داروں کے ہاتھ میں ہو اور ان کی اصلی مالکیت محترم ہو۔

۱۰۰- کمیتہ (COMITE) :- انجمن

۱۰۱- کمینترن (COMINTIRN) :- دنیا بھر کے کمیونسٹوں کا مجموعہ، یہ لفظ دو کلمے سے بنا ہے۔ ایک کمیونسٹ دوسرے انٹرنیشنل۔

۱۰۲- کمینفرم (COMINFORME) :- دنیا بھر کے کمیونسٹوں کے گروہوں کا تبادل آراء و عقائد کے لئے اتحاد و ارتباط۔

۱۰۳- کنتراسوسیال (CONTRATSOSIAL) :- وہ حکومت جو لوگوں کے حقوق کی رعایت کرے۔

۱۰۴- کنسول (CONSUL) :- حکومت کا وہ نمائندہ جو دوسرے ممالک میں اپنے ہم وطن لوگوں کے کاموں کی نگرانی کرے۔

۱۰۵- کنفدراسیون (CONFEDRATION) :- چند ملکوں کے درمیان فدراسیونی۔

۱۰۶- کودتا (COUDETAT) :- کسی حکومت کو گرانے کے لئے چند لوگوں کا انقلاب کرنا۔

۱۰۷- لیننیسم (LENINISME) :- مارکسیزم کی مخصوص شکل جس کو لینن نے مارکس کے اصول میں تجدید نظر کر کے بنایا تاکہ روس کے حالات پر منطبق ہو۔

۱۰۸- لیبرال (LIBERAL) :- آزادی خواہ۔

۱۰۹- لیبرالیسم (LIBERALISME) ایک ایسا سیاسی و اجتماعی نظریہ جو فرد کی رفتار، گفتار، افکار کی آزادی چاہتا ہو۔

۱۱۰- ماتریالیسم :- مکتب مادی یا فلسفہ مادیت اور یہ اعتقاد اصل مادہ ہے اور باقی چیزیں اسی کی مظہر ہیں۔

۱۱۱- ماتریالیسم دیالکتیک :- مارکس کی ایجاد کردہ اصطلاح جس کا مطلب جبر تاریخی یا لزوم تاریخ درراہ تکامل ہے یا کہ اقتصادی طاقتیں حوادث تاریخ کی اساس و بنیاد ہیں۔ یہ دیالتیک ہیگل کے مقابلے میں ہے جو روحانی طاقت کو عالم بشری کا محرک جانتا ہے۔

۱۱۲- مارکسیسم (MARXISME) :- کارل مارکس کا نظریہ جو درحقیقت سوشلزم کی تفسیر و توجیہہ ہے۔

۱۱۳- میتروپل (METROPOL) :- وہ ممالک جو مستعمرہ ہیں۔

۱۱۴- مونارشی (MONARCHIE) :- موروثی سلطنت۔

۱۱۵- میتنگ (MEETING) :- میٹنگ، نشست۔

۱۱۶- ناسیونال (NATIONAL) :- نیشنل، ملی۔

۱۱۷- ناسیونالیسم (NATIONALISME) :- وحدت ملی، فلسو فلیت، یعنی ملکوں کے نام سے دنیا کی تقسیم جو مستقل حکومت ہو۔

۱۱۸- نوکلکتیو لیسم یا اصالت جمع :- جماعتی نظامِ حکومت جس میں جماعت کو فرد پر ترجیح دی جاتی ہے اور جس میں سوشلزم کیمونزم، سندیکالیسم، فاشزم کا مجموعہ ہوتا ہے۔

۱۱۹- ویگیسم (WHIGGISME) :- انگریزوں کی آزادی کے خواہش مند۔

۱۲۰- یوتوپیانیسم :- خیال پرستی ٭

اسمائے حسنیٰ الٰہی

مولف کتاب فرماتے ہیں: اگرچہ اسمائے حسنیٰ کے سلسلہ میں ایک حدیث میں نے ابتدائے کتاب میں بیان کر دی تھی لیکن پھر ایک دوسرا نسخہ مل گیا لہٰذا ازروئے برکت اس کو بھی لکھ رہا ہوں اور پڑھنے والوں سے دعا کی خواہش رکھتا ہوں۔

قرآن کے ہر سورہ میں اسم حسنیٰ ہے

قرآن مجید میں ننانوے (۹۹) اسمائے حسنیٰ موجود ہیں لفظ جلالۃ کو شامل کر لیا جائے تو پورے سَو ہو جاتے ہیں۔ یہ ہر سورہ میں جو مکرر آئے ہیں ان کے علاوہ ہیں۔ امام علی ابن موسیٰ الرضاؑ سے کتاب "تحفۃ امامیۃ" میں اپنے جد بزرگوار حضرت علیؑ سے روایت ہے اور رسول خداؐ سے بھی یہی روایت ہے: اسمائے حسنیٰ ننانوے (۹۹) ہیں جو شخص خدا کو ان ناموں سے پکارے گا خدا اس کی دعا قبول کرے گا اور جو ان اسماء کا احصاء کرے وہ داخل بہشت ہوگا ــــ امام جعفر صادقؑ سے اس سلسلہ میں بہت زیادہ تاکید آئی ہے اور آپ لوگوں سے عہد و پیمان لے لیتے تھے کہ غیر معتمد اشخاص کو نہ بتانا، یعنی غیر اہل توحید کو نہ بتانا اور ظلم و قطع رحم کے موقع پر نہ پڑھنا ــــ بہر حال قرآن مجید میں اسمائے حسنیٰ اس ترتیب سے وارد ہیں:-

سورہ ابراہیم میں یَا مَنَّانُ، کہف میں یَا مُقْتَدِرُ، طٰہٰ میں یَا قَهَّارُ، حج میں یَا بَاعِثُ، مومنین میں یَا کَرِیْمُ، فرقان میں یَا هَادِیْ، سبا میں یَا فَتَّاحُ، ملائکہ میں یَا شَکُوْرُ، زمر میں یَا کَافِیْ، طور میں یَا بِرُّ، اقترب میں یَا مَلِیْكُ، معارج میں یَا ذِی الْمَعَارِجِ، اعلیٰ میں یَا اَعْلٰی، قلم میں یَا اَکْرَمُ۔ حمد میں پانچ نام آئے ہیں: یَا اَللّٰهُ یَا رَحْمٰنُ یَا رَحِیْمُ یَا رَبُّ یَا مَالِكُ۔ بقرہ میں ۲۵ نام آئے ہیں: یَا مُحِیْطُ، یَا قُدُّوْسُ،

یَا عَلِیْمُ، یَا حَکِیْمُ، یَا تَوَّابُ، یَا بَصِیْرُ، یَا وَاسِعُ، یَا بَدِیْعُ، یَا رَءُوْفُ، یَا شَاکِرُ، یَا اِلٰہُ، یَا وَاحِدُ، یَا غَفُوْرُ، یَا قَرِیْبُ، یَا خَبِیْرُ، یَا حَلِیْمُ، یَا قَابِضُ یَا بَاسِطُ، یَا حَیُّ، یَا قَیُّوْمُ، یَا عَلِیُّ، یَا عَظِیْمُ، یَا وَلِیُّ، یَا غَنِیُّ، یَا حَمِیْدُ۔ اور سورہ آل عمران میں چار اسم آئے ہیں: یَا وَھَّابُ، یَا قَائِمُ، یَا سَمِیْعَ الدُّعَآءِ، یَا شَھِیْدُ اور نساء میں پانچ نام ہیں: یَا رَقِیْبُ، یَا حَسِیْبُ، یَا عَفُوُّ، یَا وَکِیْلُ، یَا مُقِیْتُ اور اعراف میں دو نام ہیں: یَا مُحْیِیْ، یَا مُمِیْتُ اور انفال میں تین ہیں یَا نِعْمَ الْمَوْلٰی، یَا نِعْمَ النَّصِیْرُ، یَا قَوِیُّ اور ہود میں چار نام ہیں: یَا حَفِیْظُ، یَا مُجِیْبُ، یَا مَجِیْدُ، یَا وَدُوْدُ۔ یوسف میں بھی چار نام ہیں: یَا غَالِبُ، یَا مُسْتَعَانُ، یَا قَھَّارُ، یَا حَافِظُ اور رعد میں دو نام آئے ہیں: یَا کَبِیْرُ، یَا مُتَعَالُ اور حجر میں تین نام آئے ہیں: یَا وَارِثُ، یَا صَادِقُ، یَا خَلَّاقُ اور نور میں بھی تین ہیں: یَا حَقُّ، یَا مُبِیْنُ، یَا نُوْرُ اور مومن میں چار نام آئے ہیں: یَا غَافِرَ الذَّنْبِ، یَا قَابِلَ التَّوْبِ، یَا ذَا الطَّوْلِ اور ذاریات میں صرف دو نام ہیں: یَا رَزَّاقُ، یَا ذَا الْقُوَّۃِ الْمَتِیْنُ سورۂ رحمان میں بھی دو ہیں: یَا بَاقِیْ، یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ اور سورہ حدید میں چار نام آئے ہیں: یَا اَوَّلُ، یَا آخِرُ، یَا ظَاھِرُ، یَا بَاطِنُ البتہ حشر میں دس نام ہیں: یَا قُدُّوْسُ، یَا سَلَامُ، یَا مُؤْمِنُ، یَا مُھَیْمِنُ، یَا عَزِیْزُ، یَا جَبَّارُ یَا مُتَکَبِّرُ، یَا خَالِقُ، یَا بَارِئُ، یَا مُصَوِّرُ اور بروج میں دو نام ہیں: یَا مُبْدِئُ، یَا مُعِیْدُ اور اخلاص میں بھی دو نام ہیں: یَا اَحَدُ، یَا صَمَدُ۔"(۱)

فائدہ قلم

ایک مقولہ ہے کہ دو زبانوں میں سے ایک زبان قلم ہے یعنی انسان کے پاس

(۱) مولف: یہ جو کچھ لکھا گیا ہے وہ عین کتاب کا ترجمہ ہے لیکن خالی از اشکال نہیں ہے مترجم کی نظر میں بھی یہ بات صحیح ہے۔

دو زبان ہے۔ ایک زبان تو منہ میں ہے جس سے آدمی بات کرتا ہے اور دوسری زبان قلم ہے جس سے لکھتا ہے اور اسی کے ذریعہ مافی الضمیر کا اظہار کرتا ہے۔ اور حکما کا مقولہ ہے فی دمعة القلم امتحان عقول الانام والفرق بین النقص والاتمام وفصل قضیة النقض والابرام۔ زبان قلم سے لوگوں کے عقلوں کا امتحان ہوتا ہے اور نقص و تمام کا فرق معلوم ہوتا ہے اور کسی بھی قضیہ کے نقض و ابرام کا فیصلہ کیا جاتا ہے۔

روایات اور بزرگوں کے اقوال میں قلم کے بہت سے فوائد ذکر کئے گئے ہیں جن میں سے چند کا ذکر کیا جاتا ہے:۔

۱۔ بمفاد حدیث رسول ص — اول ماخلق اللہ القلم — قلم مبدء ظہور ہے۔

۲۔ قرآن نے قلم کی قسم کھائی ہے — ن والقلم ومایسطرون۔

۳۔ قلم مظہر لطف ہے۔

۴۔ صلاح عباد و رشد اہم قلم کے ذریعہ ہی ممکن ہے۔

۵۔ قلم کا فائدہ دوست، دشمن، قریب، دور سب ہی کو حاصل ہوتا ہے۔

۶۔ اہل قلم ہزاروں فتنہ و فساد کو ختم کر سکتے ہیں۔

۷۔ اہل قلم بادشاہوں کے خزانوں کے مرکز ہوتے ہیں۔ ؎

کفیٰ قلم الکتاب مجداً و رفعة — مدی الدھر ان اللہ اقسم بالقلم

زمانہ میں قلم کے مجد و رفعت کے لئے یہ بات کافی ہے کہ خدا نے اس کی قسم کھائی ہے۔

شعر

درلب دریا گیاہی ہست کہ اورا خر خورد — گر بدست شاہ افتد ملک نہ کشور بر د

می خورد خون سیاہ و میرو دراہ سفید — گر ز رفتن باز ماند ضربتی بر سر خورد

لب دریا ایک گھاس (نرکل) ہے جس کو گدھے چرتے ہیں اگر وہ بادشاہ کے

ہاتھ لگ جائے تو ملکوں کا مالک ہوجاتا ہے ــــ یہ قلم کی تعریف کر رہا ہے مترجم۔
خون سیاہ (روشنائی) پیتا ہے، راہ سفید (کاغذ) پر چلتا ہے اگر چلتے چلتے رک جائے تو سر پر ضرب لگائی جاتی ہے یعنی چاقو سے پھر بنایا جاتا ہے۔

آصف و اسم اعظم

جناب سلیمان حشمۃ اللہ کے وزیر، وصی اور خلیفہ جناب آصف بن برخیا تھے۔ مجمع کے اندر ہے کہ یہ جناب سلیمان کے بھانجے تھے اور اسم اعظم جانتے تھے۔ اسم اعظم سے مراد خدا کے وہ اسماء ہیں جب ان کے ذریعہ خدا سے دعا کی جائے تو فوراً مستجاب ہوتی ہے اور وہ یہ ہے:۔ یا الہنا والہ کل شئی الھا واحد الا الہ الا انت اور بعض کا خیال ہے کہ اسم اعظم یا ذا الجلال والاکرام ہے اور بعض کا خیال ہے کہ یا حیّ یا قیّوم ہے جس کا عبری زبان میں ترجمہ (آھیا شراھیا) ہوتا ہے الی آخر ما فی المجمع[1]۔

لقمانؑ کی آٹھ نصیحتیں

جناب لقمان سے دس ہزار کلمۂ حکمت منقول ہیں۔ کچھ کا ذکر ہوچکا ہے اور انھیں میں سے یہ بھی ہیں جس کو بعض ثقات نے نقل کیا ہے کہ جناب لقمان نے اپنے بیٹے سے فرمایا: اے نور نظر میں نے چار ہزار سال تک چار ہزار پیغمبروں کی خدمت کی

---

(۱) قصص یا داستانہائے شگفت انگیز مولف کہتے ہیں کہ درحقیقت اسم اعظم خدا کے تمام ناموں میں پوشیدہ ہے اور ہر ایک کا ہاتھ نہ وہاں تک پہنچا ہے نہ پہنچ سکتا ہے جناب آصف کے حالات کتابوں میں مرقوم ہیں ملاحظہ فرمائیں۔

ہے ۔ اور ان سے بہت سے کلماتِ حکمت سنے ہیں اور ان میں سے آٹھ باتیں یاد کر لی ہیں :۔

۱۔ جب تک نماز میں ہو اپنے دل کو محفوظ رکھو۔

۲۔ جب تک لوگوں کے درمیان ہو اپنی زبان کو محفوظ رکھو۔

۳۔ جب تک نعمت میں ہو اپنے گلے کو محفوظ رکھو۔

۴۔ جب تک لوگوں کے گھروں میں ہو اپنی آنکھوں کی حفاظت کرو۔

۵۔ دو چیز ہمیشہ پیش نظر رکھو فراموش نہ کرو ایک خدا۔

۶۔ دوسرے موت۔

۷۔ دو چیزوں کو ہمیشہ بھول جاؤ کبھی یاد نہ کرو دوسرے کے ساتھ جو تم نے احسان کیا ہے۔

۸۔ دوسرے نے تمہارے ساتھ جو برائی کی ہے۔

جناب لقمان کے حالات اور ان کی نصیحتیں اور ان سے متعلق اشعار وایات۔ اس کتاب میں تفصیل سے لکھے ہیں(۱)۔

اجدادِ رسولؐ

بیان کیا جاتا ہے کہ حضرت آدم سے لے کر جناب عبداللہ تک سرکار رسالتمآبؐ کے اجداد کی تعداد اکیاون (۵۱) ہوتی ہے۔ ۱۷ نبی تھے اور ۱۷ وصی نبی اور ۱۷ بادشاہ۔ اور یہ سب مذہب حق کے پیرو اور موحد تھے اور خدا کو سجدہ کرنے والے، جیسا کہ ارشاد ہے الذی یراک حین تقوم و تقلبک فی الساجدین(۲)

---

(۱) قصص یا داستانہائے شگفت انگیز

(۲) منتخب التواریخ

نظامی

۱۔ حدیث کودکی وخود پرستی رہا کن کو خیالی بود و مستی

خود پرستی اور بچپنے کی باتوں کو چھوڑ دو کیونکہ وہ سب خیالی باتیں تھیں

۲۔ چہ از سی در گذشتی یا کہ از بیست نشاید دگر چوں غافلاں زیست

جب تم بیس سال یا تیس سال سے آگے بڑھ گئے تو پھر غافلوں کی سی زندگی نہیں بسر کرنی چاہیئے

۳۔ نشاط عمر باشد تا چہل سال چہل رفتہ فرو ریزد پر و بال

عمر کی نشاط صرف چالیس سال تک باقی رہتی ہے اسکے بعد بال و پر گر جایا کرتے ہیں

۴۔ پس از پنجاہ نماند تندرستی بصر کندی پذیرد پائے سستی

پچاس سال کے بعد تندرستی باقی نہیں رہتی، بینائی کمزور ہوجاتی ہے، پاؤں میں سستی آجاتی ہے

۵۔ چہ شصت آید نشست آید پدیدار چہ ہفتاد آید افتد آلت از کار

جب انسان ساٹھ سال کا ہوجاتا ہے تو چلنا پھرنا مشکل ہوجاتا ہے اور جب ستر سال کا ہوجاتا ہے تو آلت انسانی بیکار ہوجایا کرتا ہے

۶۔ بہ ہشتاد و نود چوں در رسیدی بسا زحمت کہ از گیتی کشیدی

اور جب تم اسی اور نوے سال کے ہوجاؤ گے تو گویا زمین سے بڑی مشکل سے اٹھ پایا کرو گے

۷۔ واز انجا گر بصد منزل رسانی بود مرگی بصورت زندگانی

یعنی اگر کسی طرح سو سال کے ہوگئے تو وہ موت ہے جو زندگی کی صورت میں ہے

۸۔ چہ در موی سیہ آید سپیدی پدید آید نشاط ناامیدی

اور جب سیاہ بال سفید ہونے لگتے ہیں تو وہیں سے ناامیدی شروع ہوجاتی ہے۔

۹۔ ز پنبہ شد بنا گوشت کفن پوش ہنوز این پنبہ ناری از گوش

قولِ حکماء

انسان پیدائش کے بعد سے چونتیس ۳۴ سال تک ترقی کی حالت میں رہتا ہے۔ اس کے بعد چالیس (۴۰) سال تک ایک ہی حال میں رہتا ہے اور چالیس (۴۰) سے پچاس (۵۰) سال تک انسانی قوتوں میں ہر سال نقصان ظاہر ہونے لگتا ہے اور پچاس (۵۰) سے ساٹھ (۶۰) سال تک ہر ماہ نقصان ظاہر ہونے لگتا ہے اور ساٹھ (۶۰) سے ستر (۷۰) سال تک ہر ہفتہ نقصان ظاہر ہونے لگتا ہے اور ستر (۷۰) سے اسّی (۸۰) سال تک ہر روز نقصان ظاہر ہوتا ہے اور اسّی (۸۰) سے نوّے (۹۰) سال تک ہر ساعت میں نقصان ظاہر ہوتا ہے اور نوّے (۹۰) سے سو (۱۰۰) سال تک ہر لحظہ قوائے انسانی میں نقصان ظاہر ہونے لگتا ہے۔

السیّد الجلیل عبدالعظیم

جناب سید عبداللہ ابن سید علی ابن سید حسن الامیر ابن زید ابن الحسن المجتبیٰ علیہ السلام

آپ امام محمد تقیؑ اور امام علی نقیؑ کے اصحاب میں تھے اور دسویں امام کے سامنے اپنا دین پیش کیا تھا۔ چنانچہ منتخب التواریخ میں جناب صدوقؒ نے معتبر اسانید سے نقل فرمایا ہے کہ جناب عبدالعظیمؒ فرماتے ہیں:۔

ایک مرتبہ میں امام ہادیؑ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ جیسے ہی حضرت کی نظر مجھ پر پڑی فرمایا: مرحبا، اے ابوالقاسم تم ہمارے سچے دوست ہو۔ میں نے عرض کیا فرزند رسولؐ میں اپنا دین آپ کے سامنے پیش کرنا چاہتا ہوں اگر وہ درست ہے تو مرتے دم تک اسی پر قائم رہوں۔

حضرتؑ نے فرمایا کہو۔ میں نے عرض کیا: خداوند عالم ذاتاً و صفاتاً واحد و یگانہ

ہے اس کا کوئی مثل وشبیہ نہیں ہے۔ وہ حد البطال وحد تشبیہ سے خارج ہے۔ خدا نہ تو جسم ہے نہ صورت، نہ عرض نہ جوہر، بلکہ اجسام وصور کا اعراض وجواہر کا خالق ہے اور ہر چیز کا مربی ومالک وجاعل وخالق ہے اور ہر چیز کا احداث کرنے والا ہے اور حضرت محمدؐ اس کے بندے اور آخری نبی ہیں آپؐ کے بعد قیامت تک کوئی نبی نہیں ہوگا اور آپؐ کی شریعت آخری شریعت ہے قیامت تک اِس کے بعد کوئی شریعت نہیں آئے گی اور سرکارِ دوعالم کے بعد امام وخلیفہ وولی حضرت امیر المومنین علیؑ ابن ابی طالب ہیں آپ کے بعد امام حسنؑ پھر امام حسینؑ پھر علی ابن الحسینؑ اس کے بعد امام محمد باقر پھر جعفر صادقؑ پھر موسیٰ الکاظم پھر امام علی رضا اس کے بعد امام محمد تقیؑ ان کے بعد آپ ہیں۔ پھر امام علیہ السلام نے فرمایا میرے بعد میرا بیٹا حسنؑ (عسکری) ہے ان کے بعد لوگ امام میں بہت اختلاف کریں گے۔ میں نے کہا اے آقا یہ مطلب کیسا ہے؟ اس کی وضاحت فرمائیے۔ تب حضرتؑ نے فرمایا: چونکہ وہ غائب ہوں گے اور جب تک وہ خروج کر کے زمین کو اسی طرح عدل وانصاف سے پُر نہ کر دیں جس طرح وہ ظلم وجور سے پُر تھی اس وقت تک کسی کے لئے ان کا نام لینا جائز نہیں ہے۔

جناب عبدالعظیم فرماتے ہیں: میں ان سب کا اقرار کرتا ہوں اور میں کہتا ہوں کہ ان کا دوست خدا کا دوست ہے، ان کا دشمن خدا کا دشمن ہے، ان کی اطاعت خدا کی اطاعت ہے، ان کی معصیت خدا کی معصیت ہے اور میں یہ بھی قائل ہوں کہ معراج حق ہے اور قبر میں سوال حق ہے اور جنت ودوزخ حق ہے اور صراط ومیزان حق ہے اور قیامت کے آنے میں نہ کوئی شک ہے اور نہ اس میں کوئی شک ہے کہ جو لوگ قبروں میں ہیں خدا ان کو ان کی قبروں سے اٹھائے گا۔ اور میں اس کا بھی قائل ہوں کہ محبت اہل بیت کے بعد واجب چیزیں نماز، زکوٰۃ، روزہ، حج، جہاد، امر بالمعروف، نہی عن المنکر ہیں ——— (یہ سن کر) امام علیؑ نقی نے فرمایا: اے ابوالقاسم

خدا کی قسم یہی وہ خدائی دین ہے جس کو خدا نے اپنے بندوں کے لئے پسند کیا ہے لہٰذا تم اس پر ثابت قدم رہو۔ خدا تم کو زندگانی، دنیا اور آخرت میں قول ثابت پر ثابت قدم رکھے۔

اقبال

۱۔ نقش قرآن چونکہ بر عالم نشست　　نقشہ ہائے پاپ کاہن را شکست

دنیا پر جب سے نقش قرآن چھایا پوپ و کاہن کے نقشے ٹوٹ گئے

۲۔ فاش گویم آنچہ در دل مضمر است　　ایں کتابے نیست چیزے دیگر است

میرے دل میں جو بات مضمر ہے اس کو کھلم کھلا کہتا ہوں یہ کتاب نہیں ہے بلکہ کوئی دوسری چیز ہے

۳۔ چونکہ در جان رفت جان دیگر شود　　جان چو دیگر شد جہان دیگر شود

جب وہ جان میں جاتا ہے جان دوسری ہو جاتی ہے اور جب جان دوسری ہو جاتی ہے تو دنیا بھی دوسری ہو جاتی ہے

۴۔ با مسلمان گفت جان بر کف بنہ　　ہر چہ از حاجت فزوں داری بدہ

مسلمان کو حکم دیا ہے کہ اپنی جان ہتھیلی پر رکھو اور ضرورت سے جو زیادہ ہو اس کو دے دو

تعریفِ حدُود

عربی میں حد کے معنی "روکنے" کے ہیں اور اصطلاح میں اس خاص عقوبت کو کہتے ہیں، جو بدن کے آزار سے متعلق ہو۔ کسی گناہ پر جس کے لئے شارع نے کوئی مقدار معین کر دی ہو۔ حد شرعی، کسی جنایت پر مرتب ہونے والی سزا کو کہتے ہیں۔

زنا

رسول خدا ص نے فرمایا: مسلمانو! زنا سے بچو کیونکہ اس میں چھ صفات ہیں۔ تین

دنیا میں ہیں اور تین آخرت سے متعلق ہیں۔ دنیا والے یہ ہیں:۔

۱۔ چہرے کی رونق ختم ہوجاتی ہے۔

۲۔ فقر و فاقہ لاحق ہوجاتا ہے۔ ۳۔ عمر میں کمی ہوجاتی ہے۔

آخرت والی تین باتیں یہ ہیں:۔

۱۔ خدا کی ناراضگی۔ ۲۔ سوء الحساب۔ ۳۔ دائمی جہنم[۱]

اقسامِ حدِ زنا

ارتکاب و اوضاع اور ارتکاب زنا کرنے والوں کے حالات کے اعتبار سے اس کی سزا آٹھ قسموں کی ہوتی ہے:۔

۱۔ قتل

صرف تین قسموں کے اشخاص کو قتل کی سزا دی جاسکتی ہے:۔

۱۔ جو محرم سے زنا کرے مثلاً ماں، بہن، بیٹی، پھوپھی، خالہ۔

۲۔ اگر کافر ذمی مسلمان عورت سے زنا کرے۔

۳۔ جو شخص قہراً و جبراً کسی عورت سے زنا کرے۔ اس حکم میں آزاد، غلام، مسلمان، کافر کا کوئی فرق نہیں ہے۔

۲۔ رجم

اگر شوہر دار عورت یا بیوی والا مرد (جن کو اصطلاحاً محصن و محصنہ کہا جاسکے) زنا کریں تو ان کو سنگسار کیا جائے گا۔ بوڑھا مرد اور بوڑھی عورت (محصن) اگر زنا کریں تو پہلے ان کو سَو سَو کوڑے مارے جائیں گے پھر سنگسار کیا جائے گا (البتہ جوان کو کوڑے مارنا محل اختلاف ہے۔

---

(۱) روضۃ الواعظین

۳۔ سَو کوڑے

چند قسم کے اشخاص کو یہ سزا دی جائے گی :۔

۱۔ آزاد مرد جس کے بیوی نہ ہو یا آزاد عورت جو شوہر نہ رکھتی ہو۔

۲۔ جس عورت کا نکاح تو ہوگیا ہو مگر ابھی شوہر نے اس سے دخول نہ کیا ہو اگر وہ کسی غیر سے زنا کرے۔

۳۔ جو مرد چھوٹی بچی یا دیوانہ عورت سے زنا کرے۔

۴۔ شوہر دار عورت چھوٹے بچے سے زنا کرے۔

۵۔ دو عورتیں اگر ننگی ہوکر ایک لحاف میں سوئیں۔

۶۔ بیوی نہ رکھنے والا مرد اگر اپنی منی کسی مرد کے پیروں کے درمیان گرائے۔

۷۔ اگر کوئی عورت دوسری عورت سے مساحقہ کرے (چپٹی کھیلے) تو ان تمام صورتوں میں سَو کوڑے مارے جائیں گے اور ساتویں صورت میں بعض علما کا فتویٰ ہے کہ اگر عورت شوہر دار تھی تو سنگسار کی جائے گی۔

۴۔ سَو کوڑے اور سر مُونڈنا

اگر ایسا مرد جس کی بیوی نہ ہو زنا کرے تو اس کو سو کوڑے مارے جائیں گے اور سر مونڈ کر ایک سال کے لئے شہر بدر کر دیا جائے گا۔ البتہ بعض فقہا نے یہ حکم اس مرد کے لئے دیا ہے جس نے شادی تو کرلی ہو مگر بیوی سے ابھی دخول نہ کیا ہو ـــــ لیکن شوہر نہ رکھنے والی عورت کو صرف تازیانوں کی سزا دی جائے گی نہ اس کا سر مونڈا جائے گا اور نہ ہی شہر بدر کی جائے گی۔(۱)

۵۔ پچاس کوڑے

اگر غلام زنا کرے تو آزاد کی سزا کا نصف یعنی پچاس کوڑے اس کو مارے جائیں گے

---

(۱) شرائع۔

اسکے محصن ہونے یا عورت ہونے سے فرق نہیں پڑے گا۔

۶۔ پچھتّر تازیانے

۱۔ اگر ایک ایسی جماعت زنا کرے جس میں آدھے آزاد ہوں اور آدھے غلام، تو نصف حد آزاد ۵۰ تازیانہ اور نصف حد غلام یعنی ۲۵ تازیانہ کُل ۷۵ تازیانہ ان کو مارا جائے گا۔

۲۔ جو لوگ عورتوں کو مردوں کے لئے زنا کرانے کے لئے انتظام کرتے ہوں یا مردوں کو مردوں کے لئے لواط کرنے کا انتظام کرتے ہوں ان کی بھی یہی سزا ہے۔

۷۔ ضغث

ضغث کا مطلب چند تازیانہ ایک ساتھ ہاتھ میں لے کر مارنا یہ اس بیمار کی حد ہے جو تازیانہ برداشت کرنے کی طاقت نہ رکھتا ہو۔

۸۔ حد و تعزیر دونوں

اگر کوئی ماہ رمضان میں یا خانہ کعبہ میں زنا کرے تو اس کی سزا زیادہ کر دی جاتی ہے یعنی علاوہ اس حد کے جو اس گناہ کے لئے معین ہے۔ ایک قسم کی تادیب کا بھی اضافہ کر دیا جاتا ہے اور تادیب کتنی کرنی چاہیئے یہ حاکم شرع کے صوابدید پر موقوف ہے۔[1]

ثبوتِ زنا

زنا کی حد دو طریقوں سے ثابت ہوتی ہے:۔ ۱۔ چار نشستوں میں چار مرتبہ فاعل خود اپنے خلاف گواہی دے۔ ۲۔ چار عادل مرد گواہی دیں۔

لواطہ زنا سے بدتر ہے

امام جعفر صادق ؑ نے فرمایا: مرد کے پاخانہ کے مقام میں دخول کرنا (عورت کے)

---

(۱) جامع عباسی

پیشاب کے مقام میں دخول کرنے سے زیادہ جرم ہے کیونکہ خداوند عالم نے لواطہ کی وجہ سے ایک امت کو ہلاک کر دیا لیکن زنا کی وجہ سے کسی کو ہلاک نہیں کیا۔(۱)

لواطہ کی سزا

چونکہ لواطہ کی حرمت اور اس کا فساد زنا سے زیادہ ہے اس لئے اس کی سزا بھی شدید ہے یعنی قتل، کیونکہ فاعل و مفعول اگر دونوں اس فعل پر راضی ہوں اور بالغ و عاقل بھی ہوں تو دونوں کو قتل کر دینا چاہیئے البتہ کرنے والے کو تلوار سے یا سنگسار کے ذریعہ یا آگ میں جلا کر یا ہاتھ پیر باندھ کر پہاڑ سے نیچے پھینک کر یا اس پر دیوار گرا کر قتل کرنا چاہیئے البتہ طریقۂ کار کا انتخاب مجتہد جامع الشرائط پر موقوف ہے۔

فاعل پر مفعول کی ماں، بہن، لڑکی ہمیشہ کے لئے حرام ہو جاتی ہے وہ کبھی ان سے شادی نہیں کر سکتا۔

قذف

ان الذین یرمون المحصنات الغافلات المومنات الخ (سورۂ نور آیت ۲۲،۲۳)

جو لوگ پاک دامن عورتوں کو زنا سے متہم کرتے ہیں ان کے اوپر دنیا و آخرت میں لعنت کی گئی ہے اور ان کے لئے بڑا دردناک عذاب ہے جس دن ان کے ہاتھ پیر ان کی زبانیں ان کے خلاف گواہی دیں گی۔

تعریفِ قذف

لغت میں قذف کے معنی "پتھر پھینکنے" کے ہیں اور فقہ کی اصطلاح میں پاک دامن مسلمان مرد اور عورت کی طرف زنا یا لواطہ کی جھوٹی نسبت دینے کے ہیں۔

(۱) اصول کافی

حدِ قذف

قرآن مجید اور روایات و علماء کے اتفاق سے پتہ چلتا ہے کہ اسّی کوڑے مارنا جو قذف کی حد ہے وہ چند شرطوں پر موقوف ہے:۔

۱۔ دشنام دینے والا بالغ و عاقل ہو۔ ۲۔ جس کو دشنام دی گئی ہے اس میں پانچ باتیں موجود ہوں:۔ ۱۔ بلوغ، ۲۔ عقل، ۳۔ حریت، ۴۔ اسلام، ۵۔ پاک دامنی یعنی متجاہر بہ فسق و متظاہر بہ عمل بد نہ ہو اور اس کی طرف جو نسبت دی گئی ہے اس سے انکار کرتا ہو۔

۳۔ دشنام زنا یا لواط سے صریحی طور پر ہو بطور کنایہ نہ ہو مثلاً زنا یا لواطہ کرنے والا مرد مسلمان کو اے زنا کرنے والے یا عورت کو اے زنا کرانے والی بلکہ ہر وہ لفظ جو صریحی طور پر اس مفہوم کو ادا کرے خواہ کسی بھی زبان کا ہو ـــــ اگر یہ تمام شرائط متحقق ہوں تو قذف کرنے والے کو حد ماری جائے گی اور جس کو قذف کیا گیا ہے اس کو حق ہے کہ قذف کرنے والے پر اجرائے حد شرعی کا تقاضا کرے۔

مؤلف:۔ اگرچہ ان شرائط میں سے ایک شرط کے بھی مفقود ہونے سے قطعی طور پر حد قذف ساقط ہو جائے گی لیکن اس کی حرمت میں کوئی شک نہیں ہے بلکہ بعض مواقع پر شرعاً تعزیر ثابت ہے۔ قذف کے علاوہ کسی بھی قسم کا فحش یا دشنام طرازی کسی ایسے مسلمان کو جو متجاہر بہ فسق نہ ہو اور اس کی اذیت کا سبب ہو قطعاً حرام ہے اور با شرائط تعزیر لازم ہے۔

شراب پینا

حضرت امام صادقؑ فرماتے ہیں: جو شخص ایک گھونٹ شراب پی لے اس پر خدا، ملائکہ، انبیاء، مومنین لعنت کرتے ہیں اور اگر اتنی پی لے جس سے سکر پیدا ہو جائے تو اس کے جسم سے روح ایمان نکال کر اس کی جگہ سخیف و خبیث روح داخل کر دی جاتی ہے

اور وہ نماز چھوڑ دیتا ہے اور جب وہ تارک الصلوٰۃ ہوجاتا ہے تو ملائکہ اس پر طعن و تشنیع کرنے لگتے ہیں اور خدا کہتا ہے: میرے بندے تو کافر ہوگیا ملائکہ تجھ پر طعن و تشنیع کرنے لگے میرے بندے وائے ہو تجھ پر۔ پھر حضرتؑ نے فرمایا: وائے ہو اور ستیاناس ہوجائے خدا کی قسم پروردگار کی ایک ساعت کی ناراضگی ہزار سال کے عذاب سے زیادہ شدید ہے یہ لوگ (شراب پینے والے) جہاں بھی رہیں ملعون ہیں اور ان کو بری طرح قتل کیا جائے گا۔ اس کے بعد حضرتؑ نے فرمایا جس نے امر خدا کو ترک کیا وہ ملعون ہے ملعون ہے اگر خشکی میں ہوگا تو ہلاک ہوگا اور سمندر میں ہوگا تو غضب الٰہی کی وجہ سے سمندر بھی غضبناک ہوگا اور اس کو غرق کردے گا۔"(۱)

حدِ شراب

اگر کوئی بالغ عاقل علم و عمد کی صورت میں شراب پیئے تو اس کو اسی (۸۰) کوڑے مارے جائیں گے اور اگر دوبارہ پیئے تو پھر یہی سزا ہوگی اور تیسری مرتبہ بھی حد جاری کی جائے گی اور بعض فقہا کے نزدیک چوتھی مرتبہ اس کو قتل کردیا جائے گا۔

اور حد جاری کرتے وقت محدود کو برہنہ کردیا جائے گا اور تازیانے اس کی پشت اور دونوں کتف کے بیچ میں مارے جائیں گے، چہرہ و شرمگاہ پر تازیانہ نہیں مارا جاسکتا۔ اسی طرح بے ہوشی کی حالت میں حد جاری نہیں کی جائے گی بلکہ ہوش میں آنے کے بعد ہی حد جاری ہوگی۔

سقوطِ حد

اگر شرابی قیام بیّنہ سے پہلے توبہ کرلے تو اس سے حد ساقط ہوجائے گی لیکن قیام بیّنہ کے بعد حد ساقط نہ ہوگی (۲)

مولف:۔ شراب کو بہت بڑا گناہ شمار کیا گیا ہے اور روایات سے پتہ چلتا ہے کہ

(۱) فروع کافی کتاب الاشربۃ ج۶ (۲) شرائع

زنا اور چوری سے بھی بدتر شراب خواری ہے اور صادق آل محمدؑ کا ارشاد ہے کہ تمام گناہوں کی جڑ شراب ہے۔ شرابی پیاسا مرے گا، پیاسا قبر سے اُٹھے گا اور پیاسا ہی دوزخ میں جائے گا۔

چوری

رسول اکرمؐ فرماتے ہیں کہ زانی زنا کرتے وقت اور چور چوری کرتے وقت مومن نہیں ہے اور جو کوئی ان میں سے کوئی کام کرتا ہے تو روح ایمان اس سے خارج ہو جاتی ہے۔

چوری کی سزا

فقہاء نے اپنی کتابوں میں لکھا ہے: جب شرائط وجوب حد جمع ہو جائیں تو چور کے داہنے ہاتھ کی (صرف) چاروں انگلیوں کو (انگوٹھا چھوڑ کر) حاکم شرع کاٹ دے گا اور انگوٹھا و ہتھیلی کو باقی رہنے دیا جائے گا۔ اور اگر پھر دوبارہ چوری کرے تو اجتماع شرائط کے بعد بائیں پیر کو بند سے کاٹ دیا جائے گا اور باقی پیر کو راستہ چلنے کے لئے چھوڑ دیا جائے گا اور اگر تیسری مرتبہ چوری کی تو (اجتماع شرائط کے ساتھ) قید دوام کا حکم دے دیا جائے گا اور اگر پھر چوری کی تو قتل کر دیا جائے گا ـــــ لیکن اگر کسی نے متعدد مرتبہ چوری کی ہو اور حد جاری نہ کی گئی ہو تو صرف ایک ہی حد جاری ہوگی۔

مولف:۔ اگر کوئی اعتراض کرے کہ اگر کسی نے کسی کا ہاتھ بغیر کسی جرم کے کاٹ دیا تو کاٹنے والے کو پانچ سو مثقال سونا دیت میں دینا پڑتا ہے لیکن اگر یہی ہاتھ ۱/۴ مثقال سونا چرائے تو (صرف اتنے سے جرم پر) ہاتھ کاٹ دیا جاتا ہے؟ ـــــ اس کا جواب یہ ہے کہ یہاں عزت امانت نے اس کی قیمت کو گراں کر دیا اور ذلت خیانت نے اس کو ارزاں کر دیا چنانچہ ابو العلاء معرّی نے یہی اعتراض کیا ہے وہ کہتا ہے ؎

ید بخمس مئین عسجد ودیت ‏ ‏ ‏ ما بالها قطعت فی ربع دینار

تناقض مالنا الا السکوت له   وان فلوذ بمولانا من النار

جس ہاتھ کی دیت پانچ سو دینار ہے اس کو چوتھائی دینار کے لئے کاٹ دینا (دو) متناقض حکم ہیں اور ہم سوائے سکوت کے کچھ نہیں کہہ سکتے اور خداوند عالم کی آتش دوزخ سے پناہ چاہتے ہیں۔

علم الہدیٰ سید مرتضیٰ جو برجستہ ترین علمائے شیعہ میں ہیں وہ فرماتے ہیں ؎

عز الامانۃ اغلاھا وارخصھا   ذل الخیانۃ فافھم حکمۃ الباری

عزت امانت نے اس کو گراں کر دیا اور ذلت خیانت نے اس کو ارزاں کر دیا تو خدا کی حکمت کو سمجھ۔

محارب کی پہچان

محارب اس شخص کو کہتے ہیں جو لوگوں کو ڈرانے کے لئے اسلحہ کا استعمال کرے تاکہ مال یا نفوس پر قبضہ کرے یا لوگوں کا خون بہائے، چاہے وہ تنہا ہو یا چند آدمی ساتھ ہوں خواہ اپنے مقصد میں کامیاب ہو یا ناکامیاب، دریا میں ہو یا خشکی میں، شہر و آبادی میں ہو یا صحرا و بیابان میں، مسلمان ہو یا کوئی اور۔

محارب کی سزا

محارب کی سزا قرآن مجید سے یہ مستفاد ہوتی ہے کہ یا تو اس کو قتل کر دیا جائے یا پھانسی دے دی جائے یا الٹا ہاتھ پاؤں کاٹ دیا جائے یا ملک بدر کر دیا جائے۔

صاحب شرائع نے شیخ مفیدؒ سے نقل کیا ہے کہ حاکم شرع کو ان چاروں چیزوں میں اختیار ہے اور بعض لوگ ترتیب کے قائل ہیں کہ اگر محارب نے کسی کو قتل کیا ہے تو اس کو قتل کیا جائے چاہے ولی جرم معاف بھی کر دے تب بھی امام اس کو قتل کرے گا۔ اور اگر کسی کو

قتل کیا ہے اور اس کا مال بھی لیا ہے تو مال واپس لینے کے بعد اس کے داہنے ہاتھ اور بائیں پیر کو کاٹا جائے گا اس کے بعد اس کو قتل کر کے سولی پر چڑھایا جائے گا۔ اور اگر کسی کو قتل تو نہیں کیا ہے بلکہ صرف مال لیا ہے تو داہنا ہاتھ و بایاں پیر کاٹ کر ملک بدر کر دیا جائے گا اور اگر صرف زخمی کیا ہے اور مال نہیں لیا ہے تو اس کو زخمی کر کے ملک بدر کر دیا جائے گا اور اگر صرف ہتھیار ہاتھ میں اٹھایا ہے اور ڈرایا ہے تو صرف ملک بدر کیا جائے گا

مولف :- میں نے ان چیزوں کو مختصراً لکھ دیا ہے۔ اگر ہر ایک کے احکام کو تفصیلاً جاننا ہے تو مفصل فقہی کتابوں کا مطالعہ کریں۔

مومنہ کا قم میں شفا پانا

سانہائے آخر میں حضرت بقیۃ اللہ کا ایک معجزہ یہ بھی ہے کہ جس کو حقیر (مولف) نے خود صاحب قصہ عالم فاضل کامل جناب آقائے متقی ہمدانی سے جس کے اصل کی فوٹو کاپی بعض حضرات کے پاس تھی لے کر دیکھا اور بعینہ یہاں پر نقل کر رہا ہوں۔ مجھے امید ہے کہ یہ سب کے لئے باعث عبرت ہوگی اور خدا سے دعا کرتا ہوں کہ ان بزرگوں کے فیض سے اور حضرت حجت عج کی زیارت سے ہم کو محروم نہ کرے :۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علےٰ اشرف الانبیاء والمرسلین وعلیٰ الہ الطیبین حجج اللہ ومظاھر قدرتہ الائمۃ الطاھرین واللعنۃ علےٰ اعدائھم والمنکرین لفضائلھم والشاکین فی مقاماتھم العالیۃ الشامخۃ۔ آمین

کہف حصین، وغیاث مضطر مستکین امام منتظر و حجت ثانی عشر امام العصر و ناموس الدھر صاحب الزمان ارواحنا وارواح العالمین تراب مقدمہ الفداء سے توسل کی شرح درج ذیل ہے :۔

۱۸ ماہ صفر ۱۳۹۰ھ روز دوشنبہ کو ایک ایسی مہم درپیش آئی جس نے مجھے اور سیکڑوں دیگر افراد کو نگراں بنا دیا۔ حقیر (یعنی محمد متقی ہمدانی) کی بیوی اپنے دو نوجوان جن کا شمیران کی پہاڑیوں پر ایک لحظہ میں انتقال ہوگیا تھا، پر مسلسل دو سال سے گریہ وزاری اور غم واندوہ کی بنا پر اس دن سکتہ ناقص میں مبتلا ہوگئیں اور ڈاکٹروں کی حسب ہدایات ان کا معالجہ باقاعدہ ہوا مگر کوئی فائدہ نہ ہوا۔

اسی ماہ صفر کی شب جمعہ (۲۲ ماہ صفر) یعنی حادثہ سکتہ کے چار دن بعد گیارہ بجے رات میں خستہ خاطر اور شکستہ دل ہوکر اپنے کمرہ میں آرام کرنے کے لئے گیا۔ دفعتاً مجھے خیال آیا کہ یہ شب جمعہ ہے شب دعا ہے شب توسل و توجہ ہے لہٰذا قرآن مجید کی چند آیات تلاوت کرنے کے بعد او رشب جمعہ کی دعاؤں میں مختصر سی دعا پڑھنے کے بعد میں حضرت بقیۃ اللہ روحنا فداہ کی بارگاہ میں دل غمگین و رنجور کے ساتھ متوجہ ہوا اور پھر سو گیا۔ چار بجے کے بعد حسب معمول بیدار ہوا تو نیچے والے کمرے سے جس میں مریضہ تھی کچھ صدا وہمہمہ کی آواز محسوس ہوئی اور پھر شور و غل کچھ زیادہ ہی ہونے کے بعد یکدم سکوت چھا گیا۔ میں نے خیال کیا کہ ہمدان یا تہران سے کچھ مہمان آئے ہوں گے۔ لہٰذا کوئی توجہ نہیں کی اور پھر اول اذان صبح کے وقت میں وضو کے لئے نیچے اترا تو آنگن کے سارے بلب روشن تھے اور میری بڑی لڑکی چل پھر رہی تھی اور اس کو میں نے دونوں بھائیوں کے مرنے کے بعد آج خوشحال دیکھا۔ میں نے دیکھا وہ خلاف توقع تبسم کرتی ہوئی چل رہی ہے۔ میں نے پوچھا تم سو کیوں نہیں رہی ہو؟ اس نے کہا بابا میری تو نیند ہی اڑ گئی ہے۔ میں نے کہا کیوں؟ اس نے کہا چار بجے صبح کے بعد میری ماں کو شفا دے گئے، بس تو آپ کے انتظار میں ہوں کہ آپ آئیں تو آپ کو خوشخبری دوں۔ میں نے پوچھا کس نے شفا دی؟ اس نے کہا کہ والدہ نے چار بجے صبح مجھے بڑی اضطرابی حالت میں بیدار کیا کہ اٹھو آقا کی مشایعت کرو اور میرے ساتھ ہی سب بیدار ہوگئے اتنے میں میں نے اپنی والدہ کو دیکھا جو حرکت کرنے کے قابل نہ تھیں کمرے سے

باہر جا رہی ہیں۔ میں جو ہر وقت ماں کے ساتھ رہتی تھی ان کے پیچھے پیچھے چلی صحن کے دروازے کے پاس میں ان کے پاس پہنچ گئی اور پوچھا اماں آپ کہاں جا رہی ہیں؟ آقا کہاں تھے۔ اس وقت والدہ نے کہا ایک سید جلیل القدر جو اہل علم کے لباس میں تھے میرے سرہانے آکر فرمایا اٹھو! میں نے عرض کیا کہ میں اٹھ نہیں سکتی! ذرا تیز آواز میں فرمایا اٹھو اب نہ روؤ اور نہ دوا کھاؤ۔ میں ان بزرگوار کی ہیبت سے اٹھ گئی۔ آپ نے فرمایا دوبارہ گریہ مت کرنا اور دوا بھی نہ کھانا، یہ کہہ کر جب وہ کمرے کے دروازے کی طرف متوجہ ہوئے تو میں نے تم کو جگایا کہ آقا کا احترام کرو اور ان کو دروازے تک پہنچاؤ۔ لیکن تم نے اٹھنے میں دیر کی تو میں خود ہی اٹھ کھڑی ہوئی اور جب والدہ کو یہ خیال آیا کہ صحن کے دروازے کے پاس کھڑی ہیں تو آواز دی زہرا میں خواب دیکھ رہی ہوں یا بیدار ہوں۔ میں خود یہاں تک آئی ہوں۔ صاجزادی زہرا نے کہا اماں آپ کو شفا دے گئے پھر اپنی ماں کو کمرے میں لائی آقائے حاجی مہدی (جو مریضہ کے بھائی ہیں) فرط شوق سے رونے لگے۔"(۱)

مریضہ کے بھانجے کی عجیب حالت ہوگئی تھی کیونکہ انھوں نے دیکھا کہ جو مریضہ چار دن سے حرکت نہیں کر سکتی تھی وہ کیسے اپنے پاؤں سے چلنے لگی، جس مریضہ کا رنگ زرد تھا وہ فطری ہوگیا، آنکھیں غبار آلود تھیں وہ ٹھیک ہوگئیں، نابینا تھیں بینا ہوگئی۔ چار دن سے جو کھانے کی طرف مائل نہ تھی رات کو اس وقت کھانا مانگ رہی ہے۔ صرف ایک جملہ "گریہ نہ کرو" کے کہنے سے تمام رنج و غم دور ہوگیا۔ یہ سارے انقلاب آقائے مہندس اور بقیہ اہل خانہ کو سراسیمہ و مبہوت کرنے کے لئے کافی تھے۔ چند دنوں کے بعد معلوم ہوا کہ وہ کسالت روماٹیزم جو چند سال سے دامنگیر تھی صرف ایک جملہ کہنے سے ہڈیوں سے بھاگ گئی۔

(۱) آقائے حاجی مہدی آقائے کاظمی جو تہران کے بہت بڑے تاجر اور محترم شخص ہیں اپنی گاڑی سے اپنے بھانجے کے ساتھ اسی رات اس لئے آئے تھے کہ اپنی بہن کو علاج کے لئے تہران لے جائیں لیکن صبح سے پہلے خدا نے شفا دے دی۔ ۱۲

الحمد للہ اولاً و آخراً وظاہراً و باطناً وصلی اللہ علی محمد وآلہ الطیبین الطاہرین لا سیّما امام العصر و ناموس الدھر حجۃ ابن الحسن العسکری عجل اللہ تعالیٰ فرجہ۔

ضمناً یہ بات بھی کہتا چلوں کہ آقائے ڈکتور دانشور جو مریضہ کے معالجین میں سے تھے ماہ جمادی الثانیہ میں اس کرامت کے سلسلہ میں گھر کے اندر بطور شکرانہ ایک مجلس منعقد کی گئی جس میں موصوف موجود تھے ان سے سوال کیا گیا کہ کیا یہ مرض خود بخود ٹھیک ہو سکتا تھا؟ انھوں نے فرمایا خود بخود نہیں ارے وہ تو علاج سے کبھی ٹھیک نہیں ہو سکتا تھا صرف خرق عادت ـــــ معجزہ ـــــ ہی سے ٹھیک ہو سکتا تھا۔

امامِ زمانہ عج کا دوسرا معجزہ

قم میں ایک دن صبح جمعہ سال ۱۳۵۴ شمسی میں اپنے گھر میں دعائے ندبہ پڑھنے کے بعد آقائے حسینی کے ساتھ "جو اہل علم اور بہت ہی موثق بھی ہیں" بیٹھا باتیں کر رہا تھا کہ حضرت حجت عج کا ذکر آگیا آقائے حسینی نے فرمایا کہ میں ایک مرتبہ گاڑی کے انتظار میں کھڑا تھا تاکہ خیابان آذر تک جاؤں ناگہاں ایک کار میرے سامنے آکر ٹھہر گئی اور مالک نے کہا تشریف لایئے۔ باتوں باتوں میں اس شخص نے بتایا کہ میں تہران سے آرہا ہوں اور جمکران جانا چاہتا ہوں۔ میں نے دیکھا اس کی حالت عجیب ہے امام زمانہؑ کا نام آتے ہی رونے لگتا ہے۔ میں نے پوچھا اسی ہفتہ آئے ہو یا ہر ہفتہ آتے ہو؟ اس نے کہا میں مدت سے یہاں آرہا ہوں۔ میں نے کہا کیا امام زمان عج نے کوئی توجہ فرمائی ہے؟ اور کوئی داستان ہے؟ اس نے کہا ہاں! میں نے کہا اگر ممکن ہو تو بیان کیجئے۔ اس نے کہنا شروع کیا:۔

میں ایک مرتبہ کف وشانہ کے درد میں مبتلا ہوا عالم یہ تھا کہ جیسے کسی نے وہاں

پر آگ رکھ دی ہو۔ ہر وقت جلن ہوتی رہتی تھی تہران کے بڑے بڑے ڈاکٹروں کے پاس گیا علاج کرایا مگر شفا نہ ہوئی۔ کچھ ڈاکٹروں نے ایک ایسا مرض تشخیص کیا جو لاعلاج تھا میں اس مرض کا نام بھول گیا۔ میں نے عزم مصمم کر لیا کہ امام رضا علیہ السلام کی زیارت کو جاؤں چنانچہ اپنے وسیلہ سے مشہد پہنچا اور حضرت کی زیارت کی۔ زیارت کرکے واپس ہو رہا تھا کہ ایک مجلس میں ایک واعظ بیان کر رہے تھے میں بھی بیٹھ گیا کہ کچھ استفادہ ہوگا۔ روز جمعہ کی مناسبت سے واعظ نے حضرت حجت عج کے حالات بیان کرنے شروع کئے یہاں تک کہ اس نے لوگوں کو مخاطب کرکے کہا: امام رضاؑ کی زیارت کو آنے والو یہ جان لو کہ درد کی شفا اور مصائب کے دفعیہ کے لئے مشہد آنا ضروری نہیں ہے کہ یہاں آکر حضرت سے درد دل بیان کرو بلکہ ہمارا امام زندہ ہے۔ امام زمانہ عج موجود ہیں جہاں بھی توجہ قلب سے ان سے رجوع کیا جائے گا وہ مدد کریں گے۔ واعظ کی یہ بات میرے دل میں اُتر گئی اور میں نے طے کر لیا کہ امام رضاؑ سے درد کے بارے میں کچھ نہ کہوں گا اور دل میں کہا کہ یہ واعظ درست کہتا ہے میں واپس ہوکر امام زمان عج سے رجوع کروں گا۔

اس کے بعد دوبارہ زیارت کرکے تہران آیا اور گھر میں ایک رات جب میں تنہا تھا امام زمان عج کی طرف توجہ کیا اور دل ہی دل میں آقا سے فریاد کی اور میں سو گیا۔ خواب میں دیکھا کہ گویا میں قم آیا ہوں جب صحن میں پہنچا تو دوسرے دروازے سے ایک آقا کو آتے دیکھا۔ لوگوں نے کہا آقائے مقدس اردبیلی یہی ہیں۔ میں نے ان کا نام تو سن رکھا تھا اور یہ بھی جانتا تھا کہ یہ امام زمان ع کی خدمت میں بہت زیادہ جا چکے ہیں۔ میں فوراً ان کے پاس پہنچا اور سلام کے بعد مقدس اردبیلی کو ائمہ کا واسطہ دیا اور کہا میری طرف توجہ فرمایئے آپ نے کہا آقا امام زمانہ کی طرف تم کیوں متوجہ نہیں ہوتے؟ میں نے عرض کیا مجھے نہیں معلوم کہ آقا کہاں ہیں؟ فرمایا ہمیشہ ایک گھنٹہ اذان صبح سے پہلے اپنی مسجد میں ہوتے ہیں یعنی مسجد جمکران میں جو قم کے اس طرف ہے۔ میں نے گھڑی دیکھی ابھی اذانِ صبح میں ڈیڑھ گھنٹہ

باقی تھا۔ میں نے سوچا اگر اسی وقت چلا جاؤں تو آدھے گھنٹہ میں پہنچ جاؤں گا اور میں مسجد جمکران کی طرف روانہ ہوگیا۔ اور مسجد کے صحن میں پہنچا اور سیڑھیوں سے اوپر پہنچا ـــــ اب سیڑھیوں کا وجود نہیں ہے مسجد میں تغیر کر دیا گیا ہے ـــــ تو شیشے کے پیچھے سے چند آدمیوں کو رو بقبلہ بیٹھے ہوئے ذکر خدا میں مشغول دیکھا۔ جب میں مسجد میں گیا تو دیکھا ان میں سے ایک مقدس اردبیلی بھی ہیں جو ابھی صحن میں تھے میں نے سلام کیا۔ مقدس نے مجھے اشارہ سے بلایا اس کے بعد ان بزرگواروں میں سے ایک سے کہا: اس شخص نے مجھ سے خواہش کی تھی لہٰذا میں نے اس کو پتہ بتا دیا اور یہ یہاں تک آیا ہے۔ میں سمجھ گیا یہی امام زمانہؑ ہیں۔ میں رونے لگا اور امام کو ان کے جد امام حسینؑ کا واسطہ دیا کہ میرے درد کو ٹھیک کر دیجئے اور میرے بتائے بغیر آقا نے اپنا ہاتھ مقامِ درد پر رکھا اور فرمایا ختم ہوگیا تم اچھے ہوگئے۔ شفا پانے کے شوق میں میری آنکھ کھل گئی اور اب تک وہاں درد کا کوئی نشان نہیں ہے معلوم ہوتا ہے کبھی یہ درد تھا ہی نہیں۔ امام زمانہؑ کے شوق میں اور یہ سوچ کر کہ یہ مسجد امام زمانہ کی اس قدر موردِ توجہ ہے میں ہر شب جمعہ تہران سے یہاں آنے لگا اور عمل مسجد تمام کرکے تہران واپس چلا جاتا ہوں۔

مولف:۔ اسی زمانہ میں حضرت ولی عصرؑ کی توجہ کے واقعات جو باایمان حضرات کے ساتھ ہوئے ہیں میرے پیش نظر بہت سے ہیں لیکن چونکہ اختصار مدنظر ہے اس لئے ان کو تحریر نہیں کر رہا ہوں۔ خداوند عالم سے امید کرتا ہوں کہ کسی وقت توفیق دے تو ان کو علیحدہ کتابی صورت میں قاری حضرات کے سامنے پیش کروں گا۔

تین قسم کے حاجی

حدیث صحیح میں وارد ہوا ہے کہ حاجی تین قسم کے ہوتے ہیں:۔ ۱۔ ایک قسم جہنم سے آزاد ہوجاتی ہے، ۲۔ ایک قسم اپنے گناہوں سے اس طرح پاک ہوجاتی ہے جیسے ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا بچہ، ۳۔ ایک قسم یہ ہے کہ اس کے اہل و مال محفوظ ہوجاتے ہیں اور سب سے کم مرتبہ

یہ ہے جو حاجی کو ملتا ہے۔[1]

رسول خداؐ نے فرمایا:۔ مجھے تین چیزیں پسند ہیں:۔

۱۔ نماز اس کے وقت پر، ۲۔ والدین کے ساتھ نیکی، ۳۔ راہ خدا میں جہاد۔

ہشیاری بیار

۱۔ محتسب مستی بره دید و گریبانش گرفت　　گفت اے دوست این پیراہنست افسار نیست

محتسب نے ایک مست کو راستہ میں دیکھا اور اس کا گریبان پکڑ لیا اس نے کہا اے دوست یہ پیراہن ہے رسی نہیں ہے

۲۔ گفت مستی زان سبب افتان وخیزان میروی　　گفت جرم راه رفتن نیست ره هموار نیست

اس نے کہا مست ہو اسی لئے گرتے پڑتے جا رہے ہو۔ اس نے کہا راستہ چلنا جرم نہیں ہے دراصل راستہ ہموار نہیں ہے

۳۔ گفت باید تا ترا تا خانہ قاضی برم　　گفت صبح آی قاضی نیمہ شب بیدار نیست

اس نے کہا تم کو قاضی کے گھر تک لے جانا چاہیئے۔ کہا صبح کو آؤ قاضی آدھی رات تک جاگتا نہیں رہتا

۴۔ گفت نزدیک است والی راسرای آنجا شویم　　گفت والی از کجا در خانہ خمار نیست

اس نے کہا والی کی سرائے قریب ہے وہیں چلیں۔ اس نے کہا والی کہاں۔ کیا یہ شراب خوار کا مکان ہے کہ ہر وقت کھلے رہے گا

۵۔ گفت تا داروغہ را گوئیم در مسجد بخواب　　گفت مسجد خوابگاہ مردم بدکار نیست

اس نے کہا داروغہ سے کہتے ہیں تاکہ تو مسجد میں سو رہے۔ کہا مسجد بدکار لوگوں کی خواب گاہ نہیں ہے

۶۔ گفت دیناری بده پنہاں وخود را وار ہاں　　گفت کار شرعؑ، کار درہم و دینار نیست

---

(۱) المحجۃ البیضا۔

اس نے کہا چپکے سے ایک دینار دے دو اور اپنے کو آزاد کرا لو۔ اس نے کہا کار شریعت درہم و دینار کا کام نہیں ہے

۷۔ گفت از بہر غرامت جامہ ات بیروں کنم   گفت پوسیدست جز نقشی ز پود و تار نیست

اس نے کہا غرامت کی وجہ سے تمہارے کپڑے اتار لوں گا۔ اس نے کہا یہ تو بہت بوسیدہ ہو چکا ہے اس میں سوائے تاگے کے نقش کے کچھ نہیں ہے

۸۔ گفت آگہہ نیستی کاز سر درافتادت کلاہ   گفت در سر عقل باید بی کلاہی عار نیست

اس نے کہا تم کو یہ بھی خبر نہیں ہے کہ تمہارے سر سے ٹوپی گر گئی۔ اس نے کہا سر کے اندر عقل ہونا چاہیئے ٹوپی نہ ہونا عیب نہیں ہے

۹۔ گفت می بسیار خوردی زان چنیں بیخود شدی   گفت ای بیہودہ گو حرف کم و بسیار نیست

اس نے کہا کہ تم نے بہت شراب پی لی ہے اس لئے بے خود ہو گئے ہو۔ اس نے کہا اے بے ہودہ بکنے والے (میں نے شراب نہیں پی) کم و زیادہ کا کیا سوال؟

۱۰۔ گفت باید حد زند هشیار مردم مست را   گفت هشیاری بیار اینجا کسی هشیار نیست[1]

اس نے کہا ہوشیار آدمی کو چاہیئے کہ مست پر حد جاری کرے۔ اس نے کہا ہوشیار آدمی لاؤ یہاں تو کوئی بھی ہوشیار نہیں ہے

بہلول کی نصیحت ہارون رشید کو

ایک دن ہارون رشید بغداد میں ایک راستہ سے گزر رہا تھا کہ اتفاقاً بہلول پر نظر پڑ گئی کہ ایک لکڑی پر سوار بچوں کی طرح اچھل کود کر رہے ہیں۔ ہارون کو بہت تعجب ہوا بہلول کو آواز دی۔ بہلول اپنا نام سن کر ہارون کے پاس آئے۔ ہارون نے کہا مجھے کوئی نصیحت کرو۔ بہلول نے کہا میری بہترین نصیحت یہ ہے کہ گذشتگان کے قصور کو اور ان کے قبور

(۱) از پروین اعتصامی۔

کو بصیرت کی نگاہ سے دیکھو یقین کرو یہ لوگ بھی ایک مدت تک ناز و نعمت، عیش و عشرت کے ساتھ ان قصروں میں زندگی بسر کرتے تھے لیکن اب سب زیر زمین ہیں، سانپ و چونٹیوں کے پڑوسی ہیں اور اپنے گذشتہ اعمال پر ہزاروں حسرت و افسوس کرتے ہوئے نادم و پشیمان ہیں لیکن کوئی فائدہ نہیں ہے۔ اے ہارون جان لو کہ ہمارا بھی انجام وہی ہوگا جو اُن کا ہوا ہے۔

ہارون نے سوال کیا کہ اے بہلول! میں کون سا کام کروں جس سے خدا راضی ہو؟

بہلول نے کہا ایسا کام کرو جس سے مخلوق خدا تم سے راضی ہو۔

ہارون نے کہا میں کیا کروں جس سے خدا کی مخلوق راضی ہو؟

بہلول نے کہا عدل و انصاف کو پیشہ بناؤ، جو چیز اپنے لئے ناپسند کرو دوسروں کے لئے جائز نہ قرار دو، مظلوموں کی درخواستوں اور فریادوں کو بُردباری اور صبر و تحمل سے سنو اور پڑھو، فضیلت کے ساتھ جواب دو، وقت نظر سے حاجت روائی کرو، انصاف سے کام لو اور حکم دو۔

ہارون نے کہا اے بہلول! بڑی اچھی نصیحت کی۔ میں حکم دیتا ہوں کہ تمہارا قرض ادا کر دیا جائے۔

بہلول نے کہا نہیں نہیں قرض سے قرض ادا نہیں کیا جاتا، تمہارے پاس جو بھی ہے وہ لوگوں کا مال ہے وہ ان کو واپس کردو اور یہی میرے اوپر احسان ہوگا۔

ہارون نے کہا کوئی دوسری حاجت کا ذکر کرو؟

بہلول نے کہا میری حاجت یہی ہے کہ میری نصیحتوں پر عمل کرو لیکن افسوس کہ دنیا نے تم کو گرفتار کر لیا ہے اس لئے میری نصیحت کا اثر تم پر نہیں ہوگا۔ یہ کہہ کر اپنے لکڑی کے گھوڑے پر سوار ہو کر لوگوں سے کہنے لگے ہٹو ہٹو میرا گھوڑا پاؤں مارتا ہے یہ کہکر پھر اچھل کود کرنے لگے۔

تعویذ تنہائی

ایک شخص نے حضرت صادق آل محمدؐ سے شکایت کی کہ جب میں تنہا ہوتا ہوں تو مجھے رنج و غم اور وحشت ہونے لگتی ہے اور جب لوگوں کے درمیان آجاتا ہوں تو وحشت ختم ہوجاتی

ہے حضرت نے فرمایا ہاتھ کو دل پر رکھ کر کہہ بسم اللہ، بسم اللہ، بسم اللہ پھر ہاتھ کو دل پر ملو اور پڑھو اَعُوْذُ بِعِزَّةِ اللّٰهِ وَاَعُوْذُ بِقُدْرَةِ اللّٰهِ وَاَعُوْذُ بِجَلَالِ اللّٰهِ وَاَعُوْذُ بِعَظْمَةِ اللّٰهِ وَاَعُوْذُ بِجَمْعِ اللّٰهِ وَاَعُوْذُ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ وَاَعُوْذُ بِاَسْمَاءِ اللّٰهِ مِنْ شَرِّ مَا اَحْذَرُ وَمِنْ شَرِّ مَا اَخَافُ عَلٰی نَفْسِیْ اس دعا کو سات مرتبہ پڑھو۔(۱)

فصاحت و بلاغت کی لغوی اور اصطلاحی تعریف

فصاحت و بلاغت دونوں کی دو تعریفیں ہیں:۔ ۱۔ لغوی، ۲۔ اصطلاحی۔

فصاحت کی لغوی تعریف

عربی زبان میں فصاحت کے معنی "بیان و ظہور" کے ہیں چنانچہ اگر کوئی صاف گفتگو لکنت کے بغیر کرے اور کلمات میں اعرابی غلطی نہ کرے تو عرب کہتے ہیں فَصُحَ الاعجمی وَاَفْصَحَ اسی طرح اگر کوئی اپنے مقصد کو واضح و آشکار کر کے کہے تو عرب کہتے ہیں "اَفْصَحَ الرَّجُلُ مُرَادَهٗ" اسی طرح اگر کوئی اپنے مقصد کی تصریح کرے تو عرب کہتے ہیں" اَفْصَحَ الرَّجُلُ بِمُرَادِہٖ۔"

اصطلاحی تعریف

ارباب علم معانی و بیان کی اصطلاح میں فصاحت ان ظاہر و آشکار الفاظ سے عبارت ہے جو استعمال میں مانوس ہوں اور ذہن میں فوراً ان کے معانی آجائیں۔

اس کی تین قسمیں ہیں:۔ ۱۔ فصاحت کلمہ، ۲۔ فصاحت کلام، ۳۔ فصاحت متکلم کیونکہ عرب بولتے ہیں کلمہ فصیحۃ و کلام فصیح و متکلم فصیح ان میں سے ہر ایک کی مفصل بحث ہے

---

(۱) حلیۃ المتقین

بلاغت کی لغوی و اصطلاحی تعریف

زبان عرب میں بلاغت کے معنی "وصول اور کسی چیز تک پہنچنے کے ہیں" مثلاً (بلغہ بلوغا) وصل الیہ قرآن میں ہے :- یاایہا الرسول بلّغ ما انزل الیک من ربک[1] اے رسول تمہارے خدا کی طرف سے جو چیز تم پر نازل ہوئی ہے اس کو لوگوں تک پہنچا دو۔

اصطلاحی تعریف

ارباب معانی و بیان کی اصطلاح میں بلاغت کلام کا مطلب "کلمات کی فصاحت کے ساتھ کلام کا مقتضائے حال و مقام خطاب کے مطابق ہونا ہے۔ اس لئے ہر بلیغ کا فصیح ہونا ضروری ہے مگر ہر فصیح کا بلیغ ہونا ضروری نہیں ہے ۔ اسی طرح فصاحت مفرد و مرکب دونوں میں پائی جاتی ہے مثلاً فصاحت کلمہ، کلام، متکلم سب ہی کی صفت بن سکتی ہے مگر بلاغت صرف مرکبات میں پائی جاتی ہے مفرد میں نہیں ہوتی اسی لئے بلاغت صرف کلام و متکلم کی صفت ہوتی ہے اور کلام بلیغ و متکلم بلیغ کہتے ہیں لیکن کلمہ بلیغہ نہیں کہتے ہیں کیونکہ کلمہ لفظ مفرد ہے۔

تعریف علم معانی

ان اصول و قواعد کو کہتے ہیں جن کے ذریعے سے لفظ کا مقتضائے حال کے مطابق ہونا معلوم ہو سکے۔

موضوع علم معانی

اس علم کا موضوع "لفظ ہے۔ پس علم معانی کی وضع ادال لفظ کو پہچاننے کے لئے ہے۔ لفظ کی حیثیت سے نہیں بلکہ اس لحاظ سے کہ متکلم کے معانی مقصود کا فائدہ دیتا ہے۔

---

(۱) المنجد

یعنی متکلم الفاظ و کلمات میں ایسے خصوصیات کا استعمال کرتا ہے جس سے لفظ سامع کے مقتضائے حال کے مطابق ہو جاتا ہے مثلاً اگر مقام مقام تاکید ہے تو متکلم تاکید لاتا ہے ورنہ نہیں۔ اسی طرح تقدیم و تاخیر، ذکر و حذف مسند الیہ وغیرہ ہے کیونکہ احوال لفظ سے مراد وہ امور ہیں جو لفظ کو عارض ہوتے ہیں جیسے تقدیم و تاخیر وغیرہ۔

علمِ معانی کا فائدہ

علم معانی کا فائدہ یہ ہے کہ انسان اصول و قواعد کو جاننے کے بعد اسرار بلاغت پر مطلع ہو جاتا ہے، خواہ وہ بصورت نظم ہو یا بصورت نثر۔

علمِ معانی آٹھ باب میں منحصر ہے

اول احوال اسناد خبری، دوم احوال مسند الیہ، سوم احوال مسند، چہارم احوال متعلقات فعل، پنجم احوال قصر، ششم احوال انشاء، ہفتم احوال وصل و فصل، ہشتم احوال ایجاز و اطناب و مساوات۔

معمّا

شمس اگر واقعہ کرب و بلا را سید ید　　　ہشت از آن پنج معین بیقین کم میکرد

پیشینگوئی بابت تہران

حضرت قائم عج جو حضرت علی کرم کی اولاد سے ہیں ان کی غیبت جناب یوسف کی غیبت جیسی ہوگی اور ان کی رجعت حضرت عیسیٰ ع کی رجعت جیسی ہوگی پھر غیبت کے بعد النجم الاخر کے طلوع کے ساتھ آپ کا ظہور ہوگا اور جب زوراء ــــ یعنی ری ــــ خراب و ویران ہو چکا ہوگا الخ

ری اس وقت ایک ویران جگہ ہے جو تہران کے قریب واقع ہے جیسا کہ علامہ مجلسیؒ نے مفضل بن عمر سے اور انھوں نے حضرت جعفر صادقؑ سے نقل کیا ہے کہ حضرت نے فرمایا: اے مفضل کیا تم جانتے ہو کہ زوراء کہاں ہے؟ مفضل نے کہا خدا اور اس کی حجت کو بہتر معلوم ہے۔ حضرت نے فرمایا: اے مفضل ری کے اطراف میں ایک کالا پہاڑ ہے جس کے دامن میں ایک شہر آباد کیا جائے گا اور اس شہر کا نام تہران ہوگا اور وہی دارالزوراء ہے جس کے قصور جنت کے قصروں کی طرح ہوں گے اور اس کی عورتیں حور جیسی ہوں گی۔ اے مفضل جان لو کہ تہران کی عورتیں کافروں کا لباس پہنیں گی اور جابروں کی وضع قطع اختیار کریں گی اور گھوڑوں پر سواری کریں گی، اپنے شوہروں کو اپنے اوپر قدرت نہ دیں گی اور ان کے شوہروں کے مکانات ان کے لئے ناکافی ہوں گے لہٰذا ان سے طلاق مانگیں گی۔ مرد مردوں پر اکتفا کریں گے اور عورتیں عورتوں پر، مرد عورتوں سے تشبیہ اختیار کریں گے اور عورتیں مردوں سے۔ اگر تم اپنا دین محفوظ رکھنا چاہتے ہو تو اس شہر میں قیام نہ کرنا اور نہ اس کو اپنا مسکن بنانا کیونکہ یہ شہر محل فتنہ ہوگا، اس شہر سے پہاڑ کی چوٹیوں پر بھاگ جاؤ اور لومڑی کی طرح جو اپنے بچوں کو لے کر ایک سوراخ سے دوسرے سوراخ میں بھاگتی ہے تم بھی اسی طرح بھاگو! یہ علامت بھی فعلاً موجود ہے۔

کوفہ مؤمنین سے خالی ہو جائے گا

اسی کتاب میں ثواب الاعمال کے حوالے سے رسول خداؐ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا: میری امت پر ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ جس میں صرف رسم قرآن اور اسم اسلام باقی رہے گا۔ لوگوں کے نام تو اسلامی ہوں گے مگر وہ اسلام سے کوسوں دور ہوں گے ان کی مسجدیں آباد ہوں گی مگر ہدایت سے خالی، اس زمانہ کے فقہا زیر آسمان رہنے والے فقہا میں سب سے بدتر ہوں گے انھیں سے فتنہ نکلے گا اور انھیں کی طرف فتنہ کی بازگشت ہوگی۔

امام جعفر صادق ؑ نے فرمایا: کوفہ مومنین سے خالی ہو جائے گا اور کوفہ سے علم اس طرح نکل جائے گا جس طرح سانپ اپنے بل سے۔ اس کے بعد علم کا ظہور ایک ایسے شہر میں ہوگا جس کا نام "قم" ہوگا اور یہ قم علم و فضل کا معدن بن جائے گا انتہا یہ ہے کہ زمین میں کوئی مستضعف فی الدین باقی نہ رہے گا حد یہ ہے کہ پردہ نشین عورتیں بھی ایسی نہ ہوں گی مگر یہ ہمارے قائم کے ظہور کے قریب ہوگا اور خدا قم و اہل قم کو قائم مقام حجت قرار دے گا۔ اور اگر ایسا نہ ہو تو زمین اپنے اہل کے ساتھ دھنس جائے اور زمین میں کوئی حجت باقی نہ رہے۔ اسی شہر سے مشرق و مغرب کے تمام شہروں میں علم کا فیضان ہوگا اس وقت اللہ کی حجت مخلوق پر تمام ہو جائے گی اور روئے زمین پر کوئی ایسا نہ ہوگا جس تک علم و دین نہ پہنچ چکا ہو۔ اس کے بعد قائم عج ظہور فرمائیں گے اور لعنت و غضب الٰہی کا سبب بندوں کے لئے ہوں گے کیونکہ خدا اپنے بندوں پر اس وقت تک عذاب نازل نہیں کرتا جب تک وہ حجت کا انکار نہ کر دیں"۔[1]

شوریٰ پروائے ہو

علامہ ابن فہد حلی رح کی کتاب مناقب العترہ میں حذیفہ یمانی اور جابر بن عبداللہ انصاری نے رسول خدا ص سے روایت کی ہے کہ حضور ص نے فرمایا: میری امت کے لئے شوریٰ کبریٰ اور شوریٰ صغریٰ سے ذیل ہو۔ اس وقت آپ سے شوریٰ کی تقسیم کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا کہ شورائے کبریٰ تو وہ ہے جو میرے مرنے کے بعد میرے شہر میں منعقد کیا جائے گا جس کا مقصد میرے بھائی اور میری لڑکی کا حق غصب کرنا ہوگا اور صغریٰ زورا۔ میں میری سنت میں تغیر اور میرے احکام کو بدلنے کے لئے منعقد کیا جائے گا"۔[2]

---

(۱) السماء والعالم (۲) گنجینہ عطار

Najafi Cassette
Book Section
Bait-ul-Sajjad,
opp: Nishter Park,
Soldier Bazar, Karachi

منظومۂ شمسی

کرۂ خورشید ان نوستاروں کے ساتھ جو اس کے گرد حرکت کرتے رہتے ہیں اور آج تک ان کو پہچانا جا چکا ہے "کو منظومۂ شمسی کہا جاتا ہے اور سورج سے دوری و نزدیکی کے لحاظ سے سیاروں کی ترتیب حسب ذیل ہے: عطارد، زہرہ، زمین، مریخ، مشتری، زحل اور انوس، نیپٹون، پلاٹون۔

نوری سال

نور کی رفتار ایک سکنڈ میں تین لاکھ کلومیٹر ہے یعنی اگر تین لاکھ کلومیٹر کے فاصلے پر منبع نور ہو تو یہاں تک پہنچنے میں ایک سکنڈ کا فاصلہ درکار ہوگا۔

آواز کی رفتار ایک سکنڈ میں ۳۳۳ میٹر ہوتی ہے یعنی اگر اتنی دوری پر کوئی آواز دے تو ایک سکنڈ کے فاصلے سے وہ آواز آپ تک پہنچے گی۔

دنیا کے بارے میں عام معلومات

سورج کا زمین سے فاصلہ

زمین کا فاصلہ سورج سے ایک سو پچاس ملیون کلومیٹر ہے اس حساب سے بیس منٹ سے کم تاخیر میں سورج کی روشنی ہم تک پہنچتی ہے۔

چاند کا فاصلہ زمین سے

چاند کا فاصلہ زمین سے ۳۸۴۴۰۰ کلومیٹر کے فاصلہ پر ہے

فاصلۂ سیارات

عطارد کا فاصلہ سورج سے ۱۷ ملیون اور آٹھ سو ہزار لیو ہے۔ ایک لیو ۴۰۰۰ میٹر کا

ہوتاہے ۔ اور کم سے کم فاصلہ ۱۱ ملیون و ۷۰۰ ہزار لیو ہے اور زمین سے اس کا فاصلہ ۱۹ ملیون لیو سے لے کر پانچ ملیون تک ہے

فاصلۂ زہرہ

زہرہ کا فاصلہ خورشید سے ۲۷/۵ ملیون ہے اور زمین سے ۴۴ ملیون لیو ہے۔

فاصلۂ زمین

زمین کا فاصلہ خورشید کے نقطۂ مدار سے ۱۴۳۶۹۹۳ ملیون کلومیٹر ہے اور دورترین نقطۂ مدار اوج سے ۱۵۱۹۹۶ ملیون کلومیٹر ہے۔

فاصلۂ مریخ

سورج سے مریخ کا فاصلہ ۶۳ ملیون لیو ہے اور کم از کم فاصلہ سورج سے ۵۳/۵ ملیون ہے اور زمین سے مریخ کا فاصلہ ۱۰۶ ملیون لیو ہے۔

فاصلۂ مشتری

مشتری کا فاصلہ خورشید سے ۲۰۷ ملیون لیو سے ۱۸۸ ملیون لیو تک پہنچتا ہے اور حد اقل ۱۵۰ ملیون لیو ہے۔

فاصلۂ زحل

زحل کا فاصلہ آفتاب سے اس فاصلہ کا ۶۵ گنا زیادہ ہے جو متوسط فاصلہ زمین و خورشید کا ہے۔

حرکاتِ زمین

زمین کی دو حرکتیں ہیں: ۱۔ وضعی، ۲۔ انتقالی۔ حرکت وضعی ۲۴ گھنٹہ میں ہوتی ہے اور اسی کے نتیجہ میں دن رات بنا کرتے ہیں اور حرکت انتقالی ۳۶۵ ۱/۴ روز آفتاب کے گرد ہوتی ہے جس کے نتیجہ میں فصول اربعہ کا وجود ہوتا ہے۔[1]

---

(۱) اطلاعات عمومی شکیبا پور

اکتشاف

حضرت علامہ وحید عصر جناب محمد بن الحسن (خواجہ) نصیر الدین طوسیؒ نے آیت تطہیر کی تطبیق زبر و بینات کے ذریعہ اسمائے چہاردہ معصومین پر کی ہے اور اس بات کو مشاہیر علماء نے لکھا ہے۔ یہ محقق طوسیؒ کی ذہانت کا عجیب و غریب کارنامہ ہے۔ اب آپ ملاحظہ فرمائیں:۔

انما کا زبر ۹۲ اور محمدؐ کے بھی ۹۲ ہیں اور اس کے بینات ۳۲۶ ہیں اور وصی بحق علیؑ کے بھی ۳۲۶ ہیں۔ یُرِیْدُ اللّٰہ کے زبر ۲۹۰ اور بینات ۲۲۷ ہیں اور دونوں کا مجموعہ ۵۱۷ ہے اور امام الہمام الحسن بن علی کے بھی ۵۱۷ ہیں لیذھب کے زبر ۷۴۷ اور بینات ۷۵ اور دونوں کا مجموعہ ۸۲۲ ہوتا ہے اور والامام الکامل ابو عبداللہ الحسین بن علی بن ابی طالب کے بھی ۸۲۲ ہوتے ہیں۔ عنکم کا زبر ۱۸۰ اور بینات ۲۴۷ اور دونوں کا مجموعہ ۴۲۷ ہوتا ہے اور امام علی زین العابدین کے بھی ۴۲۷ ہوتے ہیں۔ اسی طرح الرجس کا زبر ۲۹۴ اور بینات ۲۶۲ اور دونوں کا مجموعہ ۵۵۶ ہوتا ہے اور ماحی کفر و حامی اسلام کے بھی ۵۵۶ ہوتے ہیں اھل البیت کا زبر ۴۷۹ اور بینات ۳۰۶ اور دونوں کا مجموعہ ۷۸۵ ہوتا ہے اور محمد الباقر و جعفر کے بھی ۷۸۵ ہوتے ہیں اور وَیُطَهِّرَکُمْ کے زبر ۲۹۰ اور بینات ۱۴۲ اور مجموعہ ۴۳۲ ہوتا ہے اور وامام موسیٰؑ و علی و محمد جواد کے بھی ۴۳۲ ہیں۔ تطہیرا کے زبر ۶۲۵ اور بینات ۱۱۵ ہیں اور ان کا مجموعہ ۷۴۰ ہوتا ہے اور والنقی والعسکری والمہدی والہادی کا بھی مجموعہ ۷۴۰ ہوتا ہے۔

—— اس بحث سے متعلق بہت سے مفید مطالب ہیں جو "منابع الفضل" نامی کتاب میں مذکور ہیں۔

نمونۂ علمِ جفر

علم جفر کے مکشوفات میں سے ایک وہ چیز بھی ہے جس کو محمد فرید وجدی نے اپنی کتاب "دائرۃ المعارف" میں عبدالمجید انصاری آفندی کے جریدہ المؤید سے نقل کیا ہے کہ جنگ عالمی جو ۱۳۳۱ اور ۱۳۳۲ میں ہوئی۔ اس میں اٹلی طرابلس پر ہجوم کرے گا اور فرید وجدی کی اصل عبارت کا ترجمہ یہ ہے: جفر کے بارے میں سب سے عجیب وغریب بات وہ عبارت ہے جس کو حضرت عبدالمجید انصاری آفندی نے جریدہ وموید وغیرہ میں تحریر کیا ہے کہ علماء مغرب میں سے ایک عالم کے کتاب "شاطبیہ" کی شرح میں کچھ ایسے اشعار ملے ہیں جس میں اٹلی کے طرابلس پر حملہ کی خبر بلا کسی شک وتردید کے دی گئی ہے اور یہ کتاب مکتبہ ملکی میں موجود ہے۔

اشعار یہ ہیں:۔

ترمی بھا الحصون ذات البأس — حتی ارانا قد خلت فی ناس

تنزلھا وملکھا من عزقل — کذالک فی جفرامامنا علی علیہ السلام

فائدہ

س:۔ اگر آٹھ آدمی کسی جگہ داخل ہوں تو ان کے بیٹھنے میں کتنے احتمال ہوں گے؟

ج:۔ چالیس ہزار تین سو بیس (۴۰۳۲۰) احتمال ہوں گے کیونکہ دو آدمیوں کے بیٹھنے میں دو احتمال ہے اور تین کے بیٹھنے میں چھ احتمال ہے کیونکہ تیسرا آدمی دونوں پر مقدم یا موخر یا بیچ میں ہو سکتا ہے۔ یہ تین ہوئے اور دو کے بیٹھنے میں دو احتمال تھا۔ ۳×۲ = ٦ ہوگئے اس حساب سے چار کے بیٹھنے میں ۲۴ اور پانچ کے بیٹھنے میں ایک سو بیس اور چھ میں سات سو بیس اور سات میں پانچ ہزار چالیس اور آٹھ میں چالیس ہزار

ہزار تین سو بیس احتمال ہوں گے۔ اس بیان سے یہ بات ظاہر ہوگئی کہ شیخ سعدیؒ نے سرکار دو عالمؐ کے لئے جو کہا ہے ؎

شفیع مطاع نبی کریم　　قسیم جسیم نسیم وسیم

اس میں تقدیم و تاخیر کے لحاظ سے ۴۰۳۲۰ احتمال ہوں گے۔(۱)

جنین کا لڑکا ہونا

مرحوم نراقیؒ نے خزائن میں تحریر فرمایا ہے کہ اگر کوئی چاہتا ہے کہ حاملہ کے یہاں لڑکا ہو تو جب حمل کے چار ماہ گزر جائیں تو عورت کو روبقبلہ لٹا کر آیۃ الکرسی پڑھ کر عورت کے پیٹ اور پہلو پر ہاتھ پھیرے اور کہے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ قَدْ سَمَّیْتُہٗ مُحَمَّدًا اور یہ ارادہ کرے کہ اس بچہ کا نام محمد رکھے گا اور جب لڑکا پیدا ہو تو اس کا نام محمد رکھے۔ منقول و مجرب ہے۔

حافظہ

درج ذیل دعا کی مداومت زیادتی حافظہ کے لئے بہت موثر ہے:

اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنِیْ فَھْمَ النَّبِیِّیْنَ وَحِفْظَ الْمُرْسَلِیْنَ وَاِلْھَامَ الْمَلٰٓئِکَۃِ الْمُقَرَّبِیْنَ اٰمِیْنَ یَا رَبَّ الْعَالَمِیْنَ۔(۲)

ختم نادِ علی صغیر

اگر کوئی مہم درپیش ہو تو شب جمعہ کو وضو کر کے دس مرتبہ سورۂ توحید، پندرہ مرتبہ درود بارہ مرتبہ سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر اور سات مرتبہ خلوص کے ساتھ

---

(۱) مشکلات العلوم　　(۲) ادعیہ وادویہ

نادعلیا مظہر العجائب   تجدہ عونا لك فی النوائب
کل ھم و غم سینجلی   بولایتك یا علی یا علی پڑھے۔

علاماتِ ظہور

عبدالوہاب شعرانی نے کمیل بن زیاد نخعی سے اور انھوں نے حضرت علی سے نقل کیا ہے کہ حضرت نے فرمایا: ابن حسن کا مکّہ سے خروج، جسر کوفہ کے پاس اولاد فاطمہ زہرا میں ایک شخص کا قتل، رسول خداؐ کی سنتوں میں تغیر، ائمہ کی قبروں کی تخریب، طبری مرد کی حکومت اور لوگوں کا مذہب مزدک کی طرف میلان، اسلامی احکام کی تبدیلی۔ یہ باتیں ظہور کی علامتوں میں سے ہیں۔

اسلام کی غربت مسلمانوں کی ذلت

رسول خداؐ نے فرمایا: جب تک زمین میں اللہ اللہ نہ کہا جانے لگے اس وقت تک قیامت صغریٰ نہیں ہوگی۔ اور یہ اسلام کی غربت اور مسلمانوں کی ذلّت کی طرف اشارہ ہے۔

قتلِ علماء

رجال ابن داؤد میں ہے کہ رسول خداؐ نے فرمایا: لوگوں پر ایک زمانہ ایسا بھی آئے گا جب چوروں کی طرح علماء کا قتل ہوگا۔ کاش اس زمانہ کے لوگ اپنے کو ظاہر بظاہر احمق بنا کر پیش کریں۔

آخری زمانہ

مجمع الزوائد جلد ۷ ص۳۲۶ پر رسول خداؐ سے مروی ہے: آخری زمانہ میں ایک ایسی قوم ہوگی جن کے چہرے آدمیوں جیسے ہوں گے اور دل شیطانوں کی مانند جیسے

پھاڑنے والے بھیڑیئے ان کے دلوں میں ذرہ برابر رحم نہ ہوگا، خونریز ہوں گے، برائیوں سے نہیں بچیں گے، اگر ان کی پیروی کرو گے تو دفن کر دیں گے، اگر ان سے چھپو گے تو غیبت کریں گے، اگر بات کریں گے تو جھوٹ بولیں گے۔ آخر میں فرمایا: ان کے درمیان میں مومن ذلیل اور فاسق شریف اور سنت بدعت ہوگی۔

مردوں عورتوں کی مشابہت

سنن ابی داؤد ج ۲ ص ۸۶ پر رسول خداؐ سے مروی ہے کہ سرکار نے فرمایا: خدا ان عورتوں پر لعنت کرے جو مردوں سے (لباس وغیرہ میں) مشابہت اختیار کرتی ہیں اور ان مردوں پر بھی خدا لعنت کرے جو اپنے کو عورتوں سے مشابہ کرتے ہیں۔

نجف سے قم انتقالِ علم

کتاب اثبات الحجۃ وعلائم الظہور کے ص ۳۱۵ پر امام صادقؑ سے مروی ہے کہ آپ نے کوفہ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا: علم کا ظہور قم میں ہوگا اور یہ قم علم وفضل کا معدن بن جائے گا یہاں تک کہ زمین پر کوئی مستضعف فی الدین باقی نہیں رہے گا۔ اور یہ بات ہمارے قائمؑ کے ظہور کے قریب ہوگی۔ خدا قم اور اہل قم کو قائم مقام حجت قرار دے گا اور اگر ایسا نہ ہو تو زمین اپنے ساکنوں کے ساتھ دھنس جائے۔

زیرِ زمین پشتِ زمین سے بہتر

مختصر تذکرہ القرطبی کے باب الدعا ر ص ۲۱۰ پر سرکار رسالت سے حدیث ترمذی میں ہے: جب نیک لوگ تمہارے حاکم، سخی حضرات مالدار ہوں اور تمہارے امور مشورہ سے طے ہوں تب تو پشت زمین تمہارے لئے بطن زمین سے بہتر ہے لیکن جب تمہارے

شریر لوگ حاکم، بخیل مالدار ہوں اور تمہارے امور کی مہار تمہاری عورتوں کے ہاتھ میں ہو تو بطن زمین تمہارے لئے پشت زمین سے بہتر ہے۔

زنا و زلزلہ

روضۃ الواعظین کے ص۵۵۹ پر رسول خداؐ سے مروی ہے: جب تم لوگوں میں پانچ چیزیں عام ہو جائیں گی تو پانچ چیزیں کم ہو جائیں گی: ۱۔جب زنا عام ہو جائے گا تو زلزلے آئیں گے۔ ۲۔جب تم میں سود خواری عام ہو جائے گی تو زمین دھنسنے لگے گی، ۳۔جب تم لوگ زکوٰۃ دینا بند کر دو گے تو جانور ہلاک ہونے لگیں گے، ۴۔جب بادشاہ ظالم ہوگا تو قحط ہونے لگے گا۔ ۵۔جب عہد و پیمان شکنی ہونے لگے گی تو مسلمانوں پر مشرکوں کی حکومت ہو جائے گی۔

محفوظ ترین جگہ قُم اور پہاڑ کی چوٹی

بحار الانوار مجلسیؒ کی کتاب "السماء والعالم" کے ص۳۲۹ پر حضرت علیؑ نے ایک سوال کے جواب میں فرمایا: اس وقت سب سے محفوظ ترین جگہ ارض جبل ہوگی (سنو) جب خراسان میں اضطراب پیدا ہو جائے اور گرگان و طبرستان والوں میں جنگ چھڑ جائے اور سجستان ویران ہو جائے تو اس وقت محفوظ ترین جگہ قصبہ قم ہوگی یہ وہی جگہ ہے جہاں سے اس شخص کے انصار خروج کریں گے جو تمام لوگوں سے ماں، باپ، دادا، دادی، چچا، پھوپھی کے لحاظ سے بہتر ہوگا۔ اسی قم کو زہرا بھی کہا جاتا ہے۔ اسی میں قدم جبرئیل کی جگہ ہے اور وہ جگہ وہی ہے جہاں سے ایسا پانی جوش مار کر نکلا تھا کہ جس نے بھی پیا اس کو مرض سے نجات مل گئی۔ اسی پانی سے وہ مٹی گوندھی گئی جس سے طیر عیسیٰ پیدا ہوا تھا، اسی پانی سے امام رضاؑ نے غسل فرمایا تھا اسی جگہ سے ابراہیمؑ کا دنبہ، موسیٰؑ کا عصا اور سلیمان کی انگوٹھی نکلے گی۔(۱)

(۱) عقائد الامامیہ الاثنیٰ عشریہ

نحوی مسئلہ

حضرت فاطمۃ الزہراء کے بارے میں بعض لوگوں کو یہ شبہ ہوتا ہے کہ لفظ زہرا مرفوع ہے کیونکہ فاطمہ کی صفت ہے اور جب فاطمہ مرفوع ہوگا تو صفت بھی مرفوع ہوگی لیکن یہ غلط ہے کیونکہ زہراء جناب معصومہ کا لقب ہے صفت نہیں ہے کیونکہ ایک تو روایت ہے کہ آپ کو زہرا اس لئے کہا گیا کہ الخ اور دوسری بات یہ ہے کہ ثقات نے اس کو لقب مانا ہے اور تبادر بھی لقب ہی کا ہوتا ہے۔ اور جب یہ لقب ہے تو فاطمہ کو اس کی طرف مضاف ماننا ہوگا اور زہراء مجرور ہوگا اور لفظ فاطمہ منادی مضاف ہونے کی بنا پر منصوب ہوگا چنانچہ الفیہ میں ابن مالک نے کہا ہے ؎

وان یکونا مفردین فاضف حتما والا اتبع الذی ردف[1]

مُعمّا باسم ملک

اسم یارم نود واول حرفش نود است
طرفینش نود واوسط او ثلث نود

ترجمہ:۔ میرے دوست کا نام (۹۰) ہے (یعنی ملک ہے) اور اس کا پہلا حرف بھی (۹۰) ہے اور دونوں طرف بھی ۹۰ اور بیچ والا ۹۰ کا تہائی ہے۔ حل:۔ نام ۹۰ ہے واضح ہے پہلا حرف چونکہ میم ہے اور دو میم اور ی ۹۰ ہوتے ہیں۔ یہاں میم ملفوظی مراد ہے۔ دونوں طرف اس لئے ۹۰ ہیں کہ م کے ۴۰ اور ک کے ۲۰ دونوں ملکر ۶۰ ہوئے اور لفظ " نود " بھی ۶۰ ہے نون کے پچاس واو کے چھ دال کے چار اور بیچ میں لام ہے اور " ل " ۹۰ کا تہائی ہے۔ بعض نسخوں میں آخرا و ثلث نود آیا ہے تو اس کا مطلب کاف ہے اور اس کے عدد ۲۰ ہیں اور یہ لفظ نود کا تہائی ہے۔

---

(۱) مشکلات العلوم

عبداللہ بن جعفر بن ابی طالبؑ

جناب عبداللہ حضرت جعفر طیار کے فرزند حضرت علیؑ کے داماد جناب زینب کے شوہر تھے۔ آپ کی ولادت حبشہ میں ہوئی تھی۔ آپ سب سے پہلے وہ مسلمان فرزند ہیں جو مہاجرین حبشہ سے پیدا ہوئے۔ آپ کی ماں اسماء بنت عمیس نے جناب جعفر کے بعد ابوبکر سے اور ابوبکر کے بعد حضرت علی سے شادی کر لی تھی اس لئے جناب عبداللہ محمد بن ابی بکر اور یحیی بن علی کے مادری بھائی تھے۔

آپ بڑے سخی، کریم، بردبار تھے آپ کو "بحرالجود" یعنی دریائے بخشش کہا جاتا تھا۔ رسول خداؐ آپ سے بہت محبت فرماتے تھے اور حضرت علی کی محبت کی انتہا یہ تھی کہ حسنینؑ کی طرح کبھی جنگ میں شرکت کی اجازت نہیں دیتے تھے۔

دعائے رسولؐ

ایک مرتبہ رسول خداؐ نے عبداللہ کو دیکھا کہ بچوں کی طرح مٹی کی بہت سی چیزیں بنا رہے ہیں تو پوچھا عبداللہ یہ کیوں بنا رہے ہو؟ عرض کی اس کو بیچ کر اس کی قیمت سے خرما خریدوں گا۔ حضرت نے فرمایا: بارك الله فی صفقة یمینك خدا تمہاری تجارت میں برکت دے۔ عبداللہ کہتے ہیں حضرتؐ کی دعا کا یہ اثر تھا کہ میں جو کچھ خریدتا تھا اس میں حسب منشا نفع ملتا تھا۔ جناب عبداللہ ۸۰ھ میں ۹۰ سال کی عمر میں فوت ہوئے۔ اسی کو عام الجحاف کہا جاتا ہے کیونکہ اس سال سیلاب نے مکہ والوں کو بہت نقصان پہونچایا تھا۔ سیلاب میں بوجھوں سے لدے ہوئے اونٹ بہہ گئے تھے۔ آپ کو بقیع میں دفن کیا گیا اس سے پتہ چلتا ہے کہ عبداللہ نے دس سال تک صحبت پیغمبرؐ سے فیض حاصل کیا تھا۔ آپ کے بہت سے دلچسپ واقعات ہیں بطور نمونہ ایک واقعہ

نقل کیا جا رہا ہے۔(۱)

عبداللہ و معاویہ

چونکہ جناب عبداللہ بن جعفر حضرت علیؑ کے بہت قریبی تھے اس لئے معاویہ کی دشمنی وکینہ توزی کوئی ڈھکی چھپی بات نہیں تھی لیکن اس کے باوجود جناب عبداللہ معاویہ سے خائف نہیں تھے اور نہ اس کے سامنے جھکتے تھے بلکہ معاویہ جب حضرت علیؑ کے خلاف کچھ کہتا تھا آپ بڑی جوانمردی سے جواب دیتے تھے۔

چنانچہ ابن ابی الحدید نے لکھا ہے کہ ایک دن معاویہ عمرو عاص وغیرہ بیٹھے تھے کہ دربان نے آکر اطلاع دی کہ عبداللہ بن جعفر ملاقات کرنا چاہتے ہیں۔ عمرو عاص نے کہا کہ میں ان کے سامنے علی کو بُرا بھلا کہوں گا تاکہ ان کو غصہ آئے اور تکلیف پہنچے۔ معاویہ نے کہا کہ ایسا مت کرنا مجھے اندیشہ ہے کہ تم ان کا مقابلہ نہ کر پاؤ گے اور اس سے علیؑ کی فضیلت ظاہر ہوگی جو میں پسند نہیں کرتا۔

اتنے میں جناب عبداللہ تشریف لائے۔ معاویہ نے ازروئے سیاست بڑی خندہ پیشانی سے ملاقات کی، اپنے قریب بلایا اور گفتگو کی مگر عمرو عاص برداشت نہ کرسکا جناب عبداللہ سے تو کچھ نہ کہا لیکن دوسروں سے گفتگو کرنے لگا اور ضمناً حضرت علیؑ کی بُرائی بھی کرتا جاتا تھا اور پھر زور زور سے حضرت علیؑ کو بُرا کہنے لگا۔ یہ سن کر عبداللہ کے چہرے کا رنگ بدلا اور غصہ سے لرزہ براندام ہوگئے اور شیر کی طرح تخت سے اُتر آئے۔ عمرو عاص نے جب ان کو غصہ میں دیکھا تو کہنے لگا ہاں عبداللہ کیا بات ہے؟

جناب عبداللہ نے کہا: اے چپ خدا تجھ کو غارت کرے اور یہ شعر پڑھا ؎

اظن الحلم دل علی قومی وقد یتجھل الرجل الحلیم

---

(۱) سفینۃ البحار

یعنی میری بردباری نے لوگوں کو ہمارے سامنے زبان کھولنے کی ہمت دے دی اور لوگ خیال کرتے ہیں کہ میں ان باتوں کو نہیں سمجھتا۔ پھر آستینوں کو چڑھا کر معاویہ سے بولے اے معاویہ کب تک تیری برائیوں پر صبر کروں اور تیری باتوں کو سنتا رہوں، اور کب تک تیری بے ادبیوں کو برداشت کروں اور کب تک تیری ذلیل عادتوں کو دیکھتا رہوں۔ خدا تجھے غارت کرے، رونے والیاں تیرے ماتم میں بیٹھیں، معلوم ہوتا ہے تو اپنے ارد گرد بیٹھنے والوں کی فحش کلامی اور برائیوں سے رنجیدہ نہیں ہوتا، اگر ایسا ہے تو تیری نظر میں دین کی کوئی قدر و قیمت نہیں ہے جو تجھے برائیوں سے روکے۔ خدا کی قسم اگر تجھ میں ذرہ برابر قرابت داری کا احساس ہوتا یا تھوڑا اسلام بھی تجھ میں ہوتا تو بے اصل باندی زادوں اور پست فطرت غلاموں کو اپنے خاندان کے افراد کے ساتھ قرار نہ دیتا، ستم پیشہ لوگ برگزیدہ افراد کی اہمیت کو نہیں سمجھ سکتے۔ اے معاویہ ان لوگوں کا تیری غلطیوں کی تصویب کاری، مسلمانوں کے خون بہانے اور امیرالمومنین کے ساتھ جنگ کرنے کو صحیح بتلانا تجھ کو دھوکا نہ دے، تیرے سر اور دل کی آنکھ راہ حق کی تشخیص سے اندھی ہے۔ اگر تو اپنی غلطیوں سے باز نہیں آتا تو پھر ہم کو اجازت دے کہ تیری جس برائی کو چاہیں بیان کریں۔

معاویہ نے دیکھا عبداللہ خاموش ہونے والے نہیں ہیں اور مجلس حیرت زدہ ہے اور سب لوگ توجہ سے عبداللہ کی باتیں سن رہے ہیں تو فوراً آواز دی اے عبداللہ ہم اپنی غلطیوں سے باز آجائیں گے تم کو خدا کی قسم بیٹھو، خدا اس پر لعنت کرے جس نے تمہارے دل کی آگ بھڑکا دی۔ تم جو کہو میں پورا کروں گا، جو ضرورت ہوگی پوری کرونگا اگر تمہاری اہمیت و عزت نہ بھی ہوتی جب بھی تمہارے اخلاق کا تقاضہ تھا کہ تمہاری حاجتیں پوری کی جائیں۔ آخر تم جعفر طیار کے بیٹے اور بنی ہاشم کے بزرگ ہو۔

عبداللہ نے کہا نہیں نہیں یہ غلط ہے۔ بنی ہاشم کے آقا و سردار امام حسنؑ ہیں اور

امام حسینؑ ہیں کوئی بھی ان کی برابری نہیں کر سکتا۔

معاویہ نے کہا تم کو خدا کا واسطہ اپنی ضرورت بیان کرو، تمہاری ہر حاجت پوری کی جائے گی چاہے وہ میری ہستی کے برابر ہی ہو؟

عبداللہ نے کہا اس نشست میں کچھ نہیں چاہیئے اور باہر چلے گئے۔ معاویہ بھی پیچھے پیچھے چلا اور کہنے لگا خدا کی قسم تمام حرکات، اخلاق، رفتار رسول خداؐ کی طرح ہے۔ عبداللہ کے جانے کے بعد معاویہ نے عمرو عاص سے کہا کیوں عبداللہ نے تم سے گفتگو نہیں کی؟ اور تمہارا جواب نہیں دیا۔ عمرو عاص نے کہا آپ ہی اگر جانتے ہوں تو بتایئے۔ معاویہ نے کہا کیا تم سمجھتے ہو کہ تمہارے جوابات سے خوفزدہ تھے ہرگز نہیں، بلکہ تم کو جواب کے لائق نہیں سمجھا اور نہ تم کو اپنا مد مقابل سمجھا اس لئے جواب نہیں دیا۔(۱)

عبداللہ بن حذافہ سہمی

مؤلف فرماتے ہیں کہ جناب عبداللہ بن جعفر کے بعد میرا جی چاہتا ہے کہ میں چند اور سبق آموز داستان کا ذکر کروں تاکہ مکتب اسلام کے چند تربیت یافتہ اور برجستہ ترین شاگردوں کے تابناک چہرے سامنے آجائیں۔ چنانچہ جناب عبداللہ بن حذافہ سہمی کی داستان سنیئے: آپ طائفہ بنی سہم اور قبیلہ قریش سے تعلق رکھتے تھے مکہ کے رہنے والے تھے آپ سابق الاسلام لوگوں میں ہیں اور ان لوگوں میں ہیں جو مسلمانوں کے دوسرے سفر حبشہ میں شریک تھے آپ کے بھائی جناب قیس نے بھی ہجرت کی تھی۔ جنگ بدر میں آپ کی شرکت اختلافی ہے لیکن احد، خیبر، حدیبیہ اور دیگر غزوات میں آپ شریک تھے۔ ایمان و عقیدہ بہت مستحکم تھا کوئی چیز ان کو عقیدے سے نہیں ہٹا سکی چنانچہ رومیوں اور مسلمانوں کی جنگوں میں سے کسی جنگ میں جناب عبداللہ اپنی دیگر مسلمانوں کے ساتھ گرفتار کر لئے گئے قیصر روم

(۱) : ہمرویاران

نے جناب عبداللہ کو یہ پیشکش کی کہ اگر آپ نصرانی ہوجائیں تو ہم آپ کو آزاد کردیں گے مگر عبداللہ نے انکار کر دیا۔ آخر قیصر روم کے حکم سے ایک بہت بڑی دیگ میں روغن زیتون کو کھولایا گیا اور پھر ایک مسلمان کو اس میں ڈال دیا گیا ڈالتے ہی گوشت ہڈیوں سے الگ ہوگیا اور ہڈیاں اوپر تیرنے لگیں۔ پھر عبداللہ کو بلاکر کہا اگر نصرانی نہیں ہوئے تو تمہارا بھی یہی حشر ہوگا لیکن عبداللہ نے پھر انکار کر دیا تو قیصر نے کہا کہ ان کو بھی دیگ میں ڈال دو۔ جب عبداللہ دیگ کے پاس پہنچے تو رونے لگے۔ قیصر نے کہا واپس لاؤ پھر پوچھا کیوں رو رہے ہو؟ نصرانی ہوجاؤ آزاد کردوں گا۔ عبداللہ نے کہا میں موت کے ڈر سے نہیں رو رہا ہوں بلکہ میرا جی چاہ رہا ہے کہ میرے بدن پر جتنے بال ہیں اتنی ہی جان کیوں نہ ہوئی کہ سب کو راہِ خدا میں فدا کر دیتا۔ قیصر کو یہ بات بہت پسند آئی اور کہا اگر نصرانی ہوجاؤ تو اپنی بیٹی کی شادی تمہارے ساتھ کردوں گا اور اپنی حکومت کا ایک حصہ تم کو دے دوں گا مگر عبداللہ نے پھر انکار کر دیا۔ قیصر نے کہا اچھا میرے سر کو بوسہ دو میں چھوڑ دوں گا۔ عبداللہ نے پھر انکار کیا۔ اس نے کہا اگر تم میرے سر کو بوسہ دو تو تم کو اور تمام مسلمانوں کو آزاد کردوں گا۔ عبداللہ نے کہا اب دوسروں کا مسئلہ ہے اس لئے میں تیرے سر کو بوسہ دینے کے لئے تیار ہوں اور یہ کہہ کر قیصر روم کے سر کو بوسہ دیا اور اس نے سب کو آزاد کر دیا۔

ان لوگوں کے مدینہ پہنچنے سے پہلے ہی یہ خبر مدینہ پہنچ چکی تھی اس لئے حضرت عمرؓ ایک جماعت کے ساتھ استقبال کے لئے گئے اور حضرت عمرؓ نے عبداللہ کے سر کا بوسہ دیا۔(۱)

عبداللہ بن عفیف

امام حسینؑ کی شہادت کے بعد ابن زیاد لعن. منبر پر گیا اور خداوند عالم کی حمد وثنا

(۱) سفینۃ البحار۔ اسد الغابۃ

کے بعد درمیان میں کہا اس خدا کی تعریف جس نے حق و اہل حق کو کامیاب اور یزید اور اس کے طرفداروں کو فتح و نصرت عطا کی اور کذاب ابن کذاب کو قتل کیا ابھی اتنا ہی کہنے پایا تھا کہ عبداللہ بن عفیف ازدی اپنی جگہ کھڑے ہوگئے۔ جناب عبداللہ شیعوں میں بزرگ اور بہت بڑے زاہد تھے آپ کی بائیں آنکھ جنگ جمل میں اور داہنی صفین میں ضائع ہو چکی تھی ہمیشہ مسجد اعظم میں رہتے تھے اور رات تک نمازیں پڑھا کرتے تھے ـــــ اور بولے اے مرجانہ کے لونڈے کذاب تو اور تیرا باپ ہے اور وہ ہے جس نے تجھ کو اس جگہ بٹھایا۔ اے دشمن خدا فرزند رسول ؐ کو قتل کر کے منبر پر ایسی باتیں کرتا ہے۔ راوی کہتا ہے یہ سن کر ابن زیاد کو غصہ آگیا اور پوچھا یہ کون ہے؟ عبداللہ نے کہا اے خدا کے دشمن وہ میں ہوں تو ذریت پاک کو" جن سے خدا رجس دور کر چکا ہے" قتل کرتا ہے اور پھر بھی اپنے کو مسلمان خیال کرتا ہے۔ واغوثاہ ایسے مہاجرین و انصار کی اولاد کہاں ہیں؟ جو اس ملعون ابن ملعون سے انتقام نہیں لیتے یہ تو وہ ہے کہ رسول خدا ؐ نے اپنی زبان سے اس پر لعنت کی ہے۔ راوی کہتا ہے ابن زیاد کا پارہ اور چڑھ گیا اور گردن کی رگیں پھول گئیں اور حکم دیا کہ اس کو پکڑو۔ ابن زیاد کے سپاہی دوڑے مگر قبیلہ ازد کے اشراف حضرات نے سپاہیوں کے ہاتھوں سے چھڑا لیا اور مسجد سے باہر لے گئے اور ان کو گھر پہنچا دیا۔

ابن زیاد نے کہا اس ازدی اندھے کے پاس جاؤ" جس کے دل کو بھی خدا نے اندھا کر دیا ہے" اور اس کو میرے پاس لاؤ۔ سپاہی گئے مگر جب ازدی قبیلہ کو اطلاع ہوئی تو فوراً اکٹھا ہو گئے اور قبائل یمن کو بھی اپنا ساتھی بنا لیا تاکہ عبداللہ کو عبیداللہ کے شر سے محفوظ کریں ابن زیاد کو جب اس کی اطلاع ملی تو اس نے مضر کے قبائل کو بلوایا اور محمد بن اشعث کے ساتھ جنگ کے لئے بھیجدیا۔ راوی کا بیان ہے کہ معاملہ سخت ہو گیا اور اچھے خاصے لوگوں کو قتل کرنے کے بعد ابن زیاد کے سپاہی عبداللہ کے دروازے تک پہنچے۔ دروازے کو توڑ کر اندر پہنچے۔ عبداللہ کے لڑکی نے آواز دی بابا جن لوگوں کا خطرہ تھا وہ آگئے عبداللہ

نے کہا فکر مت کرو میری تلوار مجھے دے دو اور پھر عبداللہ نے اپنا دفاع شروع کر دیا اور کہتے جاتے تھے میں عفیف کا لڑکا صاحب فضل و برتری ہوں، عفیف میرے باپ ہیں اور ام عامر کے بیٹے ہیں میں ذرہ پوش اور سر برہنہ رہ کر تمہارے پہلوانوں کو تاراج کرنے والا ہوں۔ ان کی لڑکی کہتی تھی اے بابا کاش میں مرد ہوتی اور آپ کے سامنے ان نابکاروں او قاتلان عترت رسولؐ سے جنگ کرتی۔ لوگوں نے چاروں طرف سے گھیر لیا مگر جناب عبداللہ لوگوں کو اپنے سامنے سے بھگاتے رہے۔ آخر ان لوگوں نے ہر طرف سے حملہ کر دیا اور کثرت کی بنا پر عبداللہ کو گرفتار کر لیا حالانکہ کافی دیر تک لڑکی کے سہارے دشمنوں سے لڑتے رہے لڑکی کہتی تھی دشمن ادھر ہے عبداللہ ادھر ہی حملہ کرتے تھے۔ لڑکی نے آواز دی ہائے میرے باپ کی رسوائی ارے کوئی نہیں ہے جو میرے باپ کی مدد کرے۔

عبداللہ تلوار گھماتے رہے اور کہتے رہے خدا کی قسم اگر میری آنکھیں کھلی ہوتیں تو تم مجھ تک نہیں پہنچ سکتے تھے۔ راوی کہتا ہے آخر کار عبداللہ کو اسیر کر کے عبیداللہ کے پاس لے گئے۔ اس نے دیکھتے ہی کہا کہ خدا کا شکر ہے کہ تم کو رسوا کیا۔

جناب عبداللہ بول اٹھے اے دشمن خدا مجھے کس چیز سے رسوا کیا؟ خدا کی قسم اگر میری آنکھیں کھلی ہوتیں تو اپنے پاس تک تم لوگوں کی آمد و رفت بند کر دیتا۔ ابن زیاد نے کہا: اے دشمن خدا عثمان کے بارے میں کیا کہتا ہے؟

عبداللہ نے کہا بنی علاج کے غلام زادے، مرجانہ کے بیٹے تجھے عثمان سے کیا کام؟ انھوں نے اچھا کیا یا برا، وہ اچھے تھے یا برے، خدا اپنے بندوں کا والی ہے۔ اپنے بندوں اور عثمان کے درمیان مبنی بر عدل وانصاف فیصلہ کرے گا۔ تو تو مجھ سے اپنے بارے میں اپنے باپ کے بارے میں یزید اور اس کے باپ کے بارے میں پوچھ؟

ابن زیاد نے کہا میں کچھ نہ پوچھوں گا جب تک کہ بری طرح تجھے قتل نہ کر دوں۔

عبداللہ نے کہا الحمد للہ رب العالمین تیری پیدائش سے پہلے میں اپنے خدا سے دعا کرتا

تھا کہ بدترین خلق کے ہاتھوں مجھے شہادت نصیب فرما لیکن جب نابینا ہو گیا تو شہادت سے ناامید ہو گیا تھا لیکن اب میں خدا کا شکر ادا کرتا ہوں کہ جس نے مایوسی کے بعد شہادت نصیب فرمائی اور میری دعا قبول فرمائی۔

ابن زیاد نے حکم دیا اس کی گردن مار دو عبداللہ کو قتل کر کے سبخہ میں سولی پر لٹکا دیا گیا۔ سبخہ کوفہ میں ایک مشہور جگہ تھی اور لغت میں شورہ زار کو کہتے ہیں۔

شیخ مفیدؒ فرماتے ہیں: جب عبیداللہ کے سپاہیوں نے گرفتار کر لیا تو جناب عبداللہ نے بنی آزد کا نعرہ لگایا ــــ یعنی وہ صدا جو بنی آزد سختی اور ہنگام جنگ کے وقت دیا کرتے تھے اور سات سو لوگ اکٹھا ہو گئے اور سپاہیوں کی قید سے آزاد کرا لیا اور گھر پہنچا آئے۔ تب عبیداللہ نے رات کو پکڑوا لیا اور قتل کر کے سبخہ (مسجد) میں سولی پر لٹکا دیا اور جب صبح ہوئی تو اس نے حکم دیا کہ سر امام حسینؑ کو کوفہ کی گلیوں میں پھرایا جائے۔ زید بن ارقم کا بیان ہے کہ میں بالاخانہ پر تھا کہ میں نے دیکھا نیزے کے اوپر امام حسینؑ کے سر کو بلند کر رکھا ہے۔ جب میرے برابر سے گزر ہوا تو میں نے سنا امام حسینؑ کا سر تلاوت کر رہا تھا ام حسبت ان اصحاب الکھف والرقیم کانوا من آیاتنا عجبا۔ خدا کی قسم میرے رونگٹے کھڑے ہو گئے اور میں نے کہا: اے پسر پیغمبرؐ واللہ آپ کا سر عجیب تر ہے۔ جب سر کو گھمانے سے فارغ ہو گئے تو قصر میں لائے ابن زیاد نے اس کو زحر بن قیس کے حوالے کیا کہ آنحضرت کے اصحاب کے سروں کے ساتھ یزید کے پاس لے جاؤ۔[1]

زرود میں امام حسینؑ کی زہیر بن القین سے ملاقات

زرود ایک ایسی منزل کا نام ہے جہاں پانی کا چشمہ تھا اور لوگ اس سے استفادہ کرتے تھے۔

---

(۱) نفس المہموم

اسی جگہ امام حسینؑ کی زہیر سے ملاقات ہوئی اور امام کے سطر تعیوں میں ہوگئے۔ اس کی تفصیل یہ ہے کہ زہیر پہلے عثمانی تھے ۶۰ھ میں مراسم حج ادا کرنے کے لئے مکہ تشریف لائے اور امام حسینؑ نے جس زمانے میں مکہ سے کوچ کیا انھوں نے بھی رخت سفر باندھا۔ البتہ سفر میں اس کا لحاظ رکھا کہ کہیں امامؑ کا سامنا نہ ہوجائے برابر ایک منزل کے فاصلے سے قیام کرتے تھے اگر امام کسی منزل میں قیام فرما ہوتے تھے تو یہ دوسری منزل میں خیمہ زن ہوا کرتے تھے اور یہ فاصلہ برابر رہا یہاں تک کہ منزل زرود میں ان کی سعادت نے امام سے ملاقات کرادی۔ آپ بھی اترے خیمہ لگا کر اہل و عیال و وابستگان کے ساتھ مصروف غذا تھے کہ امام کی طرف سے ایک قاصد آیا اور کہا کہ امامؑ آپ کو یاد کررہے ہیں۔

اس خلاف توقع طلبی پر حاضرین متحیر تھے اور معلوم ہوتا تھا کہ سبھوں کے سروں پر طائر بیٹھے ہیں۔ لقمہ منہ ہی میں رہ گیا۔ زہیر کی زوجہ سے برداشت نہ ہوا اس نے کہا اور بعنوان ملامت زہیر سے کہا کہ تم کو کیا ہوگیا ہے فرزند رسولؐ تم کو بلا رہے ہیں فوراً جاؤ دیکھو کیا کہتے ہیں؟

زہیر اٹھ کر امام کی خدمت میں پہنچے اور کچھ دیر کے بعد درخشاں چہرے کے ساتھ واپس ہوئے، آتے ہی کہا خیمے اکھاڑ ڈالو اور بیوی سے کہا میں نے تم کو طلاق دے دی اپنے رشتہ داروں کے ہمراہ کوفہ چلی جاؤ میں نہیں چاہتا کہ میرے ساتھ مصیبتوں میں تم شریک رہو۔ سب نے پوچھا آخر کیا بات ہوئی؟ زہیر نے کہا کہ میں جب خدمت امامؑ میں پہنچا تو آپ نے مجھے ایک بات یاد دلائی اور وہ یہ ہے:۔

رومی جنگوں میں سے ایک جنگ میں ہم لوگ دشمن پر غالب آئے اور مدینہ واپس پہنچے تو سلمان نے مجھ سے کہا زہیر اس فتح پر بہت خوش معلوم ہوتے ہو؟ میں نے کہا یہ تو خوشی کی بات ہے ہی کہ دشمن پر غالب آئے اور بہت مال غنیمت ہمراہ لائے اس پر سلمان نے کہا کہ تمہاری حقیقی مسرت تو جب ہوگی کہ جب تم فرزند رسولؐ، سید شباب اہل الجنۃ امام حسینؑ

کے ساتھ جام شہادت نوش کروگے۔ اس واقعہ کو امام حسین ؑ نے مجھے اِس وقت یاد دلایا۔ اب میں حسینی ہوں جو میرے ساتھ رہنا چاہے رہے ورنہ تم سب کو خدا حافظ کہتا ہوں، آپ حضرات مختار ہیں۔ اس کے بعد زہیر امام حسین ؑ کی خدمت میں چلے گئے۔"

مولف کہتا ہے: زہیر پہلے عثمانی تھے لیکن امام حسین ؑ سے تھوڑی دیر کی ملاقات اور سلمان فارسی ؓ کا قصہ سننے کے بعد جب موت کا یقین ہو گیا تو امام حسین ؑ کے ساتھی ہو گئے اور اگر یقین مرگ نہ ہوتا تو بیوی کو طلاق دینے پر تیار نہ ہوتے۔ مجھے ان لوگوں پر تعجب ہے جو کہتے ہیں کہ اگر امام حسین ؑ کو معلوم ہوتا کہ قتل ہو جائیں گے تو ہرگز سفر نہ کرتے (العیاذ باللہ) اور اس مطلب کو ثابت کرنے کے لئے تمام زور بیان صرف کر دیتے ہیں اور امام حسین ؑ کے تمام خطبوں کو بھلا دیتے ہیں جس میں بار بار آپ نے اپنے موت کی پیشین گوئی فرمائی ہے۔

امامِ زماں ؑ کا علامہ حلی ؒ کے لئے قلمی تعاون

ایک سنی عالم نے مذہب شیعہ کے رد میں ایک کتاب لکھی اور بخیال خود سنی مذہب کی حقانیت اس میں ثابت کر دیا۔ جہاں بھی وہ بیٹھتا تھا اسی قسم کی گفتگو کرتا تھا کہ میں نے شیعوں کے تمام دلائل کو رد کر دیا ہے لیکن کسی کو کتاب دکھانے کے لئے تیار نہیں تھا۔ کیونکہ وہ جانتا تھا کہ شیعوں کی دلیلیں محکم ہیں اس لئے کسی طرح بطور امانت بھی کسی کو کتاب دینے کے لئے تیار نہیں تھا۔

ادھر علامہ حلی ؒ اس کتاب کو لے کر نقل کر لینے کی فکر میں تھے تاکہ اس کی رد کر سکیں مگر جانتے تھے کہ کتاب مل نہیں سکتی۔ آخر علامہ شاگرد بن کر اس عالم سنی کے پاس پہنچ گئے اور بڑی محنت سے تحصیل علم کرنے لگے اور تھوڑے ہی دنوں کے بعد اس نے علامہ پر اعتماد کرنا شروع کر دیا اور بہت محبت کرنے لگا اور اپنے سے بہت قریب کر لیا

(۱) وقائع الایام

ایک دن علامہ نے اس کتاب کو بطور امانت استاد سے مانگا۔ استاد نے کہا میں عہد کر چکا ہوں کہ یہ کتاب کسی کو نہ دوں گا مگر تم سے محبت کرتا ہوں اس لئے صرف ایک رات کے لئے تم کو دیتا ہوں اور پھر لے لوں گا۔ علامہ نے قبول کر لیا، کتاب لے کر گھر آئے اور سر شام ہی سے مطالب کتاب کو لکھنا شروع کر دیا۔ آدھی رات تک لکھتے اور مطالب کو ضبط کرتے رہے۔ لیکن آدھی رات کے بعد باوجود کوشش بسیار خستگی کا غلبہ ہوا اور سوچنے لگے کہ آج رات کو کتاب ختم ہونی چاہیئے کیونکہ صبح واپس کرنی ہے مگر خستگی اتنی ہے کہ یہ ناممکن ہے۔ آخر علامہ نے خدا سے دعا کی اور امام زمانہ عج کی طرف رجوع قلب سے متوجہ ہوئے کہ کوئی غیبی مدد ہو جائے۔ اتنے میں ایک حجازی شکل وصورت کا عرب آیا اور سلام کر کے کہا: علامہ تم سو جاؤ میں باقی کتاب کو لکھ دوں گا۔۔۔۔ نجم الثاقب میں علامہ نوری فرماتے ہیں کتاب کافی بڑی تھی لہٰذا علامہ سے کہا تم خط کشی کرو میں لکھتا ہوں۔ علامہ اپنا کام کرتے رہے اور عرب اپنا کام۔ آخر کچھ دیر کے بعد علامہ نے تکیہ پر سر رکھ کر آرام کرنا چاہا اور سو گئے۔ صبح جب آنکھ کھلی تو فوراً کتاب کی طرف لپکے۔ دیکھا پوری کتاب لکھی جا چکی ہے سمجھ گئے سوائے حضرت عج کے اور کوئی نہیں ہو سکتا۔ صبح کو کتاب واپس کر دی اور پھر الفین اور دوسری کتابوں میں باقاعدہ موضوع امامت کو تحریر کیا اور مذہب تشیع کا دفاع کیا۔

قولِ مولف:۔ قاضی نوراللہ شہید ثالث نے "مجالس" میں لکھا ہے: علمائے اہل سنت کے ایک عالم جو بعض فنون میں شیخ کے استاد تھے ایک کتاب تحریر کی الخ اس سے پتہ چلتا ہے کہ بعض فنون میں شاگردی کی تھی قصص العلماء میں اتنا اور اضافہ ہے امام نے فرمایا: تم سو جاؤ میں باقی کو لکھ دوں گا۔ صبح علامہ نے دیکھا حضرت نے کتاب تمام کر دی اور آخر میں لکھا ہے :۔

کتبہ م ح م د ابن العسکری صاحب الزمان

امامؑ کا علاّمہ کو تازیانہ دینا

علامہ سید علی صاحب ریاض کے فرزند جناب سید محمد صاحب مناہل نقل کرتے ہیں کہ علامہ علی ہر شب جمعہ کربلا مشرف ہوا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ اکیلے خچر پر سوار ہاتھ میں تازیانہ لئے جارہے تھے۔ راستہ میں ایک عرب سے ملاقات ہوگئی اور علمی مباحثہ ہوتا رہا۔ علامہ کو احساس ہوگیا کہ یہ شخص بڑا دانا اور صاحب فضیلت ہے لہٰذا جو مسائل ان کی نظر میں مشکل تھے ایک ایک کرکے ان پر گفتگو کرتے رہے یہاں تک کہ ایک مسئلہ آیا جس پر علامہ کا فتویٰ کچھ تھا اور عرب کا اس کے خلاف۔ علامہ نے کہا آپ جو فرمارہے ہیں اس پر کوئی روایت میں نے نہیں دیکھی۔ عرب نے کہا کہ شیخ الطائفہ کی تہذیب کے فلاں صفحہ وفلاں سطر پر روایت ہے۔ علامہ کو بہت تعجب ہوا اور آپ نے پوچھا کیا اس غیبت کبریٰ میں امام زمانہؑ سے ملاقات ممکن ہے؟ اتنے میں ان کے ہاتھ سے تازیانہ گر گیا۔ عرب نے اٹھا کر علامہ کے ہاتھ میں دیتے ہوئے کہا ہاں ممکن ہے اب یہی دیکھو ان کا ہاتھ تمہارے ہاتھ میں ہے۔ علامہ متوجہ ہوئے کہ یہ امام زمانہ ہیں فوراً اپنے کو خچر سے گرایا کہ حضرت کے پاؤں کو چومیں مگر بے ہوش ہوگئے جب ہوش آیا تو حضرت کو نہ دیکھا اور بہت افسوس کے ساتھ اکیلے سفر کو تمام کیا۔ واپسی پر تہذیب اٹھا کر دیکھی تو روایت موجود تھی۔ کتاب کے حاشیہ پر لکھا کہ یہ وہ حدیث ہے کہ حضرت ولی عصرؑ نے اس کی نشاندہی کی ہے۔ راوی اخوند صفر علی صاحب کہتے ہیں میرے استاد آقا سید محمد اس واقعہ کو نقل کرکے فرمایا کرتے تھے کہ میں نے کتاب بھی دیکھی ہے اور حاشیہ پر علامہؒ کی تحریر بھی دیکھی ہے۔[1]

---

(۱) الوقائع والحوادث

شیخ الطائفہ کا جواب

مخالفین نے خلیفہ کے کان بھر دیئے کہ شیخ طوسیؒ نے خلفائے ثلثہ اور معاویہ پر اپنی کتاب "مصباح المتہجد" میں لعنت کی ہے اور نقل کیا ہے اللھم خص انت اول ظالم باللعن منی ثم الاول والثانی والثالث والرابع الخ اول، دوم، سوم سے خلفاء مراد ہیں۔ خلیفہ نے شیخ کو بلوایا اور پوچھا آپ نے خلفاء پر لعنت کیوں لکھی ہے؟ شیخ نے کہا آپ کو اشتباہ ہوا ہے اور غلط خبر پہنچائی گئی ہے اول سے مراد ہے قابیل پسر آدم جس نے اپنے بھائی ہابیل کو ناحق قتل کیا تھا اور ثانی سے مراد قدار ہے جس نے ناقۂ صالح کو پے کیا تھا اور سوم سے مراد بادشاہ بنی اسرائیل ھردوش (ہیرودیس) ہے جس نے جناب یحییٰؑ کو قتل کیا ہے اور چوتھے سے مراد عبدالرحمان ابن ملجم قاتل علی ابن ابیطالب ہے۔ خلیفہ کو یہ جواب پسند آیا اور نہ صرف یہ کہ موصوف کو کوئی اذیت نہیں کی بلکہ چغلخواروں کو قرار واقعی سزا دی۔[1]

تیرے بیٹے کیا ہوئے؟

حضرت علیؑ کی شہادت کے بعد جب معاویہ مطلق العنان حاکم بن گیا تو اس کی ساری کوشش یہ تھی کہ دوستان علیؑ اور پیروکاران علیؑ سے اعتراف کرائے کہ علیؑ کی دوستی نے کوئی فائدہ نہیں پہنچایا اور تمام تر کوشش اس بات کی تھی کہ کوئی اظہار ندامت کرے اور معاویہ کو دلی سکون ملے۔ لیکن معاویہ کی یہ خواہش کبھی پوری نہیں ہوئی۔ کیونکہ حضرت کے چاہنے والے شہادت کے بعد اور زیادہ ان کی عظمت وشخصیت کے قائل ہو چکے تھے۔ اپنی جان سے زیادہ اب ان لوگوں کا مقصد یہ رہ گیا تھا کہ حضرت علیؑ کی روش اور طریقہ کو زندہ

---

(۱) قصص العلماء

رکھا جائے ان کے مکتب فکر کی حفاظت کی جائے اور اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ کبھی تو خود معاویہ اور کبھی پیروکار حضرت علیؑ سے متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکے۔

حضرت علیؑ کے مخلصین اور بابصیرت لوگوں میں جناب عدی بن حاتم طائی تھے جو اپنے قبیلہ کے سردار بھی تھے ان کے کئی لڑکے تھے۔ خود، لڑکے اور پورا قبیلہ حضرت علیؑ کا طرفدار تھا طرفہ، طریف، طارف یہ تینوں لڑکے جنگ صفین میں شہید ہو چکے تھے۔ مدتوں کے بعد ایک مرتبہ عدی و معاویہ کی ملاقات ہوئی۔ معاویہ نے عدی کو تکلیف پہنچانے کے لئے یہ اعتراف کرانے کے لئے کہ علیؑ کی پیروی سے بہت نقصان اٹھایا ہے۔ عدی سے کہا کہ تمہارے لڑکے (طرفہ، طریف، طارف) کیا ہوئے؟

عدی نے کہا جنگ صفین میں حضرت علیؑ کا ساتھ دیتے ہوئے شہید ہو گئے۔

معاویہ:۔ علیؑ نے تمہارے ساتھ انصاف نہیں کیا۔

عدی:۔ کیوں؟

معاویہ:۔ تمہارے لڑکوں کو تو قتل کرا دیا اور اپنے بچوں کو بچا لیا۔

عدی:۔ میں نے علیؑ کے ساتھ انصاف نہیں کیا۔

معاویہ:۔ وہ کیسے؟

عدی:۔ حضرت علیؑ شہید ہو گئے اور میں زندہ ہوں۔

معاویہ نے دیکھا کہ اس کا مقصد پورا نہیں ہوا۔ خود معاویہ کی دلی خواہش تھی کہ کوئی ایسا شخص جو مدتوں علی کے ساتھ رہا ہو اور رات دن کا ساتھ ہو اس سے علیؑ کے حالات و اوصاف کو سنے۔ چنانچہ اس نے عدی سے خواہش کی کہ علیؑ کے اوصاف (جیسے تم نے دیکھے ہوں) بیان کرو۔

عدی نے کہا مجھے معاف رکھ۔ معاویہ نے کہا نہیں یہ تو بیان کرنا ہی ہوں گے۔

عدی نے کہا: خدا کی قسم علیؑ بہت دوراندیش اور طاقتور تھے، انصاف سے گفتگو

کرتے تھے اور قاطعیت کے ساتھ فیصلہ کرتے تھے، علم وحکمت ان کے اطراف سے جوش مارتے تھے، دنیا کے زرق و برق سے متنفر اور رات سے مانوس تھے۔ بہت گریہ کرتے تھے اور بہت فکر کرتے تھے، خلوت میں اپنے نفس سے محاسبہ کرتے تھے، گذشتہ پر افسوس کرتے تھے، معمولی لباس پہنتے تھے، فقیرانہ زندگی کو دوست رکھتے تھے، ہمارے درمیان ہماری ہی طرح کے ایک فرد تھے، اگر ہم کسی چیز کی فرمائش کرتے تھے تو وہ قبول کرتے تھے، اگر ان کے پاس جاتے تھے تو ہم کو اپنے سے قریب کرتے تھے ہم سے دوری اختیار نہیں کرتے تھے اس کے باوجود ان کی اتنی ہیبت تھی کہ ہم جرأت نہیں کر سکتے تھے اور اتنی عظمت تھی کہ آنکھ سے آنکھ نہیں ملا سکتے تھے، جب تبسم فرماتے تھے تو آپ کے دانت مروارید کی طرح ایک رشتہ میں ظاہر ہوتے تھے، اہل دیانت وتقویٰ کا احترام کرتے تھے، غریبوں سے محبت کرتے تھے، طاقتور ان سے ڈرتا نہیں تھا، مظلوم انصاف سے ناامید نہیں ہوتا تھا۔ خدا کی قسم میں نے ایک رات اپنی آنکھوں سے دیکھا جب رات چھا گئی تھی وہ محراب عبادت میں کھڑے رو رہے تھے داڑھی ہاتھ میں تھی مارگزیدہ کی طرح تڑپ رہے تھے اور مصیبت زدوں کی طرح رو رہے تھے معلوم ہو رہا ہے جیسے اس وقت بھی میں ان کی آواز سن رہا ہوں کہ دنیا کو مخاطب کر کے کہہ رہے ہیں: اے دنیا تو میرے پاس کیوں آئی ہے دوسروں کے پاس جا، ابھی تیرا وقت نہیں آیا میں نے تجھے تین طلاق دیدی ہے مجھے حق رجوع نہیں ہے تیری خوشی معمولی ہے، آہ آہ زادِ راہ کم ہے سفر کم ہے مونس کم ہیں۔

جب عدی کی گفتگو یہاں تک پہنچی تو معاویہ بے اختیار رونے لگا اور آستین سے آنسو پونچھتے ہوئے کہا: خدا ابوالحسن پر رحمت نازل کرے واقعی وہ ایسے ہی تھے جیسا کہ تم نے بیان کیا۔ اب بتاؤ علیؑ کے فراق میں تمہارا کیا حال ہے؟

عدی:۔ اس ماں کی طرح جس کے جوان بیٹے کو اس کے دامن میں قتل کر دیا جائے۔

معاویہ:۔ کیا تم علیؑ کو بھول سکتے ہو؟

عدی:۔ کیا زمانہ مجھے بھلانے دے گا؟"

حضرت علیؑ پر لعنت کا خاتمہ

۴۱ھ میں تخت سلطنت پر بیٹھنے کے بعد معاویہ نے یہ طے کر لیا کہ تبلیغ و مخالف علیؑ حربے ایجاد کر کے حضرت علیؑ کو منفور ترین مخلوق بنا دیا جائے چنانچہ اس مقصد کے لئے ہر طریقہ کو استعمال کیا۔ ایک طرف تو ذکر علیؑ کرنے والوں کا قتل عام شروع کیا اگر کوئی ایک حدیث بھی مدح علی میں ذکر کر دیتا تو پھر اس کی زندگی محال تھی اور دوسری طرف کچھ دنیا دار لوگوں کو درہم و دینار کا لالچ دے کر حضرت علی کے خلاف حدیثیں گڑھوانے لگا۔ اس کے باوجود یہ چیزیں معاویہ کے لئے کافی نہ ہوئیں تو اس نے کہا کہ میں ایسا کام کرنا چاہتا ہوں جس سے بچے بغض علی پر جوان ہوں اور جوان بوڑھے ہو جائیں اور بوڑھے علی کی عداوت لے کر دنیا سے جائیں، سوچتے سوچتے وہ اس نتیجے پر پہنچا کہ مذہبی و عمومی شعار کے عنوان پر تمام مملکت اسلامی میں علیؑ پر لعنت کی رسم جاری کی جائے۔ چنانچہ اس نے حکم دیا کہ ہر جمعہ کو منبر سے علی پر لعنت کی جائے اور اس کو خطبہ کا جزو بنا دیا جائے۔ اسی زمانہ سے یہ بدعت شروع ہوئی اور پھر ہر اموی خلیفہ نے اس کو جاری رکھا تاکہ علویوں کی انتہا سے زیادہ تحقیر ہو اور ان کے دلوں سے ہمیشہ کے لئے آرزوئے خلافت ختم ہو جائے۔ ظاہر ہے اس کے بعد آنے والی نسل اس سے مانوس ہو گئی اور خود بخود تکرار کرنے لگی اور عام لوگوں کے ذہنوں میں یہ بات بیٹھ گئی کہ یہ بھی جزو مذہب ہے یہاں تک کہ ایک شخص نے ایک دن حجاج سے کہا میرے خاندان والوں نے مجھے خاندان سے الگ کر دیا ہے اور میرا نام علی رکھا ہے میں چاہتا ہوں کہ آپ میرا نام بدل دیں چنانچہ حجاج نے وہ نام بدل دیا اور کہا تو نے بہترین وسیلہ اختیار کیا ہے لہٰذا تم کو فلاں عہدہ دیا

(۱) داستان داستان

جا رہا ہے جاؤ اور کام کرو، معاویہ کی ایجاد رنگ لا چکی تھی۔ لیکن کون جانتا تھا کہ ایک چھوٹا سا واقعہ اس نصف صدی سے زیادہ پرانی رسم کو نیست و نابود کر دے گا اور حقیقت آشکار ہو جائے گی۔

عمر بن عبدالعزیز جو بنی اُمیّہ کا ایک فرد تھا ایک دن اپنے ہمجولیوں کے ساتھ کھیل میں مشغول تھا اور معمول کے مطابق بطور تکیہ کلام بچوں کی زبان پر بھی لعن علی جاری تھا۔ بچے جو کھیل رہے تھے اور ہنس رہے تھے اچھل کود کر رہے تھے ہر معمولی سے بہانہ پر علی پر لعنت کرتے تھے۔ عمرو بن عبدالعزیز بھی بچوں کے ساتھ یہی کام کر رہا تھا۔ اتفاقاً اسی وقت اس کا استاد جو خدا شناس متدین اور با بصیرت تھا ادھر سے گزرا اور اپنے کانوں سے سنا کہ اس کا عزیز شاگرد بھی حضرت علیؑ پر لعنت کر رہا ہے۔ استاد نے کچھ نہیں کہا نکلا چلا گیا اور مسجد میں پہنچا اور وقت درس آ گیا تو عمر بن عبدالعزیز مسجد میں پڑھنے گیا۔ استاد نے جیسے ہی عمر بن عبدالعزیز کو دیکھا نماز پڑھنے لگا اور نماز میں کافی طول دیا اور عمر بن عبدالعزیز کو یہ سمجھنے میں دیر نہیں لگی کہ اصل بات کچھ اور ہے نماز تو بہانہ ہے۔ لہٰذا وہ صبر و سکون سے بیٹھا رہا۔ یہاں تک کہ استاد کی نماز ختم ہوئی۔ استاد نے بڑے غصے سے شاگرد کو دیکھا۔ عمر نے کہا کیا جناب عالی اپنے رنج کی وجہ بیان فرمائیں گے؟

استاد:۔ بیٹا! کیا تم آج علیؑ پر لعنت کر رہے تھے؟

عمر:۔ ہاں۔

استاد:۔ تم کو یہ کب سے معلوم ہوا کہ خداوند عالم اہل بدر سے راضی ہونے کے بعد ان سے ناراض ہو گیا اور وہ لوگ لعنت کے مستحق ہیں؟

عمر:۔ کیا علیؑ اہل بدر سے تھے؟

استاد:۔ کیا بدر و مفاخر علیؑ کے علاوہ کسی اور سے بھی تعلق ہیں؟

عمر:۔ میں قول دیتا ہوں کہ آیندہ اس کام کو نہ کروں گا۔

استاد :۔ قسم کھاؤ۔

عمر :۔ میں قسم کھاتا ہوں۔ اس بچہ نے اپنے عہد و قسم کو پورا کیا، استاد کی نصیحت ہمیشہ پیش نظر رہی اور اس دن کے بعد پھر حضرت علیؑ پر لعنت نہیں کی۔ لیکن کوچہ و بازار میں، مسجد و منبر پر برابر لعن علیؑ کی آوازیں اس کے کان میں آتی رہیں اور وہ دیکھتا رہا کہ لوگ عادی ہیں۔ چند سال کے بعد ایک اور واقعہ ہوا جس کی وجہ سے اس کا نظریہ بالکل بدل گیا۔

اس کا باپ حاکم مدینہ تھا حسب معمول ہر جمعہ کو نماز جمعہ پڑھی جاتی تھی۔ اس کا باپ بھی نماز سے پہلے خطبہ دیتا تھا اور امویوں کے معمول کے مطابق لعن و سب علیؑ پر خطبہ ختم کرتا تھا۔ عمر ایک مرتبہ متوجہ ہوا کہ اس کا باپ جس موضوع پر زبان کھولتا تھا حق ادا کر دیتا تھا لیکن جب حضرت علیؑ پر لعنت کرتا تھا تو زبان میں لکنت ہونے لگتی تھی۔ اس بات سے عمر کو بہت تعجب ہوا۔ اپنی ذہانت سے سمجھ گیا کہ یقیناً میرے باپ کے دل میں کوئی بات ہے جس کو وہ زبان پر نہیں لا سکتا۔ یہی وجہ ہے کہ اس کی زبان میں لکنت ہونے لگتی ہے۔

ایک دن اس نے اپنے باپ سے پوچھ ہی لیا بابا : مجھے نہیں معلوم کیا وجہ ہے کہ جب آپ خطبہ دیتے ہیں تو ہر موضوع پر بڑی فصاحت و بلاغت سے گفتگو کرتے ہیں لیکن جب علیؑ پر لعنت کا مسئلہ آتا ہے تو جیسے آپ کی طاقت سلب ہو جاتی ہے اور زبان گونگی ہو جاتی ہے ؟

باپ :۔ بیٹا! کیا تو اس بات کی طرف متوجہ ہو گیا ہے ؟

بیٹا :۔ جی ہاں، باقاعدہ یہ بات واضح ہے۔

باپ :۔ بیٹا! بس اتنا سمجھ لو جو لوگ میرے منبر کے نیچے بیٹھتے ہیں اگر ان کو علیؑ کے بارے میں علیؑ کی ان فضیلتوں کا علم ہو جائے جو میں جانتا ہوں تو یہ لوگ مجھے چھوڑ کر فرزندان علیؑ کے پیچھے لگ جائیں گے۔

عمر بن عبدالعزیز کو استاد کی بات یاد تھی باپ سے سن کر اس کا عجیب عالم ہوا اور اس نے اپنے خدا سے عہد کیا کہ اگر مجھے قدرت نصیب ہوئی تو معاویہ کے دور کی اس بری رسم کو ختم کر دوں گا۔

۹۹ھ میں معاویہ کی جاری کی ہوئی بدعت کو ساٹھ سال سے زیادہ گزر چکے تھے اور اس وقت سلیمان بن عبدالملک کی خلافت تھی۔ جب سلیمان بیمار ہوا اور مرنے کا یقین ہو گیا تو باوجود اس کے باپ نے وصیت کی تھی کہ اپنے بعد یزید بن عبدالملک کے لئے وصیت کرنا مگر سلیمان بعض مصالح کی بنا پر اپنے بعد عمر بن عبدالعزیز کو نامزد کر گیا۔ جب سلیمان مر گیا تو مسجد میں اس کا وصیت نامہ پڑھا گیا تو سب کو خوشی ہوئی عمر بن عبدالعزیز آخر میں تھا جب اس کو پتہ چلا کہ اس کے لئے وصیت ہے تو اس نے کہا انا للہ وانا الیہ راجعون پھر کچھ لوگوں نے اس کو اٹھا کر منبر پر بٹھایا اور لوگوں نے بارضا و رغبت اس کی بیعت کی۔

عمر بن عبدالعزیز نے جن کاموں کو پہلے کیا اس میں علیؑ پر لعنت کی ممانعت بھی تھی اور حکم دیا کہ جمعہ کے خطبوں میں علی پر لعنت کی جگہ ان اللہ یامر بالعدل و الاحسان کی تلاوت کی جایا کرے۔ شعراء نے اس کے اس کام کی بہت تعریف کی۔ اور اس کا نیک نام زندہ جاوید ہو گیا۔[1]

فائدہ

مشکلات العلوم میں مرحوم نراقی نے مجالس المتقین میں شہید ثالث نے رسول خداؐ سے روایت کی ہے: فاطمۃ خیر نساء امتی الا ما ولدتہ مریم۔ میری امت کے عورتوں میں فاطمہ عیسیٰ کے علاوہ سب سے بہتر ہیں۔ البتہ ملا محمد علی ہزار جریبی نے

---

(۱) کتاب مذکور

"مطارح الانظار" میں فاطمہ خیر نساء العالم تحریر فرمایا ہے۔ اس روایت میں چند احتمال ہیں:۔

۱۔ الاحرف تنبیہ ہے اور ما موصولہ ہے بمعنی التی اور ولدتہ میں تذکیر ضمیر باعتبار لفظ ہے اور ولدتہ میں لام کو تشدید ہے۔ یعنی فاطمہ میری امت کی عورتوں میں سب سے بہتر ہیں آگاہ ہوجاؤ کہ مریم ان کی قابلہ تھیں۔

۲۔ الاحرف استثناء ہے منقطع اور ما نافیہ ہے اور ولدتہ تخفیف لام ہے صیغہ واحد مؤنث غائب یعنی فاطمہ میری امت کی تمام عورتوں سے بہتر ہیں صرف ان کو مریم نے نہیں پیدا کیا ہے یعنی مریم سے پیدا ہونے کے علاوہ ہر خیر انمیں ہے اگر مریم سے پیدا ہوتیں تو تمام خیریت ان میں ہوتی کیونکہ خود مریم کی جلالت اظہر من الشمس ہے اور حضرت عیسیٰ کے زمانے سے رسول خداؐ کے زمانہ تک جناب مریم خیر النساء اور سیدۃ النساء کے لقب سے مشہور تھیں پس تمام خیریت فاطمہ کو اس وقت ملتی جب مریم سے پیدا ہوتیں اور چونکہ مریم سے نہیں پیدا ہوئیں اس لئے صرف یہ خیر ان میں نہیں ہے۔

۳۔ حدیث کا مطلب یہ ہے کہ فاطمہ میری امت کی عورتوں سے بہتر ہیں یا دنیا کی عورتوں سے بہتر ہیں مگر اس دختر کے علاوہ جس کو مریم نے جنا ہے اور چونکہ مریم نے کوئی دختر نہیں جنا اور محال ہے کہ جنے۔ پس ثابت ہوا کہ میری امت یا عالم کے درمیان کسی عورت کا فاطمہ سے بہتر ہونا محال ہے اس بنا پر الا استثنائیہ اور مستثنیٰ منقطع ہے اور ما موصولہ بمعنی التی ہے اور کنایہ ہے دختر سے اور ضمیر مفعول لفظ کے لحاظ سے ہے۔

۴۔ فاطمہ میری امت کی عورتوں سے یا دنیا کی عورتوں سے بہتر ہیں مگر اس وصف کے ساتھ کہ جس وصف کے ساتھ مریم ہیں اور وہ وصف وخصوصیت بغیر شوہر کے

بچہ جننا ہے یعنی فاطمہ تمام صفات میں دنیا کی عورتوں سے بہتر ہیں مگر ایک صفت میں اور وہ مس بشر کے بغیر بچہ جننے میں بہتر نہیں ہیں یہ خصوصیت صرف مریم کے لئے ہے اس ترجمہ کی بنا پر ما موصوف ہے اور تذکیر باعتبار لفظ ہے۔

۵۔ الا بمعنی حتٰی ہے اور ما موصوفہ ہے لیکن مراد نہ جننا بدون مس بشر نہ ہو بلکہ مراد اس سے وہ وصف وصفت ہے جو روح الامین کے نزول کی وجہ سے ہے۔ پس ترجمہ یہ ہوگا فاطمہ میری امت کی عورتوں میں یا عالم کی عورتوں میں سب سے بہتر ہیں یہاں تک کہ اس وصف کے ساتھ جو مریم کو حاصل تھا کہ نزول جبرئیل ہے۔ پس مریم اس صفت کے باوجود فاطمہ سے بہتر نہیں ہیں کیونکہ جبرئیل جناب فاطمہ کے خادم ہیں۔

۶۔ الا بمعنی حتٰی اور ما نافیہ ہے اور ولدتہ بتشدید اللام ہے اور ضمیر مفعول خیر النساء کی طرف راجع ہے۔ یعنی فاطمہ دنیا کی عورتوں یا میری امت کی عورتوں میں سب سے بہتر ہے اور ان کی برتری اس منزل کی ہے کہ مریم خیر النساء ہونے کے باوجود ان کی قابلہ نہ بن سکیں بلکہ وہ بقدرت خدا جناب خدیجہ سے پیدا ہوئیں۔ سارہ، آسیہ، مریم، کلثوم کا وقت ولادت آنا اس مطلب کے منافی نہیں ہے کیونکہ ہوسکتا ہے ان عورتوں کو تنہائی دور کرنے کے لئے بھیجا گیا ہو نہ کہ قابلہ کے لئے فارجع وتامل و اجعلہ من ہدایانا وکن من الشاکرین۔

قول مؤلف:۔ ان کے علاوہ بھی احتمالات ممکن ہیں جن کو علماء نے بیان کیا ہے مگر میں بخاطر اختصار ان کو ترک کر رہا ہوں۔ جو لوگ چاہیں ان کتابوں کو ملاحظہ فرمائیں۔

علی کی فضیلت قرآن میں

بحار میں فصول شیخ مفید سے روایت ہے کہ ایک دن مامون نے امام رضا سے کہا کہ قرآن نے حضرت علیؑ کی جو سب سے بڑی فضیلت بیان کی ہو اُس کو بتایئے؟ حضرت نے آیۃ

کا حوالہ دیا کہ رسول خداؐ نے حسنؑ و حسینؑ کو بلایا جو فرزند تھے اور نساء کی جگہ پر حضرت فاطمہ کو بلایا اور نفس کی جگہ پر علیؑ کو بلایا۔ پس بحکم خدا علیؑ نفس رسولؐ ہیں اور کائنات میں رسول خداؐ سے افضل و اکمل کوئی نہیں ہے پس علیؑ بھی سب سے افضل و اکمل ہوئے۔

مامون نے کہا ابنائنا بصیغہ جمع ہے اور مدعو صرف دو تھے اسی طرح نسائنا جمع ہے اور فاطمہ تنہا تھیں پس ممکن ہے انفسنا سے خود رسولؐ مراد ہوں تو علیؑ کے لئے کیا فضیلت ہوئی؟

حضرت نے فرمایا تمہاری بات صحیح نہیں ہے کیونکہ داعی اور مدعو ایک نہیں ہوتے دونوں الگ الگ ہوتے ہیں جیسے ایک ہی شخص آمر و مامور نہیں ہو سکتا لہٰذا آیت میں انفسنا سے مراد حضرت علیؑ ہی ہو سکتے ہیں۔

مامون نے کہا میرا جواب ہو گیا۔

امام حسنؑ کا علمی مرتبہ

امام محمد باقرؑ سے روایت ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ ایک مرتبہ ابو الاصغر بادشاہ روم نے معاویہ کو چند مسائل لکھ کر بھیجے کہ اگر تم سزاوارِ خلافت ہو تو ان کا جواب دو! معاویہ جواب نہ دے سکا تو ایک شخص کو حضرت علیؑ کے پاس بھیجا تاکہ جو جواب وہ دیں وہی جواب معاویہ اپنی طرف سے بادشاہ کو لکھ دے (جب وہ آدمی پہونچا تو) حضرت علیؑ نے فرمایا میرے پاس حسنؑ، حسینؑ، محمدؒ کو بلاؤ جب یہ شہزادے آگئے تو حضرت نے کہا اے شامی ان میں سے جس سے چاہے پوچھ لے ان میں حسنین پسرانِ پیغمبر ہیں اور محمد میرا لڑکا ہے۔ اس نے امام حسنؑ کی طرف اشارہ کر کے کہا ان سے پوچھنا چاہتا ہوں۔ امام حسنؑ نے فرمایا: جو چاہے پوچھو! شامی نے کہا: حق و باطل میں کتنا فاصلہ ہے؟ زمین و آسمان میں کتنا فاصلہ ہے؟ مشرق و مغرب میں کتنا فاصلہ ہے؟ وہ کون سا چشمہ ہے جہاں ارواح مشرکین پناہ گزین ہوتی ہیں؟ اور وہ کون سا چشمہ ہے جہاں ارواح مومنین پناہ لیتی ہیں؟ اور وہ دس چیزیں کون سی ہیں جو ایک دوسرے سے زیادہ سخت ہیں؟

امام حسنؑ نے فرمایا: حق و باطل میں چار انگشت کا فاصلہ ہے جو آنکھ سے دیکھا حق اور جو کان سے سنا وہ باطل ہے۔ شامی نے کہا آپ نے سچ فرمایا۔ امام نے کہا: زمین و آسمان کے درمیان آہِ مظلوم اور مدِ بصر کا فاصلہ ہے۔ شامی نے کہا صدقت۔ امام نے کہا: مشرق و مغرب میں سورج کی ایک دن کی چال کا فاصلہ ہے۔ اس نے کہا صحیح ہے۔ امام نے فرمایا مشرکین کی روح چشمۂ برہوت میں اور مومنین کی چشمۂ سلمیٰ میں پناہ گزین ہوتی ہے اور وہ دس چیزیں یہ ہیں: ۱۔ پتھر۔ ۲۔ لوہا جو پتھر کو توڑ دیتا ہے۔ ۳۔ آگ جو لوہے کو پگھلا دیتی ہے۔ ۴۔ پانی جو آگ کو بجھا دیتا ہے۔ ۵۔ بادل جو پانی کو اٹھاتا ہے۔ ۶۔ ہوا جو پانی کو اڑا لے جاتی ہے۔ ۷۔ ملک جو ہوا کا حاکم ہے۔ ۸۔ ملک الموت جو ملک کو مار دیتا ہے۔ ۹۔ ملک الموت سے

سخت وہ موت ہے جو ملک الموت کو ختم کرتی ہے۔ ۱۰۔ امر خداوندی جو موت کو ختم کر دیتا ہے۔ شامی نے کہا: میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ فرزند رسول ہیں اور علیؑ معاویہ سے زیادہ مستحق خلافت ہیں۔ معاویہ نے یہ جوابات ابوالاصغر کو بھجوا دیے۔ اس پر بادشاہ نے لکھا اے معاویہ دوسرے کا کلام مت اختیار کرو اور دوسرے کا جواب مت دو یہ جوابات معدن نبوت و موضع رسالت کے ہیں۔ اور اگر تو ایک درہم بھی چاہتا ہو تو تجھ کو نہ دوں گا۔

اشتقاق اسم حسینؑ از اسم خدا

ایک حدیث کے ضمن میں رسول خداؐ سے روایت ہے کہ خدا نے جب آدم کو خلق کیا تو انھوں نے یمینِ عرش پر پانچ اشباحِ نور دیکھا جو رکوع و سجود میں ہیں! آدم نے پوچھا یہ پانچ اشباح کون ہیں جو ہیئت وصورت میں مجھ جیسے ہیں۔ خطاب ہوا یہ تمھاری نسل سے تمھارے پانچ فرزند ہیں جن کے اسماء کو میں نے اپنے ناموں سے مشتق کیا ہے اگر ان کو پیدا کرنا مقصود نہ ہوتا تو بہشت، جہنم، عرش، کرسی، آسمان، زمین، فرشتے، آدمی، جنات، کسی کو پیدا نہ کرتا۔ پس میں محمود ہوں اور یہ محمدؐ ہیں، میں عالی ہوں اور یہ علیؑ ہیں، میں فاطر ہوں یہ فاطمہؑ، میں احسان ہوں اور یہ حسنؑ، میں محسن ہوں اور یہ حسینؑ۔ میں اپنے عزت و جلال کی قسم کھا کر کہتا ہوں جس کے دل میں ذرہ برابر ان کی طرف سے کینہ ہوگا میں اس کو جہنم میں ڈال دوں گا۔ یہی میرے برگزیدہ بندے ہیں انھیں کے ذریعہ نجات دوں گا اور انھیں کے ذریعہ ہلاک کروں گا۔

جو بھی حاجت ہو انھیں پنجتن کے واسطہ سے سوال کرو۔ پھر رسولؐ نے کہا ہم ہی کشتی نجات ہیں جو اس سے متعلق ہوگا نجات پائے گا اور جو ان سے روگردانی کرے گا ہلاک ہوگا۔

سلمان فارسی ایک حدیث کے ضمن میں روایت کرتے ہیں: رسول خداؐ نے فرمایا: خدا

نے ہمارے ناموں کو اپنے نام سے مشتق کیا ہے پس خدا محمود اور میں محمدؐ ہوں، خدا اعلیٰ اور میرا بھائی علیؑ خدا فاطر میری بیٹی فاطمہؑ ہے خدا محسن ہے میرے دونوں بیٹے حسنؑ و حسینؑ ہیں۔(۱)

سیمائے حسینؑ قرآن میں

متعدد آیاتِ قرآنی سے سیمائے حسینؑ کو تلاش کیا جا سکتا ہے۔ خواہشمند مفصل کتابوں کا مطالعہ کریں۔ قل لا اسئلکم علیہ اجرا الا المودۃ فی القربی۔ احمد بن حنبل نے اپنی مسند میں ابونعیم، حافظ، ثعلبی، طبرانی، حاکم نیشاپوری، رازی، شبراوی، ابن حجر، زمخشری، ابن منذر، ابن ابی حاتم، ابن مردویہ، سیوطی کے ساتھ ساتھ علمائے اہل سنت کے ایک گروہ نے ابن عباس سے روایت کی ہے: جب آیہ مودۃ نازل ہوا تو لوگوں نے پوچھا یا رسول اللہ یہ آپ کے کون سے قرابت دار ہیں جن کی محبت خدا نے ہم پر واجب کی ہے؟ فرمایا: علیؑ و فاطمہؑ اور ان کے دونوں بچے۔ شمس الدین ابن العربی نے اس مطلب کو نظم بھی کیا ہے:

رائیت ولائی آل طٰہٰ فریضۃ — علی رغم اہل البعد یورثنی القربیٰ
فما طلب المبعوث اجرا علی الھدیٰ — بتبلیغہ الا المودۃ فی القربیٰ

میں آل طٰہٰ کی محبت فریضہ جانتا ہوں اہل بعد کے برخلاف یہ مجھے قربت عطا کرتی ہے۔ رسول خدا نے تبلیغ ہدایت کا کوئی اجر قرابت داروں کی محبت کے علاوہ طلب نہیں کیا۔

شافعی کہتے ہیں ؎

یا اہل بیت رسول اللہ حبکم — فرض من اللہ فی القرآن انزلہ
کفاکم من عظیم القدر انکم — من لم یصل علیکم لا صلوٰۃ لہ

۱۔ پرتوی از عظمت حسینؑ

اے رسول خداؐ کے اہل بیت آپ کی محبت خدا نے قرآن میں واجب قرار دی ہے آپ کی عظمتِ قدر کے لئے یہی کافی ہے کہ جو آپ پر درود نہ بھیجے اس کی نماز ہی نہ ہوگی۔

اسمائے ہشت بہشت

بعض مفسرین نے آٹھوں بہشت کے اسماء کو آیاتِ قرآنی سے درج ذیل طریقہ سے اثبات فرمایا ہے:

۱۔ **جنت الفردوس**: ان الذین آمنوا وعملوا الصالحات کانت لھم جنات الفردوس نزلا [۱]

بیشک جن لوگوں نے ایمان قبول کیا اور اچھے اچھے کام کئے ان کی مہمانداری کیلئے فردوس (بریں) کے باغات ہوں گے۔

۲۔ **جنت عدن**: جنات عدن التی وعد الرحمان عبادہ بالغیب [۲]

(وہ) سدا بہار باغات میں (رہیں گے) جن کا خدا نے اپنے بندوں سے غائبانہ وعدہ کرلیا ہے۔

۳۔ **جنت خلد**: قل اذلک خیر ام جنۃ الخلد التی وعد المتقون [۳]

(اے رسول) تم پوچھو تو کہ یہ جہنم بہتر ہے یا ہمیشہ رہنے کا باغ (بہشت) جس کا پرہیزگاروں سے وعدہ کیا گیا تھا

۴۔ **جنت الماویٰ**: واما الذین آمنوا وعملوا الصالحات فلھم جنات الماویٰ نزلا [۴]

لیکن جو لوگ ایمان لائے اور اچھے اچھے کام کئے ان کیلئے تو رہنے (سہنے) کے (لئے بہشت کے) باغات ہیں۔

۵۔ **دار السلام**: واللہ یدعوا الی دار السلام [۵]

اور خدا تو آرام کے گھر (بہشت) کے لئے بلاتا ہے۔

۶۔ **دار القرار**: وان الآخرۃ ھی دار القرار [۶]

اور آخرت ہی ہمیشہ رہنے کا گھر ہے۔

۱۔ کہف آیت ۱۰۷۔ ۲۔ مریم آیت ۶۱۔ ۳۔ فرقان آیت ۱۵۔ ۴۔ سجدہ آیت ۱۹۔ ۵۔ یونس آیت ۲۵۔ ۶۔ مومن آیت ۳۹

۷۔۔۔۔ جنت النعیم : اولئک المقربون فی جنات النعیم[۱]

یہی لوگ (خدا کے) مقرب ہیں آرام و آسائش کے باغوں میں۔

۸۔۔۔۔ دار الجلال والاکرام :

چنانچہ روایت ہے کہ رسول خداؐ ایک نمازی کے پاس سے گزرے تو وہ نماز میں کہہ رہا تھا یا ذالجلال والاکرام حضرت نے اس سے کہا تیری دعا قبول ہوگئی اور جلال ایک بہشت کا نام ہے جو عرش الٰہی کو محیط ہے اور اس میں اور اس بہشت میں کہ جہاں لوگوں کا قیام ہوگا سات سو سال کا فاصلہ ہے[۲]۔ ایک شعر ملاحظہ ہو ؎

بطواف کعبہ رفتم بحرم رہم ندادند
کہ تو در برون چہ کردی کہ درون خانہ آئی

میں طواف کعبہ کے لئے گیا مگر مجھے حرم میں جانے نہ دیا کہ تم نے باہر رہ کر کیا کیا ہے جو گھر کے اندر آنا چاہتے ہو۔

اونٹ کا زانو باندھ کر بھروسہ کرو

یہ مثال عربوں کے مثالوں سے ماخوذ ہے اس کا قصہ یہ ہے کہ ایک دن رسول خداؐ کے سواری کا اونٹ گم ہوگیا، بڑی تلاش کے بعد ملا۔ حضرتؐ نے غلام سے پوچھا کیا اس کے زانووں کو نہیں باندھا تھا؟ اس نے کہا نہیں میں نے خدا پر بھروسہ کرکے کھول دیا تھا۔ حضرتؐ نے فرمایا: پہلے اس کے زانووں کو باندھو پھر خدا پر بھروسہ کرو۔ اسی کو مولوی نے کہا ہے ؎

گفت پیغمبرؐ بہ آواز بلند
با توکل زانوئے اشتر ببند

۱۔ واقعہ آیت ۱۲۔ ۲۔ خلاصۃ المنہج۔

ختم واقعہ کا قاعدہ

یہ مجرب ہے اور بہت ہی موثر ہے اس کا طریقہ یہ ہے۔ جس مہینہ کی پہلی تاریخ دوشنبہ ہو اسی دن سے شروع کرے۔ پہلے دن ایک مرتبہ دوسرے دن دو مرتبہ اسی طرح چودھویں دن ۱۴ مرتبہ پڑھے۔ لیکن اس دو ہفتہ میں دو پنجشنبہ جو پڑیں گے ذیل کی دعا کو ان میں ایک مرتبہ پڑھے اور دوسرا پنجشنبہ گیارھویں کو پڑے گا اس میں گیارہ مرتبہ سورۂ واقعہ پڑھے اور پھر ایک مرتبہ دعائے ذیل کو پڑھے۔ دعا یہ ہے: بسم اللہ الرحمن الرحیم یا واحد، یا ماجد، یاجواد، یاحلیم، یاحنان، یامنان، یاکریم اسئلك تحفة من تحفاتك تلم بها شعثی وتقضی بها دینی وتصلح بها شانی برحمتك یاسیدی اللهم ان كان رزقی فی السماء فانزله وان كان فی الارض فاخرجه وان كان بعیدا فقربه وان كان قریبا فیسره وان كان قلیلا فکثره وان كان كثیرا فبارك لی فیه وارسله علی ایدی خیار خلقك ولاتحوجنی الی شرار خلقك وان لم یكن فكونه بكینونیتك ووحدانیتك اللهم انقله حیث اكون ولا تنقلنی الیه حیث یكون انك علی كل شیٔ قدیر یارحیم، یاغنی، صل علی محمد وآل محمد وتمم علینا نعمتك وهنئنا كرامتك والبسنا عافیتك برحمتك یاارحم الراحمین۔

اقوالِ حکما

۱۔۔۔ جس بڈھے کے پاس عقل نہ ہو وہ اس چشمہ کے مانند ہے جس میں پانی نہ ہو۔

۲۔۔۔ جس جوان کے پاس ادب نہ ہو وہ اس بوستاں کی طرح ہے جس میں پھول نہ ہو۔

۳۔۔۔ جس فقیر کے پاس معرفت نہ ہو وہ اس آنکھ کے مثل ہے جس میں نور نہ ہو۔

۴۔۔۔ جس عالم کے پاس تقویٰ نہ ہو وہ اس درخت کی طرح ہے جس میں پھل نہ ہو۔

۵۔ جس بادشاہ میں عدالت نہ ہو وہ ایسا بادل ہے جس میں پانی نہ ہو۔
۶۔ جس عالمگیر کے پاس شجاعت نہ ہو وہ اس تاجر کی طرح ہے جس کے پاس سرمایہ نہ ہو۔

معما بنام محمدؐ

الاخذ وعد موسیٰ مرتین ۔۔۔ وضع اصل الطبائع تحت ذین
فسکۃ خان شطرنج فخذھا ۔۔۔ وادرج بین ذین المدرجین
فذلک اسم من یھواہ قلبی ۔۔۔ وقلب جمیع اھل الخافقین

موسیٰ کا وعدہ چالیس دن کا تھا دو چالیس کی جگہ دو م ہوا اور اصل طبائع چار ہیں اس کی جگہ دال ہے اور مسکہ خان شطرنج سے مراد حا ہے پس م ح م د ہوا۔ اسی نام کو میرا دل اور اہل خافقین چاہتے ہیں۔

اصطلاح فقہاء

اشھر: روایات میں ہے اظہر فتویٰ میں ہوتا ہے اشبہ یعنی جس پر اصول مذہب کی دلالت ہو۔ اصح قائل کے نزدیک جس میں غیر مذکور کا احتمال نہ ہو۔ احوط یعنی عمل میں تردد بغیر مرجح کے جہاں دو دلیلیں ٹکرا رہی ہوں۔

ملخ کی پیدائش

خداوند عالم نے ملخ کو دس حیوانوں کی صورت پر پیدا کیا ہے۔ اس کا چہرہ گھوڑے کے مانند، آنکھیں ہاتھی کی آنکھوں کی طرح، اس کی گردن گائے کی گردن کی طرح، سینہ شیر کے سینہ کی طرح۔ پیٹ بچھو کے پیٹ کی طرح، ران اونٹ کے ران کی مانند، پاؤں شترمرغ کے پاؤں کی طرح، دُم سانپ کے دُم کی طرح، بازو گدھ کے بازو کی طرح، دو سینگ بارہ سنگا کے سینگ کی

طرح پیدا کیا ہے ؎

ای سنائی بقوتِ ایماں　　مدحِ حیدر بگو پس از عثماں
از مدیحش مدائح مطلق　　زہق الباطل است وجاء الحق

قیصر مسلمان ہوگیا

قیصر روم نے کسی خلیفہ بنی عباس کو لکھا ہم نے انجیل میں پڑھا ہے جو شخص ایسا سورہ پڑھے جس میں یہ سات (ث، ج، خ، ز، ش، ظ، ف) حروف نہ ہوں خدا اس کے جسم کو جہنم پر حرام قرار دیتا ہے۔ ہم نے انجیل، توریت، زبور میں تلاش کیا تو ایسا سورہ نہیں ملا کیا تمہاری کتاب میں ایسا سورہ ہے ؟ خلیفہ نے علمائے اسلام کو جمع کر کے قیصر کا سوال دہرایا کوئی جواب نہ دے سکا۔

آخر میں امام علی نقیؑ سے پوچھا گیا تو آپ نے فوراً کہا سورۂ حمد، اس میں ان ساتوں میں سے کوئی حرف نہیں ہے۔ لوگوں نے امام سے پوچھا حمد میں یہ حروف کیوں نہیں ہیں ؟ فرمایا: ث ثبور (ہلاکت) پر، ج جحیم (جہنم) پر، خ خبیث پر، ز زقوم (تھوہڑ) پر، ش شقاوت پر، ظ ظلمت (تاریکی) پر، ف فرقت یا آفت پر دلالت کرتا ہے اور یہ سورۂ رحمت ہے اس میں عذاب کا اشارہ نہیں ہے۔ خلیفہ نے یہ جواب قیصر روم کو لکھ دیا۔ اس کو یہ جواب بہت پسند آیا اور وہ مسلمان ہوگیا اور با اسلام مرا۔ یہ دسویں امام کی برکت تھی۔

رباعی از بہائیؒ

حالی دارم زماں، زماں درہم تر　　ہر لحظہ قدم زبارِ عصیاں خم تر
یارب بگناہم ار نسوزی چہ شود　　یکمشت زخاکستر دوزخ کمتر

بہترین عمل و مہینہ و دن کونسا ہے؟

عبداللہ بن عباس سے لوگوں نے پوچھا۔ کون سا دن سب سے بہتر ہے؟ فرمایا: جمعہ۔ پھر پوچھا کون سا مہینہ سب سے بہتر ہے؟ فرمایا: ماہ رمضان المبارک۔ پھر پوچھا کون سا عمل سب سے بہتر ہے؟ فرمایا: وہ یومیہ نمازیں جو اول وقت پڑھی جائیں مگر حضرت علیؑ نے فرمایا: جب اس سوال و جواب کا تذکرہ حضرت علیؑ کے سامنے ہوا تو آپ نے فرمایا: اگر مشرق سے مغرب تک کے علماء و حکماء سے یہ سوال کیا جائے تو سب یہی جواب دیں گے جو ابن عباس نے دیا ہے۔ مگر میں کہتا ہوں: بہترین عمل وہ ہے جس کو خدا تم سے قبول کر لے اور بہترین مہینہ وہ ہے جس میں تم گناہوں سے توبہ کرو اور خدا کی طرف پلٹ آؤ اور بہترین دن وہ ہے جس دن تم با ایمان خدا کی طرف آؤ۔

رباعی از غزالی

غزالی نے فارسی میں ایک نظم کہی تھی یہ رباعی بھی ازاں جملہ ہے:

ای عین بقا در چہ بقائی کہ نہ ای — در جای نہ ای کدام جائی کہ نہ ای
اے ذات تو از جا و جہت مستغنی — آخر تو کجائی و کجائی کہ نہ ای

اے عین بقا کون سی وہ بقا ہے جہاں تو نہیں ہے۔ تو کسی جگہ میں نہیں ہے مگر وہ کون سی جگہ ہے جہاں تو نہیں ہے۔
اے خدا تیری ذات جگہ و جہت سے مستغنی ہے مگر تو کہاں ہے؟ اور تو کہاں نہیں ہے؟

اے از نظرم نہاں کجائی؟

ا۔۔۔۔اے شاہد شاہداں کجائی — وی آب رخ بتاں کجائی

اے شاہد شاہداں تم کہاں ہو اے بتوں کی آبرو تم کہاں ہو؟

۲۔۔۔ای نور ہر آنچہ درجہاں است   وز تو روشن جہاں کجائی؟

اے ساری دنیا کے نور اور تمہاری ہی وجہ سے دنیا روشن ہے تم کہاں ہو؟

۳۔۔۔ای ہیچ مکاں ز تو تہی نہ   وی پر ز تو لامکان کجائی؟

اے وہ کہ جس سے کوئی جگہ خالی نہیں ہے اور اے وہ کہ لامکاں تجھ سے پُر ہے تو کہاں ہے؟

۴۔۔۔اے چشم وچراغ عالم دل   ای جان جہاں جان کجائی؟

اے دنیائے دل کے چشم وچراغ اے جانِ عالم تو کہاں ہے؟

۵۔۔۔من تابِ فراق تو ندارم   اے از نظرم نہاں کجائی؟

میں تیرے فراق کی طاقت نہیں رکھتا اے نظر سے پوشیدہ تو کہاں ہے؟

۶۔۔۔ای کام دل شکستہ من   وی آرزوی رواں کجائی؟

اے میرے دل شکستہ کے مقصود اور اے میری روح کے آرزو تو کہاں ہے؟

۷۔۔۔دیدار بکسی نمی نمائی   ای درہمہ جا عیاں کجائی؟

تو کسی کو اپنا دیدار نہیں دکھاتا اور وہ جو ہر جگہ عیاں ہے تو کہاں ہے؟

۸۔۔۔بی روی تو دل بود فسردہ   ای گرمی عاشقاں کجائی؟

تمہارے بغیر دل افسردہ رہتا ہے اے گرمی عاشقاں تو کہاں ہے؟

۹۔۔۔درہجر تو سوخت فیض را دل   اورا تو میان جاں کجائی؟

ہنسو

۱۔۔۔اے کہ نہ داری زجہاں جز گلہ   نیست ترا یک سر مو حوصلہ

اے وہ شخص جو دنیا سے گلہ و شکوہ رکھتا ہے تجھ میں بال برابر حوصلہ نہیں ہے

۲۔۔۔روی تو ہر جا نگرم درہم است   قلب تو پیوستہ قرین غم است

ہر وقت تمہارا چہرہ ترش رو رہتا ہے اور ہر وقت تمہارا دل مغموم ہی رہا کرتا ہے

۳۔۔۔۔۔ بس کہ ترا ہست غم بے شمار   گشتہ ای افسردہ و زار و نزار

اے وہ کہ جس کو بے شمار غم ہے تو پژمردہ و زار و نزار ہے۔

۴۔۔۔۔۔ خواہی اگر قلب تو روشن شود   پیش تو عالم ہمہ گلشن شود

اگر تم چاہتے ہو کہ تمہارا دل روشن ہو جائے اور پوری دنیا تمہارے لئے گلشن بن جائے

۵۔۔۔۔۔ درگزر از غصہ و از اشک و آہ   خندہ بکن از تہ دل قاہ قاہ

(تم) غصہ و اشک و آہ سے درگزر کرو اور دل کی گہرائیوں سے قہقہہ لگاؤ۔

۶۔۔۔۔۔ خندہ بہ قلب تو صفا می دہد   خندہ بہ چشم تو ضیاء می دہد

ہنسی دل کو جلا دیتی ہے اور آنکھ کی روشنی بڑھاتی ہے۔

۷۔۔۔۔۔ خندہ بروی تو دہد آب و رنگ   می شوی اندر بہ مردم قشنگ

ہنسی تمہارے چہرہ کو آب و رنگ دے گی لوگوں میں تم اچھے شمار کئے جاؤ گے

۸۔۔۔۔۔ خندہ بہ ہر لب کہ عیاں می شود   گر کہ بود پیر جواں می شود

جس کے لبوں پر ہنسی آتی رہے گی اگر بوڑھا ہوگا تو جوان ہو جائے گا۔

۹۔۔۔۔۔ خندہ ز تن دور کند درد را   خندہ کند سرخ رنگ زرد را

ہنسی جسم سے درد کو دور کرتی ہے اور زرد چہرہ کو سرخی عطا کرتی ہے۔

۱۰۔۔۔۔۔ بیں دو لب خندہ چہ گردد عیاں   غصہ و غم را ببرد از میاں

دونوں ہونٹوں کے درمیان جب ہنسی ظاہر ہوتی ہے تو غم و غصہ کو ختم کر دیتی ہے۔

۱۱۔۔۔۔۔ فائدہ خندہ تو د بے شمار   چون من آزردہ دراں روزگار

ہنسی کے بے شمار فائدے ہیں مجھ جیسے دنیا میں رنجیدہ و غمگین کے لئے۔

۱۲۔۔۔۔۔ ترک غم رفتہ و آیندہ کن   خندہ کن و خندہ کن و خندہ کن

گذشتہ اور آیندہ کے غموں کو چھوڑ کر ہنسو (خوب) ہنسو (دل بھر کر) ہنسو

میر داماد فرماتے ہیں

از خوان فلک قرص جوی بیش مخور انگشت عسل مخواہ صد نیش مخور
از نعمت الوان شہاں دست بدار خون دل صد ہزار درویش مخور

دستر خوان فلک سے ایک جو کی روٹی سے زیادہ نہ کھاؤ۔ انگلی میں شہد لگا کر سیکڑوں مکھیوں کا ڈنک مت برداشت کرو۔ بادشاہوں کے رنگ برنگ نعمت سے ہاتھ اٹھالو ہزاروں فقیروں کا خون دل مت کھاؤ۔

محتشم کاشانی

آنکہ ہر شب بگذرد از چرخ فریاد من است آنچہ آنمہ را بخاطر نگذرد یاد من است
انچہ کار ہارا سخت می سازد مدام بی ثباتیہای صبر سست بنیاد من است

ہر رات جو چرخ سے گزرتی ہے وہ میری فریاد ہے

نراقی صفائی کہتا ہے

۱ ترسم نہ شدہ غورہ انگور خزاں آید یا می نشدہ انگور ماہ رمضاں آید

مجھے ڈر ہے کہ غورہ کے انگور ہونے سے پہلے خزاں آجائے یا انگور کے شراب ہونے سے پہلے ماہ رمضان آجائے

۲ زاہد کہ کند منعم از رفتن میخانہ باسادہ رخی ہر شب آنجا نہاں آید

زاہد جو مجھے میخانہ جانے سے روکتا ہے۔ ہر رات سادہ لوحی سے وہاں پوشیدہ طور پر آتا ہے،

۳ گر اشک روانم نیست ز آنستکہ می ترسم از دل غم او بیروں با اشک رواں آید

اگر میرے آنسو نہیں بہہ رہے ہیں تو اس کی وجہ یہ ہے کہ مجھے خوف ہے کہ کہیں آنسوؤں کے ساتھ اس کا غم بھی میرے دل سے باہر نہ آجائے

۴ گردوں کہ دل ما را کردہ ہدف تیرش ہر تیر کہ انداز دیکسر بہ نشاں آید

گردوں کہ جس نے اپنے تیر کا نشانہ میرے دل کو بنایا ہے جو تیر بھی پھینکتا ہے وہ سیدھا نشانہ پر لگتا ہے

۵۔۔۔۔ ہر شب بتِ عیارم گوید برت آیم	آید برم اما ہنگام اذان آید

میری چالاک معشوقہ ہر شب یہ کہتی ہے کہ میں تیرے پاس آؤں گی اور وہ میرے پاس آتی بھی ہے مگر جب اذان صبح کا وقت ہوتا ہے۔

۶۔۔۔۔ آں شیخ سیہ نامہ با جبہ و عمامہ	از میکدہ صد بارش راندند ہماں آید

وہ شیخ سیاہ نامہ جبہ و عمامہ کے ساتھ سیکڑوں مرتبہ میکدہ سے دھتکارا گیا مگر پھر بھی وہ آتا ہے

۷۔۔۔۔ کردم طلب از عابد ور دے پی دفع غم	گفتا بسر ساقی رَو کایں کار از آن آید

میں نے رنج و غم دور کرنے کے لئے عابد سے ایک وظیفہ مانگا اس نے کہا ساقی کے پاس جاؤ یہ کام وہی کرسکتا ہے

۸۔۔۔۔ گاہی بنواز ای جاں چوں غیر صفائیؔ را	ترسم کہ ز بیدادت روزی بفغان آید

اے میری جان کبھی صفائی کے علاوہ کسی اور کو صفائی کی طرح نوازو تو مجھے ڈر ہے کہ تمھارے ظلم سے وہ چیخ اٹھے

ان سوالوں کے جوابات

۱۔ پاسخ برایں سوالات آنکس کہ میدہد کیست	تا نمرہ ای ستاند افزوں تر از دو صد بیست

۲۔ چوں طرح شد سوالات صاحبدلی چنیں گفت	یک یک جواب بشنو بنگر کہ مرد رہ کیست

وہ کون شخص ہے جو ان سوالوں کے جوابات دے تاکہ دو سو بیس سے زیادہ نمبر حاصل کرے۔ جب سوالات شروع کئے گئے تو ایک صاحبدل نے کہا کہ ایک ایک کا جواب سنو دیکھو مرد میدان کون ہے؟

۱۔۔۔۔ گفتم کہ دشمنِ حق در ایں زماں کہ باشد؟	گفتا ہر آنکہ نامد مرخویش را کمونیست

میں نے سوال کیا اس زمانہ میں دشمن حق کون ہے؟ اس نے کہا جو اپنے کو کمیونسٹ نام رکھے۔

۲۔۔۔۔ گفتم کہ مارکسیستاں را حرفِ حق چہ باشد؟	فرمود ضد دیں را حرف حساب و حق نیست

میں نے پوچھا مارکسی حضرات کی حق بات کیا ہے؟ اس نے کہا بھلا مخالف دین کے پاس کہیں معقول و حق بات ہوتی ہے؟

۳۔۔۔۔ گفتم ہر آنکہ خواہد تقسیم مال و ثروت،	بی قید و شرط کہ بود، گفتا کہ سوسیالیست

میں نے پوچھا بے قید و شرط تقسیم مال و دولت کا کون قائل ہے؟ اس نے کہا ایسے شخص کو سوشلسٹ کہتے ہیں۔

۴ــــ ہرکس طریق سلم وراہ صلاح پوید　　گویند او نباشد جز آدمی رفورمیست

جو شخص صلح وصفائی کے راستہ پر چلتا ہے اس کو ریفارمر کہا جاتا ہے۔

۵ــــ ہر کو عقیدہ دارد بر شئی غیر محسوس　　مانند روح وجن وغیرہ بود سپاٹلیست

جو شخص غیر محسوس روح وجن جیسی چیزوں پر عقیدہ رکھتا ہے اس کو ریالسٹ کہتے ہیں۔

۶ــــ وآنکس کہ گشت حامی بر مستبد و خودرائی　　در مکتبی سیاسی گویند ہست فاشیست

جو شخص شخصی حکومت کا قائل ہو اس کو سیاسی اصطلاح میں فاشسٹ کہا جاتا ہے۔

۷ــــ ہرکس شود طرفدار بر شاہ وامبراطور　　امپریالیست باشد نامش غیر آن نیست

جو شخص شاہی اور امبراطوری کا قائل ہو اس کو امپریالسٹ کہا جاتا ہے۔

۸ــــ فردی کہ گشت منکر بر پارہ ای حقائق　　خوانند خلق اورا با نام آیدلیسٹ

جو شخص حقائق کا منکر ہو جائے اس کو دنیا والے آئیڈیالسٹ کہتے ہیں۔

۹ــــ ہرکس بہ ہر زمانی خواہاں اغتشاش است　　یا ہرج ومرج وافساد او ہست یک انارشیست

جو شخص ہر زمانہ میں اغتشاش پسند کرتا ہے یا ہرج ومرج وفساد کا خواہاں ہوتا ہے اس کو انارشسٹ کہتے ہیں۔

۱۰ــــ فردی کہ در جہاں شد سرمایہ دار وحاکم　　خوانند خلق اورا امروز کاپیتالیست

جو شخص دنیا میں سرمایہ دار وحاکم ہوتا ہے دنیا والے اس کو کیپٹلسٹ کہتے ہیں۔

۱۱ــــ پرسش نمودم ازاو مادہ پرست کبود　　در عرف خلق امروز گفتا کہ ماتریالیست

میں نے اس سے پوچھا مادہ پرست کون کہلاتا ہے اس نے کہا آج کل کے عرف میں اسکو ماتریالیست کہتے ہیں۔

۱ــــ روحانی نصاریٰ باشد کشیش وقسیس　　چرکیں نمودن وہم آلودگی است تدنیس

نصاریٰ کے روحانی عالم کو کشیش وقسیس کہتے ہیں۔ نجس کرنا اور آلودہ کرنے کو تدنیس کہا جاتا ہے

۲ــــ ہرگہ زنی شود شاہ یا آنکہ امپراطور　　تعبیر از او نمایند با نام امپراتیس

اگر عورت بادشاہ ہو تو اس کو امپراتیس کہتے ہیں۔

۳۔ گرپا کند تورم رگہا ستبر گردد — گویند صاحب پا بگرفتہ است واریس

اگر پیر میں ورم آجائے اور رگیں پھول جائیں تو کہا جاتا ہے کہ اس کو مرض واریس ہو گیا ہے۔

۴۔ گفتم کہ می شناسی شہر عروس یا نہ — خندید و گفت آری آں ہست شہر پاریس

میں نے پوچھا شہر عروس کو جانتے ہو کہ نہیں ؟ ہنس کر فرمایا ہاں پیرس کو کہتے ہیں۔

۵۔ درسمت راست انساں یک روده کور باشد — آنرا ضمیمہ است نامش توده اپاندیس

انسان کے داہنی طرف ایک اندھی آنت ہوتی ہے اور اس کے ضمیمہ کو اپنڈیس کہتے ہیں۔

۶۔ گفتم چہ بوده نام معشوقۂ سکندر — گفتا نبوده اورا نامی اکثر از تالیس

میں نے سکندر کی معشوقہ کا نام پوچھا تو کہا اتالیس ہے۔

۷۔ گفتم کہ بوده جانا ہم خوابہ سیاوش — اندر جواب من گفت اسمش بده فرنگیس

میں نے سیاوش کی بیوی کا نام پوچھا تو کہا فرنگیس

۸۔ گفتم کہ کیست اخنوخ اورا تو میشناسی — گفتا کہ نام عبری باشد برای ادریس

میں نے کہا اخنوخ کو پہچانتے ہو کہنے لگے جناب ادریس

۹۔ در نزد او بدیدم تمثال پیکری را — گفتم کہ ایں چہ باشد پاسخ بداد تندیس

میں نے اس کے پاس ایک پری پیکر کی تمثال دیکھی اور پوچھا یہ کیا ہے کہنے لگا تندیس

۱۰۔ از نام مشتری چوں از وی سوال کردم — گفتا کہ آں ستاره در نام است برجیس

جب میں نے اس سے مشتری ستارہ کے بارے میں پوچھا تو کہا اس کو برجیس کہتے ہیں۔

۱۱۔ از فاضل نراقی مانده کتاب شعری — کہ نام آں کتاب را بنہاده طاقدیس

فاضل نراقی کا ایک شعری مجموعہ ہے جس کا نام طاقدیس ہے

۱۲۔ تا مردماں بدانند کیوان مرتفع را — با علم و نقہ و بینش او کرده است تاسیس

آسمان زحل کو جاننے کے لئے علم اور فقہ اور بینش کے سہارے اس علم کی تاسیس کی گئی ہے

۱۳۔ سیارہ کہ دور است از آفتاب نپتون خوانند و لیموی ترش نزد ما ست بہتر از اوں

آفتاب سے بھی جو دور ستارہ ہے اس کو نیپٹون کہتے ہیں اور ہمارے نزدیک سنترہ اس سے بہتر ہے۔

۱۴۔ زاہد برابری را تعبیر کن مساوات اما کجا تواں یافت ہیہات ثم ہیہات

زاہد مساوات کو برابری کہتے ہیں مگر افسوس صد افسوس کہ یہ کہاں پائی جاتی ہے؟ (۱)

حدیث

امام جعفر صادق ؑ نے ایک مرتبہ اپنے شاگردوں اور اصحاب سے پوچھا کہ اتنی مدت میں تم لوگوں نے کیا یاد کیا۔ ایک شاگرد نے عرض کیا۔ مولا میں نے آٹھ چیزیں آپ سے سیکھی ہیں۔ فرمایا مجھ سے بیان کرو عرض کیا:

اوّل: میں نے دیکھا تمام دوست اور رفقا مرتے وقت اپنے دوستوں سے جدا ہو جاتے ہیں لہٰذا میں نے طے کر لیا کہ ایسی چیز سے محبت کروں جو مرتے وقت مجھ سے جدا نہ ہو بلکہ مونس تنہائی ہو اور وہ عمل خیر ہے۔ حضرت نے تعریف فرمائی۔

دوم: میں نے دیکھا کہ بعض لوگ اپنے حسب پر اور کچھ لوگ دولت پر اور کچھ لوگ اولاد پر فخر کرتے ہیں مگر یہ چیزیں سبب فخر نہیں ہیں کیونکہ خدا نے منشاء فخر تقویٰ کو قرار دیا ہے چنانچہ ارشاد ہے: انّ اکرمکم عند اللہ اتقاکم لہٰذا میں نے پوری کوشش اس بات پر صرف کر دی کہ خدا کے نزدیک عزیز ہوں امام نے فرمایا احسنت واللہ۔

سوم: میں نے لوگوں کو دیکھا کہ لہو و لعب و کھیل و کود میں مشغول ہیں اور خدا کا قول یہ ہے: "و امامن خاف مقام ربہ ونھی النفس عن الھوی فان الجنۃ ھی الماوی" یعنی جو شخص خدا کے سامنے محاسبہ کے لئے کھڑا ہونے سے ڈرتا ہے اور نفس کو خواہشات سے

۱۔ مولف کے والد ماجد کا خطی دیوان۔

روکتا ہے جنت اس کی جگہ ہے۔ اس لئے میں نے طے کر لیا کہ خود کو لہو ولعب سے باز رکھوں یہاں تک کہ میرا نفس اطاعت پروردگار میں مستقر ہو جائے۔ امامؑ نے تعریف فرمائی۔

چہارم: میں نے یہ دیکھا ہے کہ جس کو جو چیز پسند ہوتی ہے وہ اس کی حفاظت میں کوشش کرتا ہے اور میں نے خدا کا یہ قول سنا من ذا الذی یقرض اللہ الخ کون ہے جو خدا کو قرض حسنہ دے کہ خدا اس کو المضاعف کر دے اور آخرت میں اس کو اجر کریم عطا کرے۔ لہٰذا زیادہ ہونے کو میں نے محبوب قرار دیا اور خدا سے زیادہ کسی کو حفاظت کرنے والا نہیں دیکھا لہذا جتنے بھی عمل خیر میں نے کئے جو مجھے محبوب ہیں ان کو خدا کے پاس بھیج دیا تاکہ میرے وقت ضرورت کے لئے میرا ذخیرہ ہو۔ امام نے فرمایا: احسنت۔

پنجم: میں نے لوگوں کو ایک دوسرے سے حسد کرتے دیکھا اور جب خدا کا یہ قول پڑھا نحن قسمنا معیشتہم فی الحیوۃ الدنیا الخ تو میں نے حسد چھوڑ دیا اور کسی سے حسد نہیں کیا اور جو چیز مجھ سے فوت ہو گئی اس پر افسوس نہیں کیا۔ حضرت نے فرمایا: احسنت واللہ

ششم: میں نے لوگوں کو ایک دوسرے سے دنیا کے بارے میں عداوت و دشمنی کرتے دیکھا اور سینوں میں جو عداوت ہے اس کو بھی دیکھا۔ لیکن جب خدا کا قول سنا کہ تمہارا دشمن شیطان ہے اس سے دشمنی کرو لہٰذا میں نے شیطان سے دشمنی کی اور دوسروں کی دشمنی سے چشم پوشی کر لی۔ امام نے فرمایا: بہت اچھی بات ہے۔

ہفتم: میں نے لوگوں کو روزی کے لئے زحمت و مشقت کرتے دیکھا اور خدا نے فرمایا: "میں نے جن وانس کو اپنی عبادت کے لئے پیدا کیا ہے نہ تو میں ان سے روزی چاہتا ہوں اور نہ ان سے اطعام چاہتا ہوں بیشک خدا روزی رساں ہے اور صاحب قوت ہے۔" پس مجھے معلوم ہو گیا کہ خدا کا وعدہ سچا ہے اور اس کا کلام حق ہے اس لئے اس کے وعدہ پر بھروسہ کر کے مطمئن ہو گیا اور اس کے حکم پر راضی ہو گیا۔ امام نے فرمایا: احسنت۔

ھشتم: میں نے کچھ لوگوں کو بدن کی تندرستی کے بارے میں بات کرتے دیکھا اور بعضوں کو زیادتی مال کے سلسلہ میں گفتگو کرتے دیکھا اور خدا کے قول کو سنا ومن یتق اللہ یجعل لہ مخرجا و یرزقہ من حیث لا یحتسب و من یتوکل علی اللہ فھو حسبہ الخ لہٰذا خدا پر توکل کیا۔ امام نے فرمایا: خدا کی قسم توریت، انجیل، زبور، فرقان اور دیگر آسمانی کتابیں انھیں آٹھوں مسائل کی طرف متوجہ کرتی ہیں۔[1]

حدیث

حضرت علیؑ نے فرمایا: جس کو معلوم ہے کہ دوستوں سے جدا ہونا ہے اور مٹی میں رہنا ہے اور حساب دینا ہے اس کے لئے بہتر ہے کہ امیدوں کو ختم کردے اور اچھے عمل کرے خدا تم پر رحمت کرے۔ اس آیت کو یاد کرو "سکرۃ الموت بالحق آگئی یہی وہ چیز ہے جس سے تم بھاگتے تھے۔"[2]

سچی بات کی چار قسمیں ہیں

۱۔واجب: جیسے گواہی دینا۔ ۲۔حرام: چغلخوری کہ سچ تو ہے مگر حرام ہے۔ ۳۔مکروہ: کسی کے سامنے اس کی تعریف کرنا سچ ہے مگر مکروہ ہے۔ ۴۔حسن: کسی کی پیٹھ پیچھے تعریف کرنا یہ سچ ہے اور حسن بھی ہے۔

زیارت عاشورا کا فائدہ

آیت اللہ آقا الحاج شیخ عبدالکریم حائری (حوزۂ علمیۂ قم کے بانی) نقل فرماتے

۱۔ ارشاد دیلمی۔ ۲۔ س ق آیت ۱۸۔

ہیں : ہیں اور آقای مرزا محمد علی آقا (آقازادہ میرزای شیرازی) اور آقا سید محمد سنگلجی رات کو شہر سامرا میں سرکار مرزا محمد تقی شیرازی سے درس پڑھ رہے تھے کہ اثنائے درس میں ہمارے استاد آقای آقا سید محمد فشارکی تشریف لائے ان کے چہرہ پر رنج وغم کے آثار ظاہر تھے اور یہ اس وبا کے پھوٹ پڑنے کی وجہ سے تھے جو اس وقت عراق میں پھیلی ہوئی تھی۔ آپ نے فرمایا: آپ حضرات مجھے مجتہد مانتے ہیں ؟ سب ہی نے کہا جی ہاں۔ فرمایا: عادل بھی مانتے ہیں ؟ عرض کیا جی حضور۔ تب آپ نے کہا میں تمام شیعیان سامرا (خواہ مرد ہوں یا عورت) کو حکم دیتا ہوں کہ جناب نرجس خاتون کی نیابت میں زیارت عاشورہ پڑھکر ان معظمہ کو ان کے فرزند حضرت حجت عج کی بارگاہ میں شفیع قرار دیں کہ حضرت حجت عج خداوند عالم کی بارگاہ میں شفاعت کریں کہ سامراء کے شیعوں کو اس وبا سے محفوظ رکھے۔ آپ کا حکم پاتے ہی ہر شخص نے اطاعت کی اور اسی ترتیب سے پڑھا اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ سامراء میں روزانہ دس سے لیکر پندرہ موتیں ہوتی تھیں مگر کسی ایک شیعہ کا انتقال اس وبا میں نہیں ہوا۔[1]

ایک عورت کا ایمان

ابو قدامہ کا بیان ہے : ایک ایسے غزوہ میں جس میں میں سردار تھا شہر کے اندر جاکر خطبہ دیا اور لوگوں کو جہاد کی طرف راغب کیا جہاد کے فضائل بیان کئے۔ جب اس کام سے فارغ ہوکر اپنے گھوڑے پر سوار ہوکر چلا تو راستہ میں ایک عورت نے مجھے اے ابا قدامہ کی صدا دے کر متوجہ کیا۔ میں ٹھہر گیا دیکھا تو ایک حسین وجمیل عورت میرے پیچھے آرہی ہے۔ میرے پاس پہونچ کر ایک بندھا ہوا رومال اور ایک خط دیکر واپس ہوگئی۔ میں نے خط کھول کر پڑھا : اے ابا قدامہ تم اس شہر میں آئے لوگوں کو جہاد کی طرف بلایا فضائل جہاد بیان کئے۔ لیکن میں چونکہ عورت

۱۔ ثمرات الانوار ص ۳۵۳

ہوں اور عورتوں پر جہاد واجب نہیں ہے اس لئے میں جہاد نہ کرسکوں گی البتہ میں نے اپنے بالوں کو ـــــ جو عورت کے لئے بہترین سرمایۂ زینت ہے ـــــ کاٹ کر رومال میں باندھ دیا ہے تاکہ وقتِ ضرورت اپنے یا کسی مجاہد کے گھوڑے کے پیر اس سے باندھ سکو۔ میں امید کرتی ہوں خدا میرے بالوں سے اسپ مجاہد کے پیر بندھے ہوئے دیکھے اور مجھے بخش دے۔

ابو قدامہ کا بیان ہے: میدانِ جنگ میں میں نے ایک ایسے جوان کو دیکھا جس کی مسیں ابھی بھیگ رہی تھیں۔ مجھے اس پر رحم آیا۔ اس کے پاس جاکر کہا اپنے کو ہلاکت میں نہ ڈالو، جنگ سے دور ہوجاؤ مگر اس نے بکمالِ فصاحت کہا کیا آپ مجھے جہاد سے روگردانی کا حکم دے رہے ہیں؟ حالانکہ ارشاد خدا ہے: یا ایھا الذین آمنوا اذا لقیتم الذین کفروا زحفا فلا تولوھم الادبار ـــــ اے مومنو میدان جنگ سے منہ نہ موڑو! ـــــ میں نے اس وقت اپنے لئے ایک سواری کا انتظام کرلیا ہے اے ابو قدامہ مجھے تین تیر قرض دیدو۔ میں نے کہا یہ قرض کا وقت نہیں ہے مگر اس نے بہت اصرار کیا۔ تب میں نے کہا میں اس شرط پر قرض دوں گا کہ اگر شہید ہوجاؤ تو پیش خدا مجھے نہ بھولنا۔ اس نے کہا ایسا ہی ہوگا۔ میں نے اس کی خواہش پوری کردی۔ اس نے دو تیر سے دو کافر جہنم رسید کئے اور کہا۔ یا ابا قدامہ میرا اسلام آخر قبول کرو۔ اتنے میں ایک تیر اس کی پیشانی پر آکر لگا اور جب میں اس کے پاس پہونچا تو گھوڑے کے زین پر سر رکھے ہوئے تھا۔ میں نے کہا اے جوان میری شفاعت بھول نہ جانا۔ اس نے کہا بے فکر رہو۔ البتہ میں آپ سے ایک کام رکھتا ہوں۔ میں نے کہا کہو تمہاری حاجت پوری کی جائے گی۔ اس نے کہا جب شہر میں داخل ہونا تو یہ خورجین میری ماں کو دیدینا اور میری شہادت کی اطلاع کردینا۔ میں نے کہا تمہاری ماں کو تو میں پہچانتا نہیں ہے؟ اس نے کہا جس عورت نے اپنے بال تم کو دیے تھے وہی میری ماں ہے، اس کو میرا اسلام کہنا گذشتہ سال اس نے میرے باپ کا غم اٹھایا ہے اور اس سال میرا غم اٹھائے گی یہ کہتے کہتے اس کی روح نکل گئی۔

Najafi ... Library
Bo k ection
Bai... ...jjad,
... Nishter Park,
Soldier Bazar, Karachi

ابو قدامہ کہتے ہیں، میں نے جنگ سے فارغ ہو کر جب شہر میں داخل ہونے کا ارادہ کیا تو کہا اس جوان کو دفن کرتا چلوں ۔ ایک قبر کھود کر اس کو دفن کیا گیا۔ وہاں سے جب چلنا چاہا تو اس کی لاش قبر سے باہر آگئی ۔ میرے ساتھیوں نے کہا ممکن ہے یہ جوان اپنے اوپر مغرور ہو اور بغیر ماں کی اجازت سے جنگ کرنے آیا ہو ! میں نے کہا نہیں یہ بات نہیں ہے بلکہ بُرے لوگوں کو زمین قبول نہیں کرتی ۔ میں نے اٹھ کر دو رکعت نماز پڑھی اتنے میں ہاتف کی آواز آئی ابو قدامہ ولی خدا کو چھوڑ دو۔ اس کے بعد کچھ طیور پیدا ہوئے اور اس کے بدن کو اٹھا لے گئے اور ہم شہر کی طرف پلٹ آئے میں جب اس کے دروازہ پر پہونچا تو اس کی بہن پشت در آئی اور مجھے تنہا دیکھ کر روتی ہوئی ماں کی طرف دوڑی ۔ اماں ابو قدامہ تنہا آئے ہیں گذشتہ سال میں یتیم ہوئی اس سال میرا بھائی مارا گیا۔ اس لڑکے کی ماں آئی اور اس نے کہا ابو قدامہ مجھے تعزیت دینے آئے ہو یا تہنیت ! میں نے کہا میں نہیں سمجھا۔ اس نے کہا اگر میرا بیٹا مر گیا ہے تو تعزیت دو اور اگر فیض شہادت حاصل ہوا ہے تو تہنیت کہو۔ میں نے کہا شہادت کے مرتبہ رفیعہ پر فائز ہوا ہے۔ اس نے پوچھا یہ کیونکر معلوم ہوا؟ میں نے کہا اس کی لاش قبر سے باہر آگئی اور مرغانِ ہوا اس کو اٹھا لے گئے ! یہ سُن کر وہ خوش ہوگئی اور بولی الحمد للہ ۔ اس کے بعد میں نے خورجین اس کے حوالہ کیا۔ خورجین سے ایک پلاس اور ایک زنجیر باہر نکلی ۔ اس نے کہا وہ راتوں کو اس پلاس ۔ ٹاٹ ۔ کو پہنتا تھا اور گردن میں یہ زنجیر باندھ لیتا تھا اور خدا سے اسی چیز کی دعا کرتا تھا جو تم نے دیکھا۔ الحمد للہ اس کی دعا مستجاب ہوگئی ۔

قول مؤلف : رجال مامقانی میں دو آدمیوں کے نام "ابو قدامہ" تحریر کئے ہیں ایک حضرت علیؑ کے اصحاب سے تھے اور ایک امام جعفر صادقؑ کے اصحاب سے تھے ۔

خوشا آنکہ ــــ تو باشی

خوشا دردی کہ درمانش تو باشی   خوشا راہی کہ پایانش تو باشی

اس درد کا کیا کہنا جس کا درماں تم ہو اور اس راہ کا کیا کہنا جس کی انتہا تم ہو۔

خوشا چشمی کہ رخسارِ تو بیند   خوشا ملکی کہ سلطانش تو باشی

کتنی اچھی ہے وہ آنکھ جو تیرا رخسار دیکھے اور کتنا اچھا وہ ملک ہے جس کے بادشاہ تم ہو

خوشا آں دل کہ دلدارش تو گردی   خوشا جانی کہ جانانش تو باشی

کیا کہنا اس دل کا جس کے تم دلدار ہو اور اس کا کیا کہنا جس کے معشوق تم ہو۔

خوشی و خرمی و کامرانی   کسی دارد کہ خواہانش تو باشی

خوشی، مسرت، کامیابی تو بس اس کی ہے کہ تو جس کا چاہنے والا ہو۔

چہ خوش باشد دل امیدواری   کہ امیدِ دل و جانش تو باشی

اس امیدوار کے دل کا کیا کہنا کہ جس کے دل و جان کی اُمید تم ہو۔

گل و گلزار خوش باشد کسی را   کہ گلزار و گلستانش تو باشی

اس کے گل و گلزار کا کیا کہنا جس کے گلزار و گلستاں تم ہو۔

چہ باک آید ز کس آنرا کہ وی را   نگہدار و نگہبانش تو باشی

اس شخص کو کسی کا کیا خطرہ ہو سکتا ہے جس کے نگہدار و نگہباں تم ہو۔

مپرس از کفر و ایمان بیدلی را   کہ ہم کفر و ہم ایمانش تو باشی

اس عاشق کے کفر و ایمان کے بارے میں مت پوچھ کہ جس کا کفر بھی تم ہو اور ایمان بھی تم ہی ہو۔

مشو پنہاں از آں عاشق کہ پیوست   کہ ہمہ پیدا و پنہانش تو باشی

اس عاشق سے پوشیدہ نہ ہو کہ ہمیشہ جس کا ظاہر و باطن صرف تم ہو۔

برائے آں تبرک جاں بگوید　　　دلِ بیچارہ تا جانش تو باشی
عراقی طالبِ درویست دایم
ببوی آنکہ درمانش تو باشی[۱]

اقسام استخارہ

تفاٴل بقرآن

باقیات صالحات میں علامہ سید ابن طاووس سے منقول ہے کہ رسول خداؐ نے فرمایا:
اگر تم قرآن سے تفاول کرنا چاہو تو تین مرتبہ اخلاص پڑھ کر تین مرتبہ درود پڑھ کر کہو: اَللّٰهُمَّ اِنِّی تَفَأَلْتُ بِكِتَابِكَ وَ تَوَكَّلْتُ عَلَيْكَ فَاَرِنِیْ مِنْ كِتَابِكَ مَا هُوَ مَكْتُوْمٌ مِنْ سِرِّكَ الْمَكْنُوْنِ بِغَيْبِكَ اور پھر قرآن کھول کر اپنے صفحہ کی پہلی سطر سے مطلب نکالو۔

استخارہ بقرآن

علامہ مجلسیؒ نے اپنی بعض کتاب میں شیخ یوسف قطیفی کے خط سے اور انھوں نے آیت اللہ علامہ کے خط سے نقل کیا ہے کہ امام صادقؑ سے مروی ہے۔ قرآن سے استخارہ کرنے کے لیے پہلے پڑھو: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اِنْ كَانَ فِیْ قَضَائِكَ وَقَدَرِكَ اَنْ تَمُنَّ عَلٰى شِيْعَةِ آلِ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ بِفَرَجِ وَلِيِّكَ وَحُجَّتِكَ عَلٰى خَلْقِكَ فَاَخْرِجْ اِلَيْنَا آيَةً مِنْ كِتَابِكَ نَسْتَدِلُّ بِهَا عَلٰى ذٰلِكَ اس کے بعد قرآن کھول کر چھ ورق شمار کرو اور ساتویں ورق میں چھ سطر شمار کر کے نظر کرو اور مطلب نکالو۔

اوقات استخارہ

مشہور یہی ہے کہ قرآن سے استخارہ کرنے کے لئے سعد و نحس اوقات معین کئے ہیں

۱۔ فخر الدین عراقی

لیکن محدث کاشانی رحؒ نے فرمایا کہ اس مطلب کے لئے کوئی حدیث نہیں ہے بلکہ فقط مشہور ہے۔

استخارہ ذات الرقاع

جواہر الکلام کے کتاب الصلوۃ میں صاحب جواہر نے لکھا ہے کہ تین رقعوں پر بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ خِیۡرَۃٌ مِنَ اللّٰہِ الۡعَزِیۡزِ الۡحَکِیۡم لفلان بن فلان ـــــ فلاں ابن فلاں کی جگہ پر اس کا اور اس کی ماں کا نام لکھے ـــــ اِفۡعَلۡ ـــــ اور دوسرے تین رقعوں پر عبارت بالا لکھ کر لَاتَفۡعَلۡ لکھو۔ پھر ان سب کو مصلیٰ کے نیچے رکھ کر دو رکعت نماز پڑھو اور سجدہ میں سو مرتبہ اَسۡتَخِیۡرُ اللّٰہَ بِرَحۡمَتِہٖ خِیَرَۃً فِیۡ عَافِیَۃٍ پڑھو پھر بیٹھ کر کہو اَللّٰھُمَّ خِرۡلِیۡ وَاخۡتَرۡلِیۡ فِیۡ جَمِیۡعِ اُمُوۡرِیۡ فِیۡ یُسۡرٍ مِنۡکَ وَعَافِیَۃٍ اور پھر تمام رقعوں کو نکال کر آپس میں ملا دو اور نیچے رکھ کر ایک ایک کر کے نکالو اگر پے در پے تین پرچے افعل کے نکلیں تو اس کام کو کرو اور اگر پے در پے تینوں لاتفعل کے نکلیں تو اس کام کو نہ کرو اور اگر کچھ افعل کچھ لاتفعل کے نکلیں تو صرف پانچ پرچوں کو نکالو اگر تین افعل ہیں تو کرو اور تین لاتفعل ہیں تو مت کرو۔

استخارہ تسبیح

باقیات صالحات میں علامہ مجلسی رحؒ نے اپنے والد ماجد سے نقل کیا ہے کہ انھوں نے اپنے استاد شیخ بہائی سے روایت کی ہے کہ آقای بہائی فرماتے ہیں: میں نے اپنے مشائخ سے مذاکرہ سنا کہ آپس میں کہہ رہے تھے کہ حضرت حجتؑ سے تسبیح کا استخارہ اس طرح منقول ہے کہ تین مرتبہ درود پڑھ کر ایک قبضہ تسبیح کے دانے پکڑے اور دو دو کر کے شمار کرے اگر ایک بچے تو بہتر ہے اور دو بچیں تو منع ہے وہ کام نہ کرے اسی کو استخارہ بعد دکبی کہتے ہیں۔

صلوۃ جواہر میں منقول ہے: ایک استخارہ بعض معاصرین میں مرسوم ہے اور اس

کی نسبت امام زمانہؑ کی طرف دی جاتی ہے اس کا طریقہ یہ ہے کہ قرأت و دعا کے بعد ایک قبضہ تسبیح کے دانوں کو پکڑ کر آٹھ آٹھ کر کے شمار کرے اگر ایک بچے تو فی الجملہ نیک ہے اگر دو بچیں تو ٹھیک نہیں ہے ایک جہت سے اور اگر تین بچیں تو میانہ ہے چاہے کرے چاہے نہ کرے اور اگر چار بچیں تو دو جہت سے منع ہے اور اگر پانچ بچیں تو بعضوں کا خیال ہے کہ کرنے میں تعب و رنج ہے اور بعض کا خیال ہے کہ ملامت ہے اور اگر چھ باقی بچیں تو بہت اچھا ہے فوراً کرنا چاہیئے اور اگر سات بچیں تو اس کا حکم پانچ کی طرح ہے اور اگر آٹھ باقی رہیں تو چار جہت سے منع ہے۔[1]

چند سوال اور ایک جواب

ایک شخص حضرت علیؑ کے پاس آیا اور سوال کیا مولا میں بہت گنہگار ہوں اور خدا سے دعا کیجیئے کہ میرے گناہوں کو معاف کر دے۔ حضرت علیؑ نے فرمایا: استغفار کیا کرو۔

دوسرا شخص حضرت علیؑ کے پاس آیا اور کہا آقا میری زمین پانی نہ ہونے کی وجہ سے خشک ہو گئی ہے آپ خدا سے دعا فرمائیے کہ بارانِ رحمت بھیج دے۔ حضرت ؑ نے فرمایا: جاؤ استغفار کرو۔

تیسرے شخص نے آکر سوال کیا یا حضرت میں فقیر و بے نوا ہوں فقیری اب ناقابل برداشت

۱۔ مولف فرماتے ہیں کہ جو چیز مشتبہ ہو اس کا صلاح و فساد معلوم نہ ہو اور خیر و شر بھی مبہم ہو تو سمجھدار افراد سے مشورہ کرے کیونکہ مشورہ کے لئے بہت تاکید ہے چنانچہ تفسیر منہج میں ہے اگر کوئی مشورہ کرلے تو ہرگز بدبخت نہ ہوگا اور خود رائی کرنے والا ہرگز سعادت مند نہیں ہوگا۔ حضرت علیؑ کے کلمات قصار میں ہے جو خود رائی کرے گا ہلاک ہوگا اور مشورہ کرنے والا لوگوں کی عقلوں میں شریک ہوتا ہے لہذا اگر مشورہ سے بات طے نہ ہو یا ایسی بات ہو کہ دوسرے پر ظاہر نہ کی جا سکتی ہو تب تفاول یا استخارہ پر عمل کرے۔

ہوگئی ہے۔ پروردگار عالم سے دعا کیجئے میرے اوپر اپنا رحم کرے۔ حضرتؑ نے فرمایا: جاؤ استغفار کرو۔

چوتھا شخص آیا اور عرض کی یا امیر المومنینؑ میں بہت مالدار ہوں مگر کوئی اولاد نہیں ہے آپ خداوند عالم سے دعا کریں کہ مجھے صاحب اولاد کر دے۔ حضرت علیؑ نے فرمایا: جاؤ استغفار کرو۔

حاضرین میں سے ایک شخص کھڑا ہوگیا اور سوال کیا یا علیؑ میرے باغ و بوستاں میں میوہ کم ہوگیا ہے آپ خداوند عالم سے دعا فرمائیں کہ اس میں میوہ زیادہ ہو۔ آپ نے فرمایا: استغفار کرو۔

ایک اور شخص کھڑا ہوگیا فرزند ابوطالب ہماری طرف چشمے خشک ہوگئے ہیں اور قحط پڑ گیا ہے آپ اللہ سے دعا کریں کہ یہ مصیبت دور کردے۔ آپ نے فرمایا: استغفار کرو۔

ابن عباس کہتے ہیں میں خدمت میں موجود تھا عرض کیا امیر المومنینؑ آپ سے مختلف سوالات کئے گئے اور آپ نے صرف ایک جواب دیا۔ فرمایا: ابن عباس کیا خدا کا یہ قول نہیں سنا فقلت استغفروا ربکم انہ کان غفارا یرسل السماء علیکم مدرارا ویمددکم باموال وبنین ویجعل لکم جنات ویجعل لکم انھارا۔ (جناب نوح نے کہا) میں نے کہا خدا سے استغفار کرو وہ بخشنے والا ہے اور بہت برسنے والا بادل تمھارے لئے بھیجے گا اور مال و اولاد سے تمھاری مدد کرے گا اور تم کو باغات اور نہریں دے گا۔

حضرت علیؑ کا فیصلہ

اصبغ بن نباتہ کہتے ہیں ایک مرتبہ حضرت علیؑ کے پاس ایسے شخص کو لایا گیا کہ جس کے سر پر کسی نے مارا تھا اور مضروب کہتا تھا میری بینائی، قوت شامہ، قوت گویائی ختم ہوگئی ہے۔ حضرت علیؑ نے فرمایا اگر یہ سچ کہتا ہے تو اس کو تین دیت کاملہ ملنی چاہئے۔ پوچھا گیا یہ کیسے

NAJAFI BOOK LIBRARY
Shop No 11, M. Heights Mirza Kaleej Baig Road, Soldier Bazar Karachi.
MASOOMEEN WELFARE TRUST (R)

معلوم ہو کہ سچ بول رہا ہے کہ نہیں؟

حضرت علیؑ نے فرمایا: اس سے کہو سورج کے سامنے آنکھ کھول کر کھڑا ہو جائے اگر بینائی صحیح ہے تو سورج سے آنکھ نہیں ملا سکتا بلکہ آنکھوں کو بند کر لے گا۔ اور اگر سچا ہے تو آنکھیں کھلی رہیں گی۔

اور اس کے سامنے روئی جلا کر اس کا دھواں اس کی ناک کے سامنے کر دو اگر ٹھیک ہے تو دھواں اس کے مغز تک پہونچے گا اور آنکھوں سے آنسو بہنے لگیں گے اور یہ اپنا سر ہٹا لے گا ورنہ کوئی اثر نہ ہوگا۔

قوت گویائی کا امتحان اس طرح ہے کہ زبان میں سوئی چبھو دو اگر سرخ خون نکلے تو گویائی باقی ہے اور یہ جھوٹا ہے اور اگر سیاہ خون نکلے تو سچ کہہ رہا ہے۔[1]

فخر المحققین فرزند علامہ حلیؒ

ایک شخص علامہ حلیؒ کی خدمت میں آیا اور عرض کیا کہ میں ۱۲ سال سے متواتر وقت نماز سے پہلے وضو کر لیا کرتا تھا اور وجوب کی نیت سے کرتا تھا اور نماز پڑھا کرتا تھا اور کوئی قضا نماز بھی میرے ذمہ نہیں تھی اب مجھے پتہ چلا کہ حضور کی رای یہ ہے کہ دخول وقت سے پہلے جو مشغول الذمہ نہ ہو وہ بہ نیت وجوب وضو نہیں کر سکتا۔ اب حضور فرمائیں کہ میری یہ نمازیں صحیح ہیں یا باطل۔ علامہؒ نے فرمایا باطل ہیں دوبارہ پڑھو وہ شخص علامہ کے پاس سے اٹھ کر چلا اثنائے راہ میں فخر المحققین (فرزند علامہؒ) سے ملاقات ہوئی ان کے پوچھنے پر اس شخص نے پورا واقعہ بیان کیا فخر المحققین نے کہا علامہ نے اس مسئلہ میں اشتباہ کیا ہے۔ پہلی نماز جو واجب وضو سے پڑھی گئی وہ باطل ہے۔ اس کے بعد تم نے جتنی بھی نمازوں کے لئے واجب وضو کیا وہ

۱۔ وافی باب امتحانات جنایات۔

درست ہے کیونکہ ایک قضا نماز تمہارے ذمہ تھی اور تم مشغول الذمہ تھے۔ یہ شخص دوبارہ واپس علامہ کی خدمت میں آیا اور واقعہ نقل کیا علامہ نے فخر المحققین کی تعریف فرمائی اور اپنی غلطی تسلیم کرلی۔

دعائے قلیل اللفظ وکثیر المعنی۔

علامہ مجلسیؒ کے خط سے نقل کیا گیا ہے کہ آپ نے لکھا کہ خاطی محمد باقر ابن محمد تقی ایک شب جمعہ اپنی دعاؤں کو پڑھ رہا تھا کہ ایک ایسی دعا پر نظر پڑی جو قلیل اللفظ وکثیر المعنی تھی میں نے اس کو پڑھا۔ دوسری شب جمعہ کو وہ دعا پڑھنا چاہتا تھا کہ آواز غیب آئی ایھا الفاضل الکامل تم نے گذشتہ شب جمعہ یہ دعا پڑھی تھی کراماً کاتبین ابھی تک اسی کا ثواب نہیں لکھ پائے اور آپ دوبارہ اس کو پڑھنا چاہتے ہیں۔

قول مولف: شبہائے جمعہ اور غیر جمعہ جس وقت بھی اس کو پڑھے بہت ثواب ہے۔ صاحب قصص العلماء نے اس دعا کی مفصل شرح تحریر فرمائی ہے وہ دعا یہ ہے: بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ مِنْ اَوَّلِ الدُّنْیَا اِلیٰ فَنَائِھَا وَمِنَ الْآخِرَۃِ اِلیٰ بَقَائِھَا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلیٰ کُلِّ نِعْمَۃٍ وَّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ مِنْ کُلِّ ذَنْبٍ وَّاَتُوْبُ اِلَیْہِ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ[1]

حدیث

خداوند عالم نے جناب داؤدؑ کو وحی کی اے داؤدؑ جس کو میری معرفت ہوگی وہ میرا ذکر کرے گا اور جو میرا ذکر کرے گا وہ میرا قصد کرے گا اور جو میرا قصد کرے گا وہ مجھے طلب کرے گا اور جو مجھے طلب کرے گا مجھے پالے گا اور جو مجھے پالے گا وہ میری حفاظت کرے گا اور جو میری حفاظت کرے گا وہ میرے علاوہ کسی غیر کو اختیار نہیں کرے گا۔[2]

۱۔ قصص العلماء۔ ۲۔ اثنی عشریہ ۲۳۷۔

NAJAFI BOOK LIBRARY
Managed by Masoomeen Welfare Trust (R)
Shop No. 11, M.L. Heights,
Mirza Kaleej Baig Road,
Soldier Bazar, Karachi-74400, Pakistan.

برائے ہر حاجت

جنۃ الواقیہ میں میرداماد اعلی اللہ مقامہ نے حضرت علیؑ سے روایت کی ہے کہ جس کو کوئی سختی درپیش ہو مال، اہل، اولاد یا کسی ستمگار سے خطرہ ہو تو یہ دعا پڑھے:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَتَوَجَّهُ اِلَیْكَ بِنَبِیِّكَ نَبِیِّ الرَّحْمَةِ وَاَهْلِ بَیْتِهِ الَّذِیْنَ اخْتَرْتَهُمْ عَلٰی عِلْمٍ عَلَی الْعَالَمِیْنَ اَللّٰهُمَّ فَذَلِّلْ لِیْ صُعُوْبَةَ "کذا وکذا" اس جگہ اپنی حاجت ذکر کرے وَحُزُوْنَتَهٗ وَاکْفِنِیْ شَرَّهٗ فَاِنَّكَ الْمُعَافِی الْكَافِی الْغَالِبُ الْقَاهِرُ۔

دوائے معدہ

امام موسیٰ کاظمؑ فرماتے ہیں: حضرت علیؑ کی دوا صعتر تھی اور آپ فرمایا کرتے تھے صعتر معدہ کو خوابدار بنا دیتا ہے جیسے تطیفہ۔ دوسری روایت میں ہے معدہ کی دباغت کرتا ہے۔[1]

زمینِ کربلا جنت کا ٹکڑا ہے

اصفہان میں علامہ محسن فیض کاشانیؒ مولف کتاب وافی کے زمانہ میں ایک نصرانی عالم آیا جو غیب کی باتیں بتا دیتا تھا۔ جب یہ علامہ فیضؒ کے پاس پہونچا اور اپنا فن دکھایا تو علامہ فیض نے اپنی جیب میں ہاتھ ڈال کر کوئی چیز اپنے ہاتھ میں چھپا کر ہاتھ باہر نکالا اور پوچھا یہ کیا ہے؟ وہ شخص کافی دیر تک سوچتا رہا کبھی آسمان کو دیکھتا کبھی زمین کو۔ مرحوم فیضؒ نے پوچھا نہیں معلوم کر سکے! اس نے کہا میں متحیر ہوں کیونکہ میرا علم کہتا ہے تمھارے ہاتھ میں جنت کی مٹی ہے لیکن تعجب یہ ہے کہ تم دنیا میں ہو میرے پاس جنت کی مٹی کیونکر لا سکتے ہو۔ اگر میں کہوں کہ

۱۔ وسائل الشیعہ۔

جنت کی مٹی ہے تو تم میرا مذاق اڑاؤ گے اور اس کے علاوہ کہوں تو اپنے علم کی مخالفت کرتا ہوں۔ علامہ نے مٹھی کھول دی اور فرمایا تیرا علم صحیح ہے یہ خاکِ کربلا ہے جہاں پر دخترِ رسول خداؐ کا فرزند دفن ہے اور شیعوں کا عقیدہ ہے کربلا جنت کا ٹکڑا ہے۔[1]

---

۱۱ رذی قعدہ ۱۳۹۸ھ میں یہ کتاب جناب احمد بن علی القاضی زاہدی گلپائگانی کے ہاتھوں تمام ہوئی اور ۳۰ رجمادی الاخری ۱۴۰۶ھ روز چہار شنبہ کو لکھنؤ میں اقل خدمۃ العلم روشن علی ابن رجب علی کے ہاتھوں اس کا ترجمہ ہوا۔

مولف و مترجم قارئین حضرات سے دعائے خیر کے ملتمس ہیں اور خواہش مند ہیں کہ جو غلطی ہو اس کو دامن عفو میں جگہ دے کر مترجم کو مطلع فرمادیں تا کہ دوسرے ایڈیشن میں اصلاح کی جاسکے۔

تنبیہ: میں جب اپریل ۱۹۸۶ء میں تیسری مرتبہ ایران وارد ہوا تو قم میں جناب مولف حفظہ اللہ نے اپنی دو نظمیں دیں کہ ان کو شامل کتاب کر دیا جائے لہٰذا موصوف کی مرضی کے مطابق اصل و ترجمہ پیش خدمت ہے۔

در مبعث رسول اسلامؐ

۱۔ مژدہ بادا بعثتِ ختم رسولاں آمدہ　　　یا مبارک ساعت از ساعات سبحاں آمدہ

مبارک ہو رسول خدا (ص) کی بعثت کا زمانہ آگیا یا خدا کی مبارک ساعتوں میں سے ایک ساعت آگئی

۲۔ عرش و فرش و نہ فلک غرق نشاط است و سرور　　　گوئیا دنیا سراسر باغ رضواں آمدہ

زمین، آسمان نو فلک سب سرور و نشاط میں ڈوبے ہیں گویا کہ پورا باغ رضوان دنیا میں آگیا ہے

۱۔ کشکول الناشریہ۔

ACC No. 4189 Date..........
Section H/18 Status ....
D.D. Class..........
NAJAFI BOOK LIBRARY

۳۔ مظہر آیاتِ حق، فخر جہان ممکنات   از وجودش عالمِ امکاں گلستاں آمدہ

آیات الٰہی کے مظہر جہان ممکنات کے لئے باعثِ فخر جس کے وجود سے عالم امکاں گلستاں ہو گیا

۴۔ چونکہ قلب مصطفیٰ بہتر دل آمد پیشِ حق   لاجرم بر قلب پاکش وحی رحماں آمدہ

چونکہ قلب رسولؐ خدا کے نزدیک سب سے بہتر تھا اس لئے ان کے قلب پاک پر وحی الٰہی نازل ہوئی

۵۔ جبرئیل از عالمِ بالا بہ امر خالقش   ہمرہ خیل ملائک عبد فرماں آمدہ

خدا کے حکم سے جبرئیل عالم بالا سے ملائک کے گروہ کے ساتھ فرماں بردار بندہ بن کر آئے

۶۔ از سرش تا عرش نوری شد ہویدا آنزماں   کز فروغش عالمی مبہوت و حیراں آمدہ

اس وقت عرش تک ایک ایسا نور ظاہر ہوا کہ جس کے فروغ سے عالم حیران و متحیر ہو گیا

۷۔ گفت اقرء یا محمدؐ گفت من قاری نیم   باز ہم گفت بخواں چوں پیک یزداں آمدہ

جبرئیل نے کہا اے محمدؐ پڑھئے فرمایا میں قاری نہیں ہوں پھر دوبارہ خدا کے قاصد نے کہا آپ پڑھئے

۸۔ الغرض تاج نبوّت بر سرش بنہادہ شد   افتخار انبیاء و ہم سفیراں آمدہ

خلاصہ آپ کے سر پر نبوت کا تاج رکھا گیا اور آپ سفراء و انبیاء کے لئے باعثِ فخر بن کر آئے

۹۔ محیی عظم رمیمش خوانمی اینک رواست   چوں بجسم مردہ عالم ہمی جاں آمدہ

ان کو بوسیدہ ہڈیوں کا زندہ کرنے والا کہنا جائز ہے کیونکہ ان کے آنے پر جسم مردہ میں جان آ گئی۔

۱۰۔ تشنگان عشق را برگو کہ اینک از وفا   خضر با آب حیات از بہر عطشاں آمدہ

تشنگان عشق سے کہو یہ وفا ہے کہ خضر آبِ حیات سے پیاسے پلٹ آئے۔

۱۱۔ رہنمای گمرہان و ہادی گم گشتگاں   مطلع نورِ خدا با چہرہ تاباں آمدہ

گمراہوں کے رہنما گم گشتہ لوگوں کے ہادی نور خدا کا مطلع نورانی چہرہ کے ساتھ تشریف لائے۔

۱۲۔ تہنیت از ما بود بر مہدی صاحب زماں   آنکہ از امر حق ہمی از دیدہ پنہاں آمدہ

مہدی صاحب زماں کو ہماری طرف سے مبارک ہو کہ امر حق سے لوگوں کی نظروں سے پوشیدہ آئے

۱۳۔ بار الہا نصرت اسلام دہ عیدی بہ ما کایں تمنای تمام خلق ایراں آمدہ

خدا ہماری عیدی نصرت اسلام کی صورت میں دیدے کیونکہ تمام ایرانیوں کی یہی دعا ہے

۱۴۔ دشمن اسلام و قرآں محوکن از روی خاک ریشہ کن بنما تمامیشاں کہ شیطاں آمدہ

زمین سے قرآن و اسلام کے دشمن کو ختم کر دے کیونکہ یہ سب کے سب شیطان بن کر آئے ہیں

۱۵۔ زاہدی تبریک گوید بر تمام مسلمیں درچنیں عیدی کہ چوں مہر درخشاں آمدہ

اے زاہد تمام مسلمانوں کو مبارک باد دو کہ ایسی عید کے موقع پر ایسا مہر درخشاں آیا ہے

در مدح حضرت علیؑ

۱۔ امشب از کعبہ بروں اصل ولایت آمد بہ بہ از جانب حق بیں چہ عنایت آمد

آج کعبہ سے اصل ولایت کا ظہور ہوا کیا کہنا دیکھو خدا کی کیسی عنایت آئی

۲۔ مژدہ بر اہل ولامی رسد از عالم غیب کز افق سرزدہ خورشید امامت آمد

عالم غیب سے اہل ولا کے لئے خوشخبری ہو کہ افق سے خورشید امامت طالع ہوا۔

۳۔ مکہ از بوی خوشش رشک ختا و ختن است عالم از حسن رخش عین طراوت آمد

آپ کی خوشبو سے پورا مکہ ختا و ختن کے لئے باعث رشک ہے دنیا ان کے حسن رخ سے تازہ ہوگئی

۴۔ شد تولد مہی از فاطمہ بنت اسد کہ خور از نور جمالش بخجالت آمد

فاطمہ بنت اسد کا چاند پیدا ہوا جس کے نور جمال سے سورج کو شرمندگی محسوس ہو رہی ہے

۵۔ گر نبدی محرم اسرار خدای سبحاں پس چرا در حرمش او بولادت آمد

اگر علیؑ محرم اسرار الہی نہ ہوتے تو اس کے حرم میں کیونکر ولادت ہوتی۔

۶۔ نام نامیش علی پور ابوطالب شد ایں ندا بر پدرش بشر و بشارت آمد

آپ کا نام نامی علی فرزند ابو طالب ہے یہ بشارت آپ کے والد ماجد کو ہوئی۔

NAJAFI BOOK LIBRARY
Managed by ... Trust (R)
Shop No. ... Road,
... Soldier Bazar, Karachi-74400, Pakistan.

۷۔ علی عالی اعلا اسد اللہ کہ او　　مطلع نور حق و مہد شرافت آمد

علی عالی جن کا لقب اسد اللہ ہے وہ نور حق کا مطلع اور شرافت کا گہوارہ بن کر آئے

۸۔ ہر کہ او را نہ شناسد بہ یقیں اعمالش　　ہمہ حبط است چہ او شرط عبادت آمد

جو علی کو نہ پہچانے یقیناً اس کے اعمال بیکار ہیں کیونکہ آپ کی محبت شرط عبادت ہے۔

۹۔ عرش و فرش مہ و خورشید و فلک لیل نہار　　ہمہ در پیش وجودش باطاعت آمد

عرش و فرش و مہ و خورشید و فلک و دن رات یہ ساری چیزیں آپ کی اطاعت کے لئے پیدا ہوئی ہیں

۱۰۔ من چہ گویم بمدیح وصی پیغمبر　　زانکہ احمد بمدیحش بصراحت آمد

میں وصی پیغمبر کی مدح کیا کروں جبکہ خود احمد مرسل نے صراحت کے ساتھ ان کی مدح کی ہے

۱۱۔ گفت باصوت جلی حب علی حسنتہ　　مبغضش را بجہنم چو بشارت آمد

رسولؐ نے باآواز بلند فرمایا علی کی محبت حسنہ ہے اور ان کے دشمن کے لئے جہنم کی بشارت ہے

۱۲۔ ہم بفرمود کہ حق با علی و او با حق　　ہر کہ نشناختہ او را بضلالت آمد

یہ بھی فرمایا کہ علی حق کے ساتھ اور حق علی کے ساتھ ہے جو ان کو نہ پہچانے وہ گمراہ ہے۔

۱۳۔ تہنیت باد بفرزند عزیزش مہدیؑ　　یوسف فاطمہ آنگو بجلالت آمد

آپ کے فرزند عزیز حضرت مہدیؑ کو مبارک ہو جناب فاطمہ کے یوسف بزرگی کے ساتھ تشریف لائے

۱۴۔ دہ خدا عیدی ما نصرت دین اسلام　　کاین تمنای من و کل جماعت آمد

اے خدا ہماری عیدی نصرت اسلام کی صورت میں مرحمت فرما کیونکہ میری اور تمام جماعت کی یہی تمنا ہے۔

۱۵۔ زاہد الب تو فرو بند کہ از لطف خدا　　شافعت آل محمدؐ بقیامت آمد

اے زاہد خاموش ہو جا کہ لطف خدا سے تیرے شفیع قیامت میں آل محمدؐ آئے۔

تمت بحمداللہ ۱۶ ۸/۱۴۰۶ھ م ۲۶ ۴/۸۶ء روز شنبہ قم مقدسہ

نُورُ العِلم بُک ایجنسی

جامع مسجد نور ایمان، E-3 ناظم آباد نمبر 3 کراچی